رومی و جولیٹ آف شکسپیر

معروف بہ

عشق فیروز لقا و گلنار سیر

مؤلفہ

مرزا نظیر بیگ صاحب متوطن شہر اکبر آباد فی الحال

منیجنگ ڈایرکٹر

دی راجپوتانہ مالوہ تھیٹریکل کمپنی آف جھالاواڑ

حسب ایمائے

جناب والا خطاب ٹھاکر امراؤ سنگھ صاحب اے

ڈی۔کانگ۔خاص جناب

سری حضور راج رانا ہز ہائنس مہاراج بھوانی سنگھ صاحب دام حشمتہ و [illegible]

دربار جھالاواڑ یعنی جھالرا پاٹن ملک راجپوتانہ میڈ [illegible]

حسب فرمایش محمد مصطفےٰ خان [illegible]

مالک الٰہی پریس [illegible]

مطبع الٰہی آگرہ میں باہتمام محمد [illegible]

مرتبہ اوّل ۱۰۰۰ جلد ۱۹۰۵ع

دیباچہ

بعد حمد و نعت کے بندہ ناچیز مرزا نظیر بیگ متخلص بہ نظیر ابن مرزا اشرف بیگ صاحب مرحوم متوطن
سرزمین شہر آگرہ محلہ چہار سو دروازہ منیجنگ ڈائرکٹر دی راجپوتانہ اولڈ تھیٹریکل کمپنی جھالاواڑ ناظرین حکایت
مرغوب شائقین قصص عجیب کی خدمت والا درجت میں یہ التماس کرتا ہے کہ اس ناٹک کا قصہ میں نے
خاص ایک تصنیف شدہ کتاب جناب مسٹر شکسپیر صاحب مرحوم کے نامی گرامی ڈراما سومی ایڈیشن
ہدایت سے لیکر ترتیب دیا ہے اور اسکا نام رومیو و جولیٹ آف شکسپیر معروف بہ عشق
فیروز تھا گنگنا سے موسوم کیا ہے اور حسب ہدایت جناب والا خطاب ٹھاکر امراؤ سنگھ صاحب
اے۔ ڈی۔ سی کالج پرائیویٹ سیکرٹری جناب معلی القاب مہاراج ادھیراج مہاراج رانا حضور ہز ہائینس
بھوانی سنگھ جی صاحب بہادر دام حشمتہٗ فرمانروائے ریاست جھالاواڑ پاٹن جھالاواڑ وغیرہ
کمپنی مذکورہ کی طبع کرایا ہوں اور چند غزلیں نامی شاعروں کی بھی اس میں جو اس میں داخل کی ہیں اگرچہ یہ
ناٹک بظاہر کھیل تماشہ کی کتاب ہے مگر حقیقتاً پند نامہ لاجواب ہے اور اس ناٹک میں حسن و
عشق کی سیر ہے اس وجہ سے عاشق و معشوق کا حال خیر ہے میری یہی غرض ہے کہ
جو کوئی صاحب اس کتاب میں غلطی پائیں تو بندہ کو ضرور مطلع فرمائیں تاکہ وہ نقص رفع ہو جاوے
اور اصلاح عمل میں آوے۔ مقام چھاؤنی جھالاواڑ پاٹن مولفہ مرزا نظیر بیگ منیجنگ ڈائرکٹر کمپنی۔

۱۹۰۲

قطعہ تاریخ پیدائش مرزا اسیر بیگ فرزند متبنّٰی مرزا نظیر بیگ صاحب مولفہ کتاب مذکورہ یوم یکشنبہ ۲۹ شعبان ۱۳۱۵ سنہ ھ مطابق ۲۳ جنوری ۱۸۹۸ سنہ ع

قطعہ

خدانے پیدا کیا آج رشکِ ماہِ منیر ۔ کہ جسکا ثانی وہمسر ہے نہ ہے کوئی نظیر
تجلی حُسن کی پائی ہے وہ سبحان اللہ ۔ اسی کی روشنی سے گھر ہوا ہے پُر تنویر
ہو اسکی عمر جہان میں نظیر صد سالہ ۔ لقب ہوا اسکا ذہین و ضمیر و ضیارہ قدیر

۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ پیدائش مرزا فیروز بیگ خلف مولف ناٹک یوم جمعہ ۳۰ جمادی الثانی ۱۳۲۰ سنہ ھ مطابق ۳-۱۰ اکتوبر ۱۹۰۲ سنہ ع

نظیر تم کو دیا حق نے وہ پسر فیروز ۔ قمر و مہر سے بڑھکر ہے اوسکا حسن افروز
خدا کا شکر کرو صدق دل سے سو سو بار ۔ دکھایا جسنے کرم سے یہ عالم نوروز
یہ لقب اسکے زمانہ میں ہوں یارب مشہور ۔ جان نثار و رفیق ہو ہے جہان کا دلسوز

۱۳۲۰ھ

قطعہ تاریخ پیدائش مرزا مشیر بیگ فرزند ثانی مرزا نظیر بیگ صاحب مولفہ کتاب ہذا یوم دوشنبہ ۱۵ رجب ۱۳۲۲ سنہ ھ مطابق ۲۶ ستمبر ۱۹۰۴ سنہ ع

مصنفہ جناب مولوی محمد منظر الہادی صاحب سہیل کوٹوی

قطعہ

کہیوں کہ ہو مسرور نہ قمریں نظیر بیگ ۔ کیا لعل اوگل رہی ہے زمین نظیر بیگ
پیدا ہوا جو چاند سا بیٹا یہ کوثہ میں ۔ جلوے دکھا رہی ہے جبین نظیر بیگ
اک مصرع میں یہ سال ولادت ہیں دو سہیل ۔ لعلِ نظیر بیگ نگینِ نظیر بیگ

۱۳۲۲ھ ۔ ۱۳۲۲ھ

تختۂ ناٹک
پارٹ
مذکر و مؤنث

نام	کیفیت	نام	کیفیت
فریدون حشم شاہ	والیٔ فردوس آباد گردون بارگاہ	نازک اندام	فریدون حشم کی خاص کنیز
عیش اسپند وزیر	فریدون حشم شاہ کا وزیر خاص	گل اندام	ایضاً
رفیق الدولہ	فردوس آباد کا رئیس والد گلنار	سمن اندام	"
شیخ ابوالحسن	فردوس آباد کا شہر قاضی خاص	خوش اندام	"
شفیق الدولہ	فیروز لقا کا باپ رئیس فردوس آباد	نرگس	گلنار کی خاص سہیلی ہمجولی
فیروز لقا	شفیق الدولہ کا فرزند گلنار کا عاشق	نسترن بو	ایضاً
صنوبر جاہ	ایک رئیس کا فرزند گلنار کا نسبتی	سنبل	"
شیر مرزا	فیروز لقا کا ایک سچا دلی دوست	مشک بو	"
مرزا نیبر	دوسرا دوست فیروز لقا کا خاص	عبدالرحیم	قاضی ابوالحسن صاحب ایک لاقاتی
سیان ظریف	بادشاہ کا درباری مسخرہ نوکر	امداد	ایک لڑکا مذودر غریب سکا
شمیم حبشی	رفیق الدولہ کا نوکر چالاک	شمسو میوہ فروش	دوکاندار مختلف شہروں کے
مرزا اکمل	رفیق الدولہ کا برادر زادہ	قمرو عطر فروش	ایضاً
صفدر جنگ غیرہ	ملازم شفیق دولہ کے بہادر نامی	فاضل جوتہ فروش	"
اختر زمان	رفیق الدولہ کا ملازم خاص	عاقل سوداگر	"
بی شکیلا جان	گلنار کی مادر رفیق الدولہ کی زوجہ	بسمل بزاز	"
بی حسن آرا	فیروز لقا کی مادر شفیق الدولہ کی زوجہ	بے دل جوہری	"
بی حفیظن جی	گلنار کی کھلائی دایہ راز دار	شراب خان	ساقی شراب پلانے والے
بی بی گلنار	رفیق الدولہ کی لڑکی فیروز کی معشوق	شمشیر خان	شہر کا کوتوال

رامشگران ۔ مسلمان ۔ مہمان ۔ سپاہی وغیرہ صنعت بخش ایک سپاہی شفیق الدولہ کا خاص

مقام فردوس آباد —— اہلکار ۔ سپاہی ۔ درباری ۔ رقاصین وغیرہ

تختۂ ناٹک معہ انگریزی نامونکے

تبدیلی نام	اصلی نام	انگریزی حرفون مین
فریدون حشم شاہ	ارسکلس	E.R.SCALES.
عیش پسند وزیر	اے۔ ڈی کانگ	E.KONG.
رفیق الدولہ	لارڈ کپولیٹ	LORD.CAP.ULET
شفیق الدولہ	لارڈ مینٹگ	LORD MONTA.GUEZE.
شیخ ابوالحسن	مرایرلارنس	LAWRENCE.
فیروز بقا	رومی و	ROMEO
صنوبر جاہ	پیارس	PEARZE
مشیر مرزا	مرکیشو	MERCWTIO.
مرزا بسنر	پنوالیو	BENVOLIO.
سیاں ظریف	کمپاس	CAMPAKS.
شمیم حبشی	سامسن	SAMIN.
مرزا اطلل	ٹاہپولیٹ	TYBALT.
صفدر جنگ وغیرہ	ابرام باہغہٹہ	IBRAM
اختر سعید وغیرہ	کرہ گیری	KIRAYGIRE.
بی شکیلا جہان	لیڈی کپولیٹ	LADYC APULET
بی حسن آرا	لیڈی مینٹگ	LADYMONTAGUEZE
بی حیطن جی	پبلن۔	PABLIN.
بی بی گلنار	جولیٹ	JULIET.
مقام نمرود میں آباد	ورونا	VERONA

رومی و جولیٹ آف شکسپیر

معروف بہ

عشق فیروز لقا و گلنار سیر

پہلا ایکٹ - پہلا سین

مینا بازار سبز باغ - پردہ نمبر (۵)

(چند دوکانداروں کا اپنا سودا لیکر آنا اور حال کہنا)

نمبر ۱ - انگریزی وزن - دھن نلہ تال قوالی

طرز - "کابل سے وہ ملت مین -"

سب - خالق مالک تو سب کا رازق حاذق تو سب کا حامی یاور تو سبکا
داور و داور تو سب کا کل عالم کا والی پہول پہل کا مالی
مہر سے اپنی رکہیے سدا حق قایم مینا بازار ہی — خالق

جوہری - ہیرا موتی میرے پاس لعل و زمرد اور الماس
بزاز - ہو کر آیا ہون مدراس میرے پاس زربفت لباس
سوداگر - کابل کا سوداگر ہین شال و دشالے چادر
سب - سبکی حق اُمیدین کرے پوری ہون خوش سب بیوپاری - خالق
میوہ فروش - آیا ہون ہو کر ایران لیکر میٹھے میوے یان
عطر فروش - میرے پاس ہیت عطر گران عطر حنا عطر ریحان
جوتہ فروش - تیغ و سپر اور خنجر پاپوش جڑاو و زرہ
سب - ہو ہر اک کو نفع نظر اب دعا یہ بس سن لے باری — خالق

(سب کا جانا گلنار کا سہیلیون کے ساتھہ آنا)

نمبر ۲ - غزل - دھن زلہ جہنجوٹی - تال قوالی

طرز - "رسول اللہ بیشک لایق وصف و ثنا تم ہو -"

گلنار

ہوا جسپر خدا شیدا وہ محبوب خدا تم ہو
رسالت ختم ہے جن پر وہ ختم الانبیا تم ہو

تمہین وہ حسن و خوبی سارے نبیون سے ملا اعلیٰ
خدا کے دوست ہو بیشک ہمارے پیشوا تم ہو

کیا شق القمر انگشت سے اک آن مین تم نے
جبھی دونون جہان مین لایق ہر معجزا تم ہو

تجلی دیکھ کے جب طور پہ موسیٰ کو غش آیا
وہ ہے حسن دو عالم یا محمد مجتبیٰ تم ہو

تمہیں سے دین کی رونق ہوئی ہے ساری عالم میں
بلاشک دین کے رہبر ہو اور شاہِ ہدیٰ تم ہو

ہے سیر تمہاری عرش سے لے فرش تک یہ ہے شنی تیری
تمہیں کونین کے مالک ہو سبکے رہنما تم ہو

نظیر پُر گنہ ڈوبا ہے عصیاں میں نکالو اب
گنہگاروں کی کشتی کے کھویا ناخدا تم ہو

(سہیلیوں کا تعریف گانا فیروزہ لقا کا آنا)

نمبر ۳۔ غزل۔ دُھن بھیروین۔ تال دادرا

طرز۔ "گل عذر تو آموختہ نازک بدنی را۔"

سب

عاشق ہے ہر اک اس تیری شیریں سخنی کا
قد غیرتِ شمشاد ہے سرو چمنی کا چمنی کا

زلفیں ہیں بنیں سنبل ریحان اور جبیں ماہ
بالو نہ گمان صاف ہے مشکِ ختنی کا ختنی کا

ہر آنکھ گل نرگسِ شہلا ہے تمہاری
ابرو ہے ہلالی میری نازک بدنی کا بدنی کا

رخسار گلِ سرخ ہیں اور دُرِ عدن دانت
لب لعلِ بدخشاں ہے غنچہ دہنی کا دہنی کا

ہے چاہِ ذقن میں تیرے ڈوبا من اوچھلا
گردن پہ یقیں سچ ہے صراحی یمنی کا یمنی کا

سینہ غضب ابھرا ابھرا باریک کمر پر
ہے نرم شکم ناف بہہر نو دلہنی کا دلہنی کا

نہ قبر کا ڈر ہے نہ اوسے حشر کا ڈر کا
خادم جو نظیر ہو گیا شاہِ مدنی کا مدنی کا

نثر مقفیٰ

گلنار۔ اے اے پیاری سہیلیو البیلیو یہ تعریف میری بالکل بیجا ہے تعریف کے لائق تو وہ ہی رب لاشریک ہے میں اوسکی ایک ناچیز گندی مٹی کی بنی
لائق تعریف تو وہ ہی کریم ہے جو کل جہان کا حافظ و کارساز چشم کا تخت پر جلوس فرمانا اور سب

اے نسترن بو تو کوئی دادرا سنا اچھا بھاؤ بتا کے گا۔

نسترن بو۔ بہت خوب گاتی ہوں ایک نئی چیز سناتی ہوں۔

فیروز لقا۔ اہو آج تو خدا نے وہ حسن دکھایا ہے کہ جسکو دیکھکر یہ شعر مجکو یاد آیا ہے مع

ہونٹ ہیں لعل گہر دانت ہیں چہرہ کندن ۔ بڑھکے اس رخ سے کہاں اور خزانہ ہوگا

اللہ نے جمال دکھایا حبیب کا ۔ منہ دیکھ کے اوٹھے ہتے کسی خوش نصیب کا

نمبر۴ - دادرا - دھن امین کلیان - تال کہروا

طرز - "امن ہروا مرشور و موری سیان -"

نسترن بو

سوری سیان مرو رہی نا کلیان سجر یان مین نا آیون رے

مین وہ ہی ہوں جسے دن رات رولایا تم نے ۔ اور غیروں کو شب و روز ہنسایا تم نے

بنا سنوار کے پاس اپنے بٹھایا تم نے ۔ شربت وصل بھی خوش ہو کے پلایا تم نے

مین بھی ترساونگی جیسا کہ جلایا تم نے ۔ لاکھا دیم اکینے ہاتھوں کیسی ہی دکھا دکھریا - سجریا

جس گھڑی آپ کے گھر مین میری قسمت آئی ۔ ساتھ لپٹی ہوئی میرے شب فرقت آئی

یک بیک کیوں تمہیں اے جان جان وحشت آئی ۔ کون سا دن بتا کہ جس روز طبیعت آئی

مری جانب سے تمہیں کیوں یہ کدورت آئی ۔ جا سوتن سنگ آنکھ لڑائی واہی کی بھاد سجریا =

کبھی نہ دل کو مرے آپ نے ہے شاد کیا ۔ اور کیا بھی تو مجھے جان سے برباد کیا

اور جا غیر کے پہلو کو ہے آباد کیا ۔ مجھی پہ آپ نے ہر طرح سے بیداد کیا

جفا و جور و ستم او ستم ایجاد کیا ۔ تم سنگ پریت کری پچھتائی ہو ہرجائی بنو ریا

کیوں ہونے لگی لو ج محبت تم کو ۔ اوسی ہرجائی سے ہی ہو دیگی الفت تم کو

تمہیں وہ حسن و خوبی سمار ہے روز ہی نفرت تم کو ۔ اور غیروں کی رہی از حد ہی چاہت تم کو

کیا شق القمر انگشت سے اک آن نیت تم کو ۔ کلمہ نظیر اب بنتی کرت ہو دھونڈھو ہی سنو ریا

(گلنار کا جانا سہیلیوں کا بھی پیچھے پیچھے قدم بڑھانا
فیروز لقا کا گلنار کے عشق میں تلملانا اور گانا)

نمبر ۵ - غزل - دُھن سارنگ - تال کہروا

طرز - ادائوں نے لوٹا جفاؤں نے مارا

فیروز لقا

تری ان کٹیلی نگاہوں نے مارا
مجھے پیار و الفت کے چاہوں نے مارا

میری جان لی عشق و دل نے پھنسا کر
انہیں دونوں جھوٹے گواہوں نے مارا

ادا بھا گئی دل کو ان چتونوں کی
مجھے پیار ہی پیار ہی نگاہوں نے مارا

یہ پیار و محبت دل و عشق جانان
ہمیں تو انہیں رو سیاہوں نے مارا

جو تھے قیس و فرہاد و اتی اے فیروز
انہیں عشق کی سخت راہوں نے مارا

(فیروز لقا کا جانا)

پہلا ایکٹ - دوسرا سین

دربار شاہ کا - پردہ نمبر (۹)

(شاہ فریدون حشم کا تخت پر جلوس فرمانا اور سب

دو ر باریون و راشگرون اور سہیلیون کا خدا کی بندگی گانا

نمبر ۶ - دہرپد - دُھن کانہرا - تال چوتالہ

طرز - " اندر کی اسواری - "

سب

مہراب تو کرا ے باری ہم بندون پہ سدا سے ہے سب جان دہ پران کرین واری — مہر
تن من سبکے ان دہن سبکے تجہپہ سب جگ بلہاری کرین پل چہن بزو ناری — مہر

نمبر ۷ - دہرپد - دُھن ہنڈول - تال چوتالہ

طرز - " ترے نام کو جپون مین - "

فریدون جشم

تیرے دھیان مین رہون ہر دم اے والی جگت مین نت - تیرے
تو نے کرم کیا بار ہی عیش پایا صبح و شام فضل سے تیرے ہون شہر یار — تیرے
سکھ سے بسر عمر کری چین پایا بیگمان تجھسا نا دیکھا کوئی کرد گار — تیرے

نثر مقفیٰ

فریدون جشم۔ اے خالق سبحان و اے مالک دو جہان تیرے الطاف و کرم کا سایہ میرے سر پر آیا جو تو نے مجھکو ایک مخلوق کا حکمران بنایا۔ کیون اے وزیر نیک تدبیر اہل شہر کا کیا حال ہے رعایا فارغ البال ہے یا کچھ دلون پر ملال ہے

عیش پسند وزیر۔ حضور کے اقبال سے اور غلام کے انتظام کے خیال سے ہر شخص دلشاد ہے آباد ہے رنج و تردد سے آزاد ہے۔

سیان ظریف۔ یہ خوش آمدی وزیر اپنی خیر خواہی کے لئے کیسی چکنی چپڑی باتین بناتا ہے مگر میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہے سرکار کی عمر مین ترقی ہو تمام شہر مین فساد ہے بغض و عناد ہے ہر شخص برباد ہے نہ داد ہے نہ فریاد ہے وزیر صاحب کا جو کچھ ارشاد ہے یہ سراسر خراب بنیاد ہے۔

عیش پسند وزیر۔ اے ظریف دربار شاہی مین اس قسم کا مسخراپن اچھا نہین جس سے سلطان عالی شان کے دلپر رنج طاری ہو ہوشیار ان سلطنت کی خواری ہو۔

فریدون جشم۔ سیان ظریف یہ تم نے کیا کہا۔

سیان ظریف۔ بیشک غریب پرور مین نے سچ کہا اور میرا کلام سچ ہے وہ ڈرے جسکو صاحب سے لالچ ہے۔

عیش پسند وزیر۔ یہ یاد رکھنا کہ اگر تو نے اس بات کو ثابت کر کے نہ دکھائے گا تو تہمت

بچتائے گا اور جان سے مارا جائیگا

سیان ظریف ۔ حضور والا اس کا ثبوت کیا دشوار ہے فقط ظل سبحانی کا حکم درکار ہے اگر اجازت پاؤں تو زبان پر لاؤں۔

فریدون حشم ۔ جلد بیان کر میرا اطمینان کر۔

سیان ظریف ۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ شہر کے دو خاندانی رئیس دشمن نام و ننگ بنکر سر اوٹھاتے ہیں اور راہ راست کی سزا اٹھاتے ہیں۔

فریدون حشم ۔ وہ کون ہیں۔

سیان ظریف ۔ رفیق الدولہ و شفیق الدولہ کا خاندانی جھگڑا روز بروز ترقی پذیر ہے اگر دو روز کے واسطے مجکو وزارت عنایت کیجئے تو پہر حضور کا ملک انتظام دیکھ لیجئے۔

فریدون حشم ۔ کیوں اے وزیر یہ بات کیا سچ ہے۔

عیش پسند وزیر ۔ حضور پر نور یہ لوگ کچھ آزاری بازاری نہیں جنکو معمولی طور پر سزا دی جائے اس لڑائی کا انتظام رفتہ رفتہ ہوگا لاکلام

فریدون حشم ۔ بہرطور اس نزاع کا انتظام ضرور ہے ورنہ تمہارا قصور ہے مگر دل اس وقت طالب عیش و سرور ہے ارباب نشاط اور لالہ فام کی صحبت منظور ہے۔

(خواصوں کا جانا اور بوتل گلاس لانا سب کا گانا)

نمبر ۵ ۔ ٹھمری ۔ دھن بھیرن ۔ تال پنجابی ٹھیکہ

طرز یہ ہا اے راجا گئی تو گیا آئی والی۔ ہا

درباری

ہو شاہا خوشی تو دولت حشمت اور سلطانی جگ میں رکھو سدا سبحان ۔ ہو شاہا

عالم میں جو یہ دونی شاہی ماہ سے لیکر تا بہ ماہی وہ تیری رعیت

اس چمن میں نت رکھو سایہ یزدان ———— ہو شاہا

فریدون جشم

لاؤ لاؤ اسدم اب ساغر مے کا بھر کے سب
جسدم ہوگا خوش کماں دوں گا تمکو گنج و مال

دربار کی کنیزین

پیئو خوش کام تا جیو گلفام شاہ آلام دلوادو انجام
آہا آہا واہ وا واہ اہو ہو اہو واہ وا واہ

نازک اندام لالہ فام

رکھے تمکو ہنسی خوشی سدا خداے جہان — جسکی تمکو چاہ ہے وہ بھی ہو قربان
جسدم آکے آپ سے ملے قد شمشاد — حور و ملایک آن کے دیوین مبارک باد
ہان ہان ہان ہان ہان ہان ہان ہان — پیئو خوشش کام تا جیو گلفام

نمبر ۹ - گت - دھن ہمیر کلیان - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - "گلشن ہوین پر ہے ناچو گیان" -

رامشگران

تن من سب رنگ برہین گا وسبھی توم تنانہ نہ توم تنانہ نہ توم تنانہ نہ — تن من
تا تمن سناوین گھوم گھوم جھوم جھوم گاوسبھی توم تنانہ نہ توم تنانہ نہ توم تنانہ نہ - تن
جھوم جھوم ناچین ناچ جھوم جھوم بروم جھوم گاوسبھی توم تنانہ نہ توم تنانہ نہ - تن
دھرپد کی ترووٹ کر جلترنگ کی سرگم کر محفل میں ہلچل کر گر گن ین گن دکھلا
دل آرا ماہ پارا سن پیارا تن پیارا سے سارا تو نیارا دل تجپر ہے یہ ہے

حسن و جوانی لاثانی جوانی یہ دونی سلطانی دے تمکو یزدان
سکھ نت نت تمکو ہو دکھ غم نہ تم دیکھو جہوم گہوم رہوم جہوم - گاؤ

نثر مقفیٰ

میان ظریف - ہائے ہائے ان چمکتی مٹکتی صورتون کو دیکھکر میرے منہ مین پانی بھر آیا کیا
کہون اگر مین بادشاہ ہوتا توان سب کو اپنی بیبیان بناتا اور خوب مزے اڑاتا

عیش پسند وزیر - لیجیے میان ظریف الدولہ ساقی بنکر شراب پلائیے اور اس آفتاب
کو گردش مین لائیے۔

میان ظریف - یہ آپ ہی کو مبارک بندہ تو محروم الحرام ہے نہ مجھے میخانہ سے
غرض نہ صراحی سے کام ہے نہ خواہش گزک نہ ہوس جام ہے

عیش پسند وزیر - انکار کرنا بالکل خلاف ہے ترک آداب ہے جس چیز کو ہمارا بادشاہ پسند
کرے اوس سے انکار سراسر خلاف ہے جس چیز سے لطف شباب ہے
اجتناب ہے

میان ظریف - جو چیز خراب ہے اوس اجتناب ہے -

فریدون حشم - اے مسخرے یہ کیا اسرار ہے کس بات کا انتشار ہے اگر شراب
کی لذت پائے گا تو خم کے خم لنڈھائے گا -

عیش پسند وزیر

سبب سرور کا ہوگا شراب تھوڑی سی ‎ ‎ بہت نہ پی جیئے لیکن جناب تھوڑی سی

میان ظریف

حضور مین امیدوار ہون کہ بے ادبی معاف فرمائے اور میرے اور وزیر صاحب

کے سوال و جواب سُنے جائے - ہاں صاحب کیا فرمایا تھا ذرا پھر تو فرمائے وہ ہی شعر زبان پر لائے۔

عیش پسند وزیر

سبب سرور کا ہوگا شراب تھوڑی سی   بہت نہ پی جیئے لیکن جناب تھوڑی سی

میاں ظریف

جو شرم رکھے کوئی بے حجاب تھوڑی سی   تو منہ لگائے نہ ہرگز شراب تھوڑی سی

عیش پسند وزیر

دکھا رہی ہے زمانہ کو فیض عام شراب   یہ کون کہتا ہے صاحب کہ ہے حرام شراب

میاں ظریف

بگاڑ دیتی ہے ایمان کا کلام شراب   حلال کرنیکو پیدا ہوئی حرام شراب

عیش پسند وزیر

خوشی کا وقت ہوا موسم شباب آیا   سرور نشہ سے آنکھوں مین کیوں حجاب آیا

میاں ظریف

جو دل مین کچھ نہ غم حرمت شراب آیا   گناہ گار بنانے کو کیا شباب آیا

عیش پسند وزیر

شراب ناب کا جو پیکے ساغر مست پھرتے ہین   غم دنیا سے وہ آزاد ہو کر مست پھرتے ہین

میاں ظریف

سر بازار پیکر بادہ جو بدمست پھرتے ہین   وہ عزت دار لوگون کی نظر مین پست پھرتے ہین

عیش پسند وزیر

زیادہ حد سے جو شغل شراب کرتے ہین   وہ ہی شراب کی حرمت خراب کرتے ہین

میاں ظریف

جو امتیاز عذاب و ثواب کرتے ہین   وہ کب شراب سے دامن خراب کرتے ہین

عیش پسند وزیر

شراب خواری کے سوا دنیا مین اور گناہ نہین وہ کون بشر ہے جو گنہگار نہین عذاب دنیا مین گرفتار نہن۔

سیان ظریف ۔ گناہ سے بچنا بشر کا کام نہین مگر جہانتک ہو سکے پرہیز کرے حرص و ہوس سے گریز کرے۔

عیش پسند وزیر

جہان ہین لاکھ گناہ ایک عذاب اور سہی
خراب دل تو ہے خانہ خراب اور سہی

سیان ظریف

جو ارتکاب ہے تو اجتناب اور سہی
جہان عذاب سے کئے ہین ثواب اور سہی

عیش پسند وزیر

کسے ایسا فریب نرگس مستانہ آتا ہے
اولٹتی ہین صفین گردش مین جب پیمانہ آتا ہے

سیان ظریف

اوسے کب یاد دنیا کا بھلا میخانہ آتا ہے
شراب خلد کی خواہش مین جب مستانہ آتا ہے

فریدون حشم ۔ بس بس تقریر کو تمام کرو مختصر کلام کرو میان ظریف کے کلام نے میرے دل پر اثر کیا مین نے اس بری چیز سے حذر کیا شغل شراب چھوڑا گناہون سے منہ موڑا ظریف اسوقت میرا دل بہت مسرور ہے مانگ جو چیز لینی منظور ہے

سیان ظریف ۔ ہو چکے ہین پوچکے چڑھ ما رکھولہ کیے سرکار کی عمر دراز ہو زر و جواہر تو آپکے اقبال سے بے شمار ہے مگر بندہ ایک چیز کا طلبگار ہے اگر اجازت پاؤن تو زبان پر لاؤن۔

فریدون حشم ۔ شوق سے بیان کر۔

میان ظریف - اس خاص خاص کا حسن وانداز کرشمہ ناز غلام کے دل کو مرغوب ہے اگر اس سے میری شادی ہو جاوے تو بہت ہی خوب ہے۔

نازک اندام - چل موے خدائی خوار تجھپر شیطان کی مار لو اور سنو یہ صورت اور یہ ارمان واہ خدا کی شان۔

میان ظریف - ہان ہان میری جان انہین ناز و انداز پر تو ہون مین قربان

نازک اندام - جان کس کو کہتا ہے تو تیری جان کو چولہے مین ڈالون تیری صورت کا تو کتا بھی نہ پالون۔

میان ظریف - اے حور۔

نازک اندام - چل دور۔

میان ظریف - مین قربان۔

نازک اندام - جا موے شیطان۔

میان ظریف - نہین نہین پیاری۔

نازک اندام - کیا ہو گئی لقوے کی بیماری۔

میان ظریف - مین تو ہون تیرا چاہنے والا نرالا جوبن والا۔

نازک اندام - جا موا نرالہ تیرا منہ کالا شیطان کا حوالا بڑا چاہنے والا۔

میان ظریف - توبہ توبہ باری تعالی زبان چلتی ہے کہ یا برسلتی نالہ اے مان جا کمبخت نکر دل کو سخت۔

نازک اندام - دور ہو موے حبشی غلام نمک حرام زبان کو تھام

اس صورت پہ یہ اترانا واہ بے خبطی کیا   بھول بھال کو بھلانا واہ بے خبطی کیا کہنا

گل اندام - ارے موے تو کیون بلا کی طرح میری پیاری بہن کے پیچھے پڑا ہے ذرا اپنا منہ تو دیکھ جیسے سوا چوہا ہے کا صدقہ

خوش اندام - کیا کہتی ہو بوا جی یہ جب تک پشیمان نہ جائیگا جبتک اپنی بدذاتی سے باز نہ آئیگا

سمن اندام - ہان ہان خوب جوتیان مارو سر کا چڑھا بھوت اوتارو۔

سیان ظریف - توبہ توبہ بارہی تمالی شادی کا پیغام دیگر کسے عذاب مین پھنسا اسے خدا ئے
زمانہ ان طلسماتی تیلیون سے بچانا -

(سب خواصون کا سیان ظریف کو مارنا اور پھٹکارنا)

نمبر ۱ - کھٹا - دھن زلہ جھنجوٹی - تال کہروا

طرز - " جا جا لورونے والے - "

کنیزین

والے جبلی چاسہنے والے ہتینو نکو بیاسہنے والے ایسے جی
ایسے جی مین سیاسہنے والے دور دور دور شخی مین بھر آنے والے
دور جوتے کہانے والے گہر گہر دگّے پانے والے دور دور دور

نازک اندام - پکڑو ہاتہ -
ظریف - الامان -
لالہ فام - مارو لات -
ظریف - الامان -
گل اندام - کیون بدذات -
ظریف - الامان -
دل آرام - ایسی گہات -
ظریف - الامان -
سب - کرے پہر کبھی شادی ابھی جوتون سے سر پھوڑ دو
ظریف - پھوپی امان بڑھی دادی نہ جوتے مار سر توڑ دو
نازک اندام - اسے میرے پیارے مین ہون تیری جانی
ظریف - ہوئی کیسی جوتون سے ہی شادمانی -

نازک اندام۔ آہ جان۔
ظریف۔ توبہ توبہ۔
لالہ فام۔ میں قربان۔
ظریف۔ توبہ توبہ
گل اندام۔ عیش خان
ظریف۔ توبہ توبہ۔
دل آرام۔ ہو وفغان۔
ظریف۔ توبہ توبہ۔ وائے خبطی

نثر مقفیٰ

فریدون حشم۔ ہیں ہیں یہ کیسی لڑائی ہے کیا کمبختو تمہاری شامت آئی ہے جا ہمارے حکم سے تجکو کام کرنا پڑے گا جاؤ بس میاں ظریف کو ہم نے دربار میں سرفراز کیا اسکو شوہر تیرا بنایا تجکو محرم راز کیا۔
میاں ظریف۔ گر حضور پہلے مار پیٹ کا جھگڑے لیجیے گا تو پھر مجکو اس مرکہنی عورت کو مجھے دیدیجیے گا۔
فریدون حشم۔ کمبخت مرد ہوکر عورت سے اتنا ڈرتا ہے۔
میاں ظریف۔ بیشک غریب پرور عورتوں سے ہر وقت ڈرنا چاہیے کیونکہ ان سے بڑوں بڑوں کا بس نہیں چلتا ہے۔
فریدون حشم۔ کچھ پروا نہیں اسکی مجال کیا ہے جو تیرے خلاف حکم کوئی بات کرے یا کوئی برائی تیرے ساتھ کرے۔
میاں ظریف۔ ہاں اگر حضور ضامن ہیں تو کیا مضایقہ ہے۔
فریدون حشم۔ اے وزیران دونوں کا ہاتھ ملاوے گل مراد کھلادے۔ چلو میاں

ظریف کی شادی کی مبارک بادی گاؤ ناچو اور خوشی مناؤ۔
(عیش پسند وزیر کا نازک اندام سے میاں ظریف کا
ہاتھ ملانا اور سب کا ناچنا گانا)

نمبر ۱۱ - ترانہ - دُھن بہار ولہ - تال دادرا

طرز - ۰ - جھوم جھنانہ نہ جھوم جھنانہ نہ نہ

راسشگران

جان نثار ہیں ہم پران نثار ہیں سب وہن تجھ پہ وارین سدا
وارث شاہی کا مالک ماہی کا جگ جگ جیو اس جگ میں
دل شاد آباد داتار سکھ کتھیں شاہ —— جان نثار ہیں
ہمدم سب ہو دین خوشی و شمن سب ہو دین دکھی ہو خوشی نت تاج شہی
تاج شہی نت ہو خوشی گا دین دن رتیاں آئیں شبھ گھڑیاں
کریں رنگ رلیاں دیکھیں یون ہی شادیاں — جان نثار ہیں
دنیا میں دیکھا نہیں تجھسا اک ذیشان باج خراج دے آنکے تمکو ہر اک سلطان
حُسن تمہارا دیکھ کے خوش ہو ہر اک انسان کردیں تیری شان پہ جان و مال قربان
دکھلا دے دکھلا دے ہم جم سکھ شہانا پیارے
جلسہ ہو شاہانہ ہر دم خوش خوش بیان یہ جاودانہ
یزدان سبحان کا ہو سایہ تم پر ہوں پورے ارمان سب — جان نثار ہیں
(چوبدار کا آنا اور ایک خط کو توال صاحب کا لانا)

مقفی

گل خان چوبدار۔ خسرو عالم پناہ گردون بارگاہ نواب رفیق الدولہ شفیق الدولہ کا خاندانی جھگڑا آج از سر نو پیدا ہونے والا ہے اسلئے یہ عریضہ کوتوال صاحب نے خدمت عالی مین ارسال کیا ہے۔

فریدون حشم۔ اے وزیر اس کا بندوبست تمکو قرار واقعی کرنا چاہئے۔

پہلا ایکٹ ۔ تیسرا سین

راستہ محل کا ۔ پردہ نمبر (۴)

(اختر زمان کا اپنی بہادری کی تعریف اگر کرنا)

نمبر ۱۲ ۔ انگریزی وزن ۔ دھن سندھرا ۔ تال قوالی

طرز۔ " گبرو جوان پہلوان ہون " ۔

اختر زمان

اختر زمان نوجوان ہون مین نامی کا فرزند کئے دشمنون کے مین نے دم ہین بند
ہون مین غیرت شمشاد ہر اک فن مین ہون استاد میری طاقت کو ہر جا نے پہلوان
مرا عرفت ہے دلبر جنگ کرون دشمن کو بھی تنگ وہ شجاعت ہے جو ہووے ہر اک دنگ
مین نے مارے دشمن لاکھ کہ ایسا ہون افسر بیباک میری طاقت کو ہر جا نے پہلوان
سر املکون ملکون نام صید ہا بسے ہین انعام وہ شجاعت ہے جو ہووے ہر اک دنگ

سیر ہی نامی ہے شمشیر ڈاکو دشمن کو بہی چیر میری طاقت کو ہر جانے پہلوان
جنگ کی ہمت سنگ کی جرأت مجہہ مین ہے جلال کاٹ وچہانٹ بانکپن کا مجہہ مین ہے کمال

نثر مقفیٰ

اختر زمان - کس کی مجال ہے جو مجہے آنکہ لاے اگر اس جوہر دار تلوار کے سامنے آے تو ایک ہاتہ مین قبر کا کونا نصیب ہو بستر خاک پر چین سے سونا نصیب ہو - ۵

جو آے میرے سامنے اسکو پچہاڑ دون   غصہ مین آکے شیر کی آنکہین نکال لون
گرتے ہوے پہاڑ کا لنگر سنبہال لون

(دوسری طرف سے دلیر صفدر جنگ کا آنا دونون مین باتین ہونا)

دلیر صفدر جنگ - میان پہلوان عالیشان عیش یار خان اب زیادہ نہ شیخی بگہارے اگر کبہی کسی سپاہی کا سامنا ہو تو مشکل دل کا تہامنا ہو

نمبر ۱۳ - ٹہمری - دہن زلہ کہماچ - تال پنجابی ٹہیکہ

طرز - "چلو ہٹو جاندو نہ ستاو موہے سیان رے -"

دلیر جنگ

چلو چلو جاو یہان سے چہوڑو موری بہیان رے -
کرکے شیخی ایسے نہ بن سور ماد و بیان رے - چلو
کرکے رار کیون جان گنواوے کاہیکو ایسے بچن سناوے
سن مین تو اپنے نین شرماوے پران تورے یا نبہ آج ہی ہین جیان رے - چلو

عبارت نثر مقفیٰ تحت اللفظ

اختر زمان

دشمن سے خوف کھا کے دہل نے کا ہم نہین
ٹل جائے گر زمین تو ٹلنے کے ہم نہین

دلیر جنگ

لیجئے یہ شمشیر ہے اور یہ میدان ہے اب آپکی بہادری کا امتحان ہے
کھل جائین آج یہ بھی جوہر حضور کے
ہوشیار وہ آ گئے اسوار دور کے

اختر زمان

گر پہل کرنا اپنا شیوہ نہین چھیڑکر لڑنا اچھا نہین

دلیر جنگ

بس وہ شیخی کے بیان بھول گئے بھرمان جاتے رہے اوسان ؎
دشمن سے جو وحشت نہین کھاتے وہ ہمین ہین
عفریت پہ جو وار لگاتے وہ ہمین ہین
تو اب ہم تو چلے نہین مانتے دل سے گئے ولولے -

(بانکے خان کا آنا دلیر جنگ کا جانا)

بانکے خان - کیون ہمکو دیکھکر تیوری چڑہانا ہونٹ چبانا آنکھین لگا لنا کیسا۔

اختر زمان - جیسا تم دیکھتے ہو ویسا -

بانکے میان - یہ تیری چھیڑ خانی مین نے خوب پہچانی یہ جانا کہ اس تلوار کا مارا ہوا نہین مانگتا ہے پانی -

اختر زمان - ارے جا جا دیکھی تیری لنترانی بدزبانی یہ نہین جانا کہ یہ تیغ اصفہانی کردیتی دم بھر مین فانی ؎

شیرون کا شیر ہون تو مجھے جانتا نہین
نوکر میان رفیق کا ہون مانتا نہین

بانکے میاں - تو کیا چیز ہے اور تیرا مالک کیا بد تمیز ہے جا سامنے سے چلا جا جو جان عزیز ہے -

نمبر ۱۴ - انگریزی وزن - دھن کافی زلہ تال کہروا

طرز - ،، کانٹوں پہ انسو اب دم میں - ،،

اختر زمان - دیکھوں تیرے اب فن میں اور ماروں تیری گردن میں

بانکے میان - یہ خنجر بھالہ تیغ و سپر سب چینوں ایک ہی ان بن میں - دیکھوں

اختر زمان - زندہ تجھکو نہ چھوڑوں میں دشمن سے نہیں منہ موڑوں

بانکے میان - دکھلا جوانمردی اپنی کیوں بل ڈالے ہے چتون میں - دیکھوں

(مسٹر مرزا کا آنا دوسری طرف سے مرزا مغل کا بھی آنا

مشیر مرزا۔ خبردار بس بس لڑا ہی کیا ہے چلو بس چھوڑو سودا ہوا ہے۔

مشعل مرزا۔ نادان نوکروں سے یہ کیسا ہے کشت و خون۔ آ مرے سامنے تیرا چہرہ بگاڑ دوں

مشیر مرزا۔ نوکر آپس میں لڑتے تھے بیکار جھگڑتے تھے میں نے جو چھڑایا اوس کا بدلہ یہ پایا

مشعل مرزا۔ میں خوب جانتا ہوں یہ باتیں دغا کی سب ۔۔۔ دیکھو لگا میرے ہاتھ سے تو بچ جائیگا تو اب

غیبی آواز۔ (بازاری لوگ) ہاں ہاں لینا دوڑنا گھیرنا جانے نہ دینا پکڑلو باندھ لو پکڑلو شاہی دربار میں سب کو لے چلو۔

شفیق الدولہ

کیسا مچلا ہے شور یہ کیا آفت آئی ہے ۔۔۔ تلوار میری لاؤ یہ کیسی لڑائی ہے

بی حسن آرا

تلوار کیا کروگے ادہر آؤ گھر چلو ۔۔۔ تم اوس طرف نہ جاؤ خدا را ادہر چلو

شفیق الدولہ

میں غور توں کا حکم اوٹھاوں کبھی نہیں ۔۔۔ دشمن کے آگے جان گنواوں کبھی نہیں

رفیق الدولہ۔ ہوشیار ہو شفیق میں آیا۔

بی حسن آرا۔ نہ جاؤ تم۔

شفیق الدولہ۔ چھوڑ دے مجھے خدا کے لئے۔

(آپس میں سب کا لڑنا علیبش مسند وزیر کا آنا اور دیکھنا)

بی حسن آرا۔ باز آؤ تم۔

عیش پسند وزیر ۔ ہین ہین یہ کیسی لڑائی ہے کیا کمبختو تمہاری شامت آئی ہے جو یہ حیائی
کیا دل مین سمائی ہے قہر شاہی کا خطر نہین ہے کسی کو ڈر نہین اسوقت ایک
سفر زندان سمجھکر چھوڑتا ہون شیر و خیر سے منہ موڑتا ہون ؎
مگر یہ یاد رکھنا اب جو یہ جھگڑا سنا ہو گا نتیجہ تم سبھون کے حق مین پھر اچھا نہو ویگا
(سب کا خوف سے گردن جھکا جھکا کر چلے جانا)

پہلا ایکٹ ۔ چھٹا سین

باغ دروازہ ۔ پردہ نمبر (۶)

(بی حسن آرا اور رفیق الدولہ شیر مرزا کا آنا اور باتین ہونا)

عبارت ۔ تحت اللفظ

شفیق الدولہ

پیارے دلسوز بتا دے یہ ہے جھگڑا کیسا بیٹھے بٹھلائے او شہا آج یہ فتنہ کیسا

شیر مرزا ۔ جسوقت مین وہان آیا تو نوکرون کو جنگ و جدال مین پایا مین نے چاہا کہ بیچ بچاؤ کرکے
اون کو ہٹا دون استے مین مرزا اسغل نے نگاہ قہر مجھپر ڈالی اور فوراً میان سے
تلوار نکالی مین نے اپنا دشمن سمجھکر وار بچایا استے مین آپ آ گئے

بی حسن آرا ۔ مگر بتاؤ تو کہان ہے میری نشانی فیروزہ پیالی اوس کو اس لڑائی کی کچھ خبر نہین

اوسکی جان کو تو کچھ اس سے ضرر نہین نا۔

شمشیر مرزا - آج سویرے سے اندھیرے سمت سرت باغ کی ہوا کہاتا تہا کہ یکایک پہولون کے گنجان درختون مین اون کی آہٹ پائی جب مین نے نظر جمائی تو میان فیروز لقا کی صورت نظر آئی مگر کچھ عجب حالت پائی تہی ٹہلتے تہے وہ سر جہکائے ہوے تہے دلپر کوئی چوٹ کہائے ہوے لیجیے یاوش بخیر وہ ہی سامنے سے آتے ہین آخر ارادہ ان پائے جاتے ہین اب آپ یہان سے ٹلجایئن تو مین اون کی حالت دریافت کرون اور ہر ایک راز سے ماہر ہون۔

(شمشیر مرزا کا چہپ جانا یعنی حسن آرا و شفیق الدولہ کا بہی جانا دوسری طرف سے فیروز لقا کا پریشان حال آنا اور گانا)

نمبر ۱۵ - غزل - وصت بھیروین - تال پشتو

طرز۔ " نائل طرز جنون کب دل نالان ہوا "

فیروز لقا

دہر خود قہر و غضب جب کوئی ہمسا نہ ہوا
پھر غلط کیا ہے کہ ہم سا کوئی پیدا نہ ہوا

بندگی مین بہی وہ آزادہ و خودبین ہین کہ ہم
اولٹے پہر آئے در کعبہ اگر وا نہ ہوا

سب کو مقبول ہے دعوی تیری یکتائی کا
روبرو کوئی بت آئینہ سیما نہ ہوا

کم نہین نازش ہمنامی چشم خوبان
تیرا بیمار برا کیا ہے گر اچھا نہ ہوا

سینہ کا داغ ہے وہ نالہ کہ لب تک نہ گیا
خاک کا رزق ہے وہ قطرہ کہ دریا نہ ہوا

نام کا میرے ہے جو دکھ کہ کسی کو نہ ملا
کام مین میرے ہے جو فتنہ کہ برپا نہ ہوا

تہی خبر گرم کہ غالب کے اوڑینگے پرزے
دیکہنے ہم بہی گئے تہے پہ تماشا نہ ہوا

نمبر ۱۶ - ٹھمری - دھن زلہ سارنگ تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - "جا نے وے ہے بکا سنو سجنوا -"

مشیر مرزا

شہزادے ناہین کہئو جیر وا کہو تنک من سوہ بدہ اپنی
گیانی دہیانی ہوکے تم ایسی باتین کرو نا ___ شہزادے
بات سنت ناہین مری کاہے پیارے کرائی چین مینی کرت ہون مین
سندر سمجہا اسے بار ___ گیانی

(مرزا شیر کا آنا فیروز کا حال دریافت فرمانا)

مرزا شیر - بہائی صاحب تسلیم عرض ہے -
فیروز لقا - اجی تسلیم وقت کیا ہوگا -
مرزا شیر - نو کا گھنٹہ ابھی بجا ہوگا -
فیروز لقا - نہین کاٹے کٹتے ہجر کے دن - جدائی کی ہر اک پل ایک برس ہے
مشیر مرزا - کسواسطے یہ حال ہے جی کا
فیروز لقا - آشفتہ ہوا ہون اک پری کا
مشیر مرزا - عشق خانہ خراب ہوتا ہے دل کا آنا عذاب ہوتا ہے
فیروز لقا - جسکو کہتے ہین اہل دل تسکین اوسکا وہ اضطراب ہوتا ہے
مشیر مرزا - آپ کو جو فکر مین پاتا ہون مین دوستی کرتا ہون سمجہاتا ہون مین
فیروز لقا - اس نصیحت سے تو گہبراتا ہون مین - لیجئے بس بندگی جاتا ہون مین

مشیر مرزا - ہین ہین کہان چلے ٹہرو توسہی کیا دل مین اب ہماری کچہہ مروت و محبّت نرہی جو چہوڑ چلے منہ موڑ چلے

مرزا منیر - مگر یہ تو بتاؤ وہ کون رشک پری ہے جو حسن وجمال مین بہری ہے جسکے عشق مین یہ جلوہ گری ہے -

فیروز لقا - دل یہ جسکے لئے ہر وقت فغان کرتا ہے - ہائے عاشق کی وہ پرواہ کہان کرتا ہے -

نمبر ۱۷ - ٹہمری - دہن زلہ کافی - تال پنجابی ٹہیکہ

طرز - " سوسے لینا نیک بخر یانے - "

فیروز لقا

بے کل کینا یار دہنیان نے جیا مورا یہ جان ہے یان دکہی
کس بدہ جیون ڈہونڈت انکہیان واکو اۓ آوے موسے جینیا - بے کل
جو کوئی واکو یان لاۓ ملاۓ تو گن مانون گا -
پیارے کے بنا ہے بہر تہا جینیا ——————— بے کل

ابیات - تحت اللفظ

مرزا منیر

تمکو اب لازم ہے اس ظالم کی الفت چہوڑ دو　　عشق اور ہون سے کرو اوسکی محبّت چہوڑ دو

فیروز لقا

دل بہلا کیونکر خیال ہو دوسے دلبر چہوڑ دے　　چشمۂ آب بقا کیونکر سکندر چہوڑ دے

نمبر ۱۰ - ٹھمری - دھن سندھ بھیرویں تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - " پیارے تورا غم مت پڑنا - "

بشیر مرزا

شاہا تورا غمگین مکھڑا سوراجی دکھاوے آنکھین سے مت
اپنے نندن نیر کیوں بہاوے ———— شاہا

فیروزہ لقا

ہر دم یاد صنم کی آوے دھیان اوسکا دن رین رہے
ابتو طبیعت جور پہ آئی رت سن سب بے چین رہے

بشیر مرزا

ہو کر حیران اوسان نہ کبھو ہو کے ہوشیار نادان نہو

فیروزہ لقا

تڑپت جان و پران اوس بن موراجیارا بھر بھر آوے - شاہا

(سب کا جانا)

پہلا ایکٹ - پانچواں سین

محل سرا - پردہ نمبر (۱۷)

(رفیق الدولہ صنوبر جاہ اور شمیم حبشی کا دکھلائی دینا)

نثر مقفّٰی

رفیق الدولہ - حکم سلطان سے شاہی فرمان ہے کہ اب یکبار کوئی سر اوٹھاے گا تو بیشک سرکشی کی سزا پائے گا یعنی دونوں فریقین میں کسی قسم کے جنگ جدال کا خیال پاے گا تو وہ اس شہر میں کبھی امن نہ پاے گا اور ذلت اوٹھاے گا۔

صنوبر جاہ - رئیسوں میں فساد شریفوں میں بغض و عناد اچھا نہیں سرداروں کو سرکاروں کو یہ امر زیبا نہیں مگر جناب عالی یہ تو فرمائے کہ فدوی کی عرض قبول ہوئی دل کی آرزو حصول ہوئی یا ابھی کثر باقی ہے جسکی یہ مشتاق ہے۔

رفیق الدولہ - ابھی تو وہ باغ گلشن جوانی کی وہ شاخ ہی جو پھول پھلی نہیں کم سنی کی ہٹ و ضد ٹلی نہیں بھول بھالی ہے نا شگفتہ پھولوں کی ڈالی ہے شادی بیاہ کے دن نہیں کھیل تماشہ کی فصل ہے نہ صدمۂ فراق ہے نہ شادی وصل ہے دوسرے یہ کہ شادی کی صلاح اوسکی راے پر منحصر ہے جسکو وہ پسند کرے اپنا شوہر بناے جو شخص مد نظر ہو اوس کو دلبر بناے جو اوسکی خوشی وہ میری خوشی ہے اگر وہ آپ کو قبول کرے مجکو انکار نہیں اس امر میں میرا کچھہ اختیار نہیں آج آپ محفل میں تشریف لاے قدم رنجہ فرماے قسمت آزماے - اے شمیم یہ لے فرد ہے اس کو

ہر شخص کے مکان پر پہونچا دیر نہ لگا جلد بیا۔

(فرد لیکر شمیم حبشی کا جانا رفیق الدولہ کا بھی قدم بڑہانا)

صنوبر جاہ

آج ہم بھی تو بڑے شوق سے ہون اُسمین شریک ۔ دیکھئے وار کرے وہ ستم آرا کس پر

پہلا ایکٹ - چھٹا سین

شارع عام - پردہ نمبر (۲)

(شمیم حبشی کا فرد لیکر آنا اور خیالی بلاؤ پکانا)

نثر مقفیٰ

شمیم حبشی ۔ دیکھون تو یہ خط کس کا ہے کس کس کا نام لکھا ہے ۔ پڑہ تو نون اس کا مضمون مین کس کس کو بلوایا ہے ۔ ارے پر خاک پڑہون ابا جان عالیشان نے جب مکتب مین بٹھلایا تو کان گوشی کے ڈہر کے سے مولوی صاحب کو چٹکیون مین اڑایا کھیل کود مین دن گنوایا پتنگ بازی کبوتر بازی بٹیر بازی آتش بازی وغیرہ وغیرہ کا ذوق رہا گولیان برجھلا میری گلی ڈنڈے کا شوق رہا تقدیر کا لکھا نہ پڑہا کیا خبر تہی کہ دنیا مین ایسے کامون کی بھی

ضرورت ہوگی نہین تو ابھی تک ہزارون کوس تک بڑہ جاتا لاّدو بیازہ سے بھی
آگے بڑہجاتا بلکہ ساتون آسمان تک چڑہ جاتا اور سلم الملکوت کو بھی خاطر مین نہ لاتا
مگر افسوس اور افسوس اور پھر افسوس اور ڈبل افسوس او ہم مچایا ہر ڈولنگا ہم پاکر جیتی
کھیلے - نکی سوٹ اور سولہ گٹی جھلا میری کھیلے - مگر بغدادی قاعدہ تو سب
پڑہ چکا ہون تو کیا اس خط کو نہ پڑہ سکونگا بسم اللہ الرحمن الرحیم - الف خالی - بے
کے پیٹ مین ایک نقطہ - ارے نقطہ کہان سے آیا توبہ توبہ مین بہولا
بے کا تو پیٹ ہی نہین ہوتا ہے یہ حساب ٹھیک نہین ہے چلو اب
دوسرے قاعدہ سے پڑہون - الف زبر آ زیر اے پیش او - واہ زیر
زبر پیش تو کمبخت نے کہین دیا ہی نہین یہ خط لکھنے والا بھی بڑا الّو تھا
تھا بیوقوف نے میرے وقت کرنے کو دو دو تین تین حرف ملا کر لکھدیا سمجھ گیا
مین اب سمجھا یہ کچھ عبارت نہین ہے فقط نام ہین لکھے ہین بچپن مین مولوی صاحب
بھی اسیطرح کے حرف لکھکر پڑہاتے تھے اچھا یہ پہلا کیا لکھا ہے نام ہے زبر
حا خے زبر خا خا خا بس چلو پہلے ہی اسٹیشن پر گاڑی اٹک گئی آگے
چوہے کے دانت ہین ہان خوب یاد آیا چوہے کے دانت نہین
سین کے دن دانے ہین حے زبر حا سین زبر سا حسنا اہو ہو کوئی ڈالیفنا
بھی جلسہ مین آنے والی ہے میم رے پیش مر حسنا مر لاحول ولا قوت حسن مرزا
حسن مرزا وہ مارا ہت تیرے کی کیا بڑا نام ہے جو کمبخت ماش کی روٹی کی طرح
حلق مین اڑگیا مگر دوسرا نام کیا نام ہے قاف غین زبر غ زبر فع پیش فغ رے
سو توف میان غفور ارے آگے کو وہی میم رے والا مضمون ہے لاحول
ولا قوت اب مین سمجھ گیا اب مین کہان تک پڑہون دو نام تو ایک گھنٹہ مین
پڑہے ہین اگر ساری فرد پڑہون تو زندگی تمام اور کاغذ ناتمام اس سے بہتر ہے
کرون اپنا کام - ارے لو اور کوئی ہمارے ساتھی گاتے بجاتے دکھڑا روتے چلے
آتے ہین اب ذرا چھکڑا ان کی کہانی سنون انکی زبانی -

(شمیم حبشی کا چھپ جانا فیروز لقا اور منیر مرزا کا آنا)

نمبر ۱۹- دادرا- دھن زلہ بروا- تال تکٹا

طرز- "سیان بے گانا ہوا ہاے-"

فیروز لقا

تن من دیوانا ہوا ہاے کیسے ہے وہ موہیان کیسے ہے وہ موہنیان
بہت ہیں ترا نکھیان بسن ناون رتیان ——— تن من
نسدن یاد تو ہی آوت من بانہین لبھی سے سوہنیان ہان
وہ پیار ہی ستوار ہی سینہ ماری کمان ہت وار اسے من وار اسے
اے جانان کڑہا ناستانا جلا اسے میری جان اسے
سمجھ درس دکھا بیکی جنیان ——— تن من

شمیم حبشی

شمیم حبشی - اسلام علیک اے نیک نام یہ تو فرمائیے آپ کیون اسقدر بیقرار ہین جو اشکبار ہین اس اوداسی بدحواسی کا کیا سبب ہے بیان کیجئے مرا اطمینان کیجئے-

فیروز لقا

عشق کی تعلیم مین مشتاق بنکر آہ کا مکتب غم مین سبق بھولا ہون بسم اللہ کا

شمیم حبشی - کیا کہون بھائی مین بھی اسی غم مین مبتلا ہون-

فیروز لقا - تمہارا کیا غم ہے-

شمیم حبشی - مین بہی جاہل ہون مجہے بہی پڑہنا لکہنا نہین آتا نہین تمہارا سبق تورا یا دولا دیتا
فیروز لقا - اے بے وقوف انسان نادان یہان پڑہنے لکہنے کا کیا ہے بیان -
شمیم حبشی - مہربان آپ نے ابہی شیخ رویا دہو یا تہا کہ مین سبق بہولا ہون مین نے جانا کہ مولوی صاحب کے ڈر سے آپ روتے ہین کان گوشی کے خیال سے جان کہوتے ہین -
فیروز لقا - نہین بہائی مین پڑہنے لکہنے پر نہین روتا ہون مرا غم اور ہے
شمیم حبشی - پہر اوس کا کیا طور ہے -

فیروز لقا

ایک معشوق کی الفت نے ستار کہا ہے اک پری نے مجہے دیوانہ نبار کہا ہے

شمیم حبشی

جان کیون دیتے ہو تم عشق مین کیا رکہا ہے تئنے خود آپکو دیوانہ نبار کہا ہے
فیروز لقا - اگر تیرا بہی دل کسی حسین پر آتا تو عشق کا مزا پاتا عشقبازون کو طعنے دیتے شرماتا حال دل عشق مزا ہو تو کیا جانتا ہے اوسکے دلپر جو گذرتی ہے خدا جانتا ہے
شمیم حبشی - ابہی مین نے ایسے ہزارون کہیل کہیلے ہین مگر تمہاری طرح سے پٹیا رویا نہین جان کو کہویا نہین ہزارون معشوق میری چاہ مین ہین سیکڑون مشاق میری راہ مین ہین مگر کب وہ بلا میری نگاہ مین ہین -
فیروز لقا - کیا تو نے بہی کسی سے دل لگایا ہے محبت کا مزا پایا ہے -
شمیم حبشی - ابہی ہزارون پریون کو لوعڈی بنایا ہے حسینون سے پانی بہرایا ہے معشوقون کو جلایا ہے ترسایا ہے کڑہایا ہے دیوانہ بنایا ہے لوسنو اور پہر اپنا رشک سے وکہون -

نمبر ۲۰ - کھمٹا - دھن جینوتی - تال تکٹا

طرز - "لاکھون پری جوبن کے -"

شمیم حبشی

صد ہا حسین کے بوسون کے مزے لوٹے ہین ہان

صد ہا حسین کے نازنین کے ماہ جبین کے بوسون کے مزے لوٹے ہین ہان

ہر اکھڑا بنا چندر ٹکڑا بنا رہا دولہ بنا سدا بنا ٹہنا

یہ جوانی سے لاثانی خوش الحانی خوش بیانی پہلوانی زور

جنتر منتر تنتر سنتر پڑھکر ہر ہر دلبر لوٹے ہین ہان - صد ہا

کوچۂ عشق و محبت کا مین سلطان بنا حور و پریون کا بھی مین شاہ پرستان بنا

دوست بنے پوست سبنے ہر آن وہان سبنے رشکِ غلمان بنے لوٹے ہین ہان

نثر مقفی

فیروز لقا - اگر یہ بات ہے تو مجکو بھی کوئی تدبیر بتاو کہ جس سے یہ رنج دور ہو -

شمیم حبشی - مجکو بتلانے مین کیا کلام ہے مگر آپسے بھی میرا ایک کام ہے -

فیروز لقا - مین بجان و دل آپ کا کام کرنیکو تیار ہون فرمان بردار ہون -

شمیم حبشی - مگر میرا کام ذرا مشکل ہے -

فیروز لقا - کچھہ ہرج نہین اگر میرے قابل ہے -

شمیم حبشی - تو پھر کہون -

فیروز لقا - بسم اللہ کہئے کہئے -

شمیم حبشی - دیکھئے پھر انکار نہ کیجئے گا -

فیروز لقا ۔ ارے بھائی خدا کے واسطے زیادہ نہ ستاؤ کچھ منہ سے تو فرماؤ ۔

شمیم حبشی ۔ اچھا ذرا یہ خط تو پڑھ دیجیے گا ۔

فیروز لقا ۔ لاحول ولاقوت یہی کام تھا جسکے لئے اتنا انتظام تھا حسن سرپا عقدہ ہوا

شمیم حبشی ۔ دیکھئے دیکھئے ایک نقطہ رہ گیا ۔

فیروز لقا ۔ ارے بھائی ایک نقطہ سے کیا ہوتا ہے ۔

شمیم حبشی ۔ واہ صاحب ایک نقطہ اوپر کا نیچے آجاے تو خدا سے جدا ہو جاے ۔

فیروز لقا ۔ اچھا لو سنو سیدہ حسن سیر نواب بدرالنسار نورجہان شریک جلسہ ہوکر ممنون فرمائیں "

کہاں ہے وہ جلسہ ۔

شمیم حبشی ۔ وہیں ہے جہاں ہے ۔

فیروز لقا ۔ گر نام وہاں کا کیا مہربان ہے ۔

شمیم حبشی ۔ میرے آقا کے گھر ہے یہ جلسہ عام

فیروز لقا ۔ ہاں گر گیا ہے تیرے آقا کا نام

شمیم حبشی ۔ نام اونکا رفیق الدولہ ودالاخطاب لائے تشریف گر ہو آپ کو فرصت جناب ۔

فیروز لقا ۔ ہاں اب وہ میری تدبیر بتاے ۔

شمیم حبشی ۔ بس آپ اوسکے عشق سے باز آیئے ۔

(شمیم حبشی کا جانا فیروز لقا کا بشیر مرزا سے کہنا)

فیروز لقا ۔ کہو کیا ارادہ ہے اے مہربان ۔ چلو چلکے دیکھینگے جلسہ وہاں ۔

بشیر مرزا ۔ جلسہ دیکھنا کیا دشوار ہے بندہ بھی تیار ہے مگر اتنا خیال رہے کہ وہ سب رئیس تمہارے دشمن ہیں خدا جانے کیا کیا بدگمان ہوں دیکھیں جو تمکو وہاں تو خدا جانے کیا کریں ۔

فیروز لقا ۔ سچ ہے صورت بدل کر جاینگے اجنبی بنکر نکر رہ جاینگے ۔

بشیر مرزا ۔ مجھ سے جو پوچھئے ہو تو یہ راے نہایت ہے بندہ بھی اس طرح شریک ہے ۔

نمبر ۲۱ - کھٹا - ڈھن امین کلیان - تال کہروا

طرز - ۱۱ چلو گوری باغ تماشہ ہے رے - ٥

فیروز لقا

چلو بھائی جشن شہانا ہے رے جشن شہانا ہو وان پہ جانا جی بہلانا ہے رے - چلو
بھائی مرا دل دیوانہ ہے رے دل دیوانا اور مستانہ وہ گل رعنا ہے رے - چلو
جہان میری پیاری سوہنیان ہے رے پیاری سوہنیان وہ میری جنیان دیکھنے جانا ہو رے - چلو
چلیں جلدی سبھی بدل کے دونوں بھیس بدل کے گوسٹے بن کے وان پہ گانا ہے رے - چلو

پہلا ایکٹ - ساتوان سین

جشن گاہ - پردہ نمبر (۸)

(رفیق الدولہ کا سب مہمانوں کے ہمراہ شگروں سے
دکھلائی دینا -)

رفیق الدولہ

سُناؤ کوئی ہولی اس شان کی جو تعریف ہو نور سبحان کی

نمبر ۳۲ - ہولی - دھن کافی - تال چاچر

طرز - ہاں مین او نہین سے بچن کر ہاری - ہاں

راشگرات

تورے ورس کے واری محمدؐ — توری شان نیاری سبھ احد و صمد - تورے

علی و ولی کو ہوا تو سے رتبہ — حسن حسین ہین توری مد - توری شان

چار یار تورے جگت بیچ ہین — سچا دوست لم یو دلولد - توری شان

تو نے ہی آ کر دین لگا لو — سنت پتہ سنگ سگے سدا او - توری شان

چاکھو نظیر و ریم رس رب کا — مدد کرینگے توری احمدؐ - توری شان

(شمیم حبشی کا آنا اور فیروز نقا اور میشر مرزا کی خبر سنانا)

نقشہ

شمیم حبشی - سرکار کا بول بالا رہے مرتبہ دوبالا رہے دو گویّے در دولت پر حاضر ہین فن موسیقی سے خوب ماہر ہین گانے کے فن مین طاق ہین شہرہ آفاق ہین حضور کے مشتاق ہین -

رفیق الدولہ - ہان ہان محفل عیش و سرور ہے ایسے لوگون کا یہان آنا ضرور ہے جاؤ اون کو یہان بلا لاؤ -

(شمیم حبشی کا جانا فیروز نقا و میشر مرزا کو بلا لانا)

اے ماہران فن موسیقی اظہار کمال کرو راگ رنگ سے محفل کو نہال کرو

میری لی تان سے اسطرح کا اسرار پیدا ہو ۔ کہ دل مین سوز ہو سر مین خیال یار پیدا ہو

فیروز نقا - حضور ہمارے دل کا سوز و گداز اس محفل مین کھینچ کے لایا ہے ہمنے اس فن کے عشق سے اس بزم مین بار پایا ہے اور جو دھن ہمارے خیال مین ہے وہ سناتے ہین اور ساز کے پردے مین دل سازی کی مصیبت دہراتے ہین -

نمبر ۲۳ - خیال - دھن کدارا تال گدہری کی دُم

طرز - ہاسکی ہو ایر سی جل بل - ہ

فیروز نقا

ٹیکئے جو پیار سی نین تیرے آن آن تیکی شان بنی ہے - تیکی

جو بنا تمہارو تن سن سوہنے - سوہے سے تو رہی آن دہن ہے - تیکی

نثر مقفیٰ

سب مہمان۔ واہ واہ کیا خوب گایا ہے جسکو سنکر ہر ایک وجد مین آیا ہے اچھا اور کچھ گاؤ کوئی دہرپد سناؤ۔

مشیر مرزا۔ اجی حضور اس وقت تو طبیعت حاضر ہے جو فرمائیگے وہی ہم سنائینگے۔

نمبر ۲۴ - دہرپد - دُھن بھرون - تال چوتالہ

طرز۔ " اے تیرو روپ جوبن - "

فیروز لقا

ہے تیرا چندر بدن تن سگر و جیا تو پہ پیاری جان اب وار دینو ہے - تیرا

جوبن پہ بن گئیئے انکھیان ۔ سن ہر لیت آن وبان سے ہے - تیرا

نثر مقفیٰ

رفیق الدولہ۔ واہ سبحان اللہ آفرین مرحبا واقعی گانا سحر یا انداز معشوقانہ ہے اسے لازم انکو نہال کردے زر و جواہر سے مالا مال کردے۔

فیروز لقا۔ سرکار نے عزت افزائی فرمائی گر ایک عرض اور قبول ہو تو مراد حصول ہو

رفیق الدولہ۔ کہو کہو خاموش نہ رہو۔

فیروز لقا۔ جلسہ کے ختم ہونے تک شریک محفل ہونگی اجازت دیجئے

رفیق الدولہ۔ منظور بدل و جان ہے اسمین ہمارا کیا نقصان ہے ہاں اے رقاصان شرر یا دکھا دو کمال غم و ملال ہر اک دل سے دور رہین طبیعتون مین او گین

رہین دل مسرور رہین۔

نمبر ۳۵ - دادرا - دھن زلہ جنگلہ - تال کہروا

طرز۔ ما چھوڑ ہلا تن ہاری موسے رسیا - ما

راشگران

کا سے رسک سنگ ڈاری موری انگیا ڈاری موری انگیا سنگ بہاری موری انگیا - کا سے
بہو رنگی انار و بجت ہین سیان کی بہل بہلواری موری انگیا ——— کا سے
یہ انگیا مورے سیکے سے آئی - ساس نند نے سنواری موری انگیا - کا سے
جاسے کہونگی فیروزہ پیا سے - رت بہر کہاںمین سے اجاری موری رانگیا - کا سے

کبت - تحت اللفظ

فیروزہ لقا

کیا سندر روپ سروپ جوان رخساروں پہ ہے کیا پہول سی لالی
کیا دہ ہرے ہرے نین کے سین جیتین کیا شوخ نگہ جتون متوالی
سج دہج مین ان حد جوبن سے ہے شان خدا ہر بات نرالی
زلفون کو لٹ سے دل کو جہنگ رہے ہے سر کو پٹک جیسے ناگن کالی

(مرزا نثل کا فیروزہ لقا کو بہچان کر غصہ مین آگر کہنا)

نثر مقفیٰ

مرزا نثل - آہا دغا دغا فریب عیاری چالاکی مکاری کون گو بکے ہمیں مت سے بہ فیروزہ بیگم

بدکار ناہنجار ضرور اسکی جان یون گا کبھی نہ چھوڑونگا۔

رفیق الدولہ ۔ مرزا شغل خیر ہے یہ کیسا شور ہے کیا جنون کا زور ہے

مرزا شغل ۔ افسوس چور چور چچا جان چور

رفیق الدولہ ۔ کون چور کیسا چور کہان چور۔

مرزا شغل ۔ چورون کا سردار فریبی مکار فیروز نابکار۔

رفیق الدولہ ۔ مرزا مرزا ہوش مین آ اسقدر نہ جوش مین آ اگر فیروز آیا ہے تو آنے دے بس اس خیال کو دل سے جانے دے جو سارے شہر مین نیک بخت مشہور ہے اوس سے دشمنی کیا ضرور ہے اور دوسرے مہمانون کی خاطرداری منظور ہے یہ ہی شریفون کا دستور ہے۔

مرزا شغل ۔ نہین نہین کبھی نہین یہ منحوس صورت مرزا آنکھون سے نہین دیکھ سکتا ہے۔

رفیق الدولہ ۔ بس بس خاموش کیا بکتا ہے۔

مرزا شغل ۔ افسوس افسوس کیسے بے عزتی گوارا کرون نہین نہین بلکہ اس محفل سے مین ہی کنارہ کرون خیر دیکھا جائیگا کوئی وقت تو آئیگا۔

(مرزا شغل کا جانا خدمتگار کا آنا فیروز لقا کا گلنار کی طرف دیکھنا)

دولت خان ۔ حضور خاصہ تیار ہے صرف آپ کا ہی انتظار ہے۔

رفیق الدولہ ۔ اے عزیز مہمانون اپنے میزبان کی عزت بڑہانے دسترخوان تیار ہے کھانیکو چلو بیٹی آؤ اپنے مہمانون کے ساتھ شریک ہو جاؤ۔

گلنار ۔ نہین بابا جان مجھے اسوقت اشتہا نہین۔

رفیق الدولہ ۔ اے نور نظر مہمان کی خاطر شکنی زیبا نہین۔

گلنار ۔ حضور کچھ میری طبیعت علیل ہے۔

رفیق الدولہ ۔ نہین بیٹیا مہمانون کی ناراضگی کی دلیل ہے۔

گلنار ۔ بہت اچھا آپ تشریف لے چلئے مین تھوڑی دیر مین آؤنگی اور آپکا حکم بجا لاونگی

(رفیق الدولہ کے ساتھ سبکا جانا فیروز لقا و گلنار کا رہجانا)

فیروز لقا - ہائے ہائے تیر نظارہ مارا مجھکو مارا مجھے بے گناہ مارا مجھکو ؎

تڑپ رہا ہے مرا دل تیری ادا کیلئے
ادھر بھی دیکھ منہ پھیر کر خدا کے لئے

گلنار - ہائیں تم کون ہو بے بلائے اس محفل میں آنے والے میرے باغ حسن کی بہار اڑانے والے ؎

خوف دل میں ہے کچھ خطر بھی ہے
تمکو صاحب کسی کا ڈر بھی ہے

فیروز لقا

ساتھ دل کے جدا جگر بھی ہے
ارے ظالم تجھے خبر بھی ہے

گلنار - کیا خوب ماشا اللہ میں کیا کہتی ہوں اور آپ کیا فرماتے ہیں کچھ ڈرتے ہیں نہ شرماتے ہیں۔

بے تکلف جو ہو گئے ہم سے
کیا ہی سادہ مزاج جم جم سے

فیروز لقا

ہم تو سنتے تھے محبت میں اثر ہوتا ہے
دل میں معشوق کے عشاق کا گھر ہوتا ہے

پر جفا ہے تو اسے رشک قمر ہوتا ہے
باعث دل شکنی تیر نظر ہوتا ہے

جان لینے کو محبت کی بلائیں آئیں
دل ستانے کو مرے تمکو جفائیں آئیں

گلنار

سامنے میرے محبت کا تو تم نام نہیں
سچ تو یہ ہے مجھے ان باتوں سے کچھ کام نہیں

فیروز

کر دیا ہے نگہ یار نے بسمل مجھکو
تو گھٹتا نہیں ہے میرا دل مجھکو

(فیروز لقا کا گلنار کا بوسہ لینا اوسکا خفا ہونا)

گلنار ۔ او بے شرم بے حیا یہ کیسی بے شرمی ہے جو طبیعت میں اسقدر گرما گرمی ہے بس ہوش میں آو سنبہلو زیادہ نہ اتراو اگر کوئی دیکہہ پاے تو مجہپر کیسی آفت آے

پیدا نہ مجہسے کیجیے ایسے فتور آپ ۔ ہٹ کر کریں کلام رہیں مجہسے دور آپ

فیروز تقا

رد و بدل میں اب نہ بڑہا ئین فتور آپ ۔ بوسہ اگر دیا ہے تو لے لیں حضور آپ

گلنار ۔ کیا خوب ماشاءاللہ پورے مکار ہو بڑے عیار ہو کسی کے مال پر ہاتہہ مارنا اور پہر دم دلاسہ سے او بہارنا یہ طریقہ مجنون ہی میں آپ کا بوسہ لون کیا مجکو جنون ہے چلو جاو جاو یہ باتیں اور کسی سے بنا و کسی بے وقوف کو بہسلاو

بوسہ ہم غیر کا لیں دل میں یہ ارمان نہیں ۔ گو کہ نادان ہیں پر ایسے بھی نادان نہیں

فیروز تقا ۔ نہیں صاحب تمکو نادان کون کہتا ہے تم تو بڑے ہوشیاروں کو سبق دینے والی ہو ظاہر میں بہولی بہالی ہو جبہی تو ہمسے جیو قوفون کو دام میں پہنساتی ہو

باتوں ہی باتوں میں اڑاتی ہو ہ

شان اللہ کی ہے ہم جن پہ کہ دم دیتے ہیں
دیکھتے ہیں کہ وہی اب ہمیں دم دیتے ہیں

گلنار

پاؤں پڑتے نہیں ہم اور نہ قسم دیتے ہیں
آپ پھر ہمکو بھلا کس لئے دم دیتے ہیں

اے بے وقوف شاید تیری قضا آئی ہے۔

فیروز تقا - ہاں جی ہاں سچ ہے ہماری قضا آئی ہے۔

گلنار - میں سمجھتی ہوں اے شخص تو سودائی ہے۔

فیروز - درست ہے آپکا فرمانا میرا مرض خوب پہچانا مگر میرے سودے کا کچھ کچھ کوئی چارہ حسب مزاج کیجئے۔

گلنار - میں کچھ مسیحا نہیں میرا مکان کوئی دار الشفا نہیں اگر آپ کو بیماری ہے تو دوا کی طلب گار ہی ہے یا کچھ جنون کی بیماری ہے تو کسی رمال صاحب کمال سے اپنے دل کا حال فرمائیے مرض کے اظہار میں کیوں شرمائیے۔

فیروز تقا - جو نسخہ ہمارے مرض کے صفیہ کا درکار ہے وہ آپکے پاس تیار ہے پھر ہمکو کسی طبیب سے کیا سروکار ہے لب عیسا کی جنبش کرتی ہی گہوارہ مینائی خیانت گشت مثل لب نگاہ خواب ایک سی ہے۔

گلنار - نہیں نہیں میرے پاس آپکے دیوانوں کی دوا نہیں سمجھے کچھ میری باتوں میں شفا نہیں

فیروز تقا

جو مریض انکا ہوا وہ سیر رحم ہر آن چاہیے
خیر سننے جو دوا مجھکو میری جان چاہیے

شربت دیدار اور سیب زنخدان چاہیے
شیرۂ عناب لب وہ دوسرے ہیران چاہیے

ہے یہ بھی تدبیر مجھکو ہوش آنیکے لئے
لخلخہ ہو زلف مشکین کا سنگھانے کے لئے

نمبر ۲۶ - ٹھمری دُھن بہار بسنت تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - "بنی موتین کی مال منوہر -"

فیروز لقا

بنی چتون توری ماہ منور صورت پری کی شان حور ایسی
دونوں آنکھیں ہیں آہوئے ختنی جیسے — بنی
چھب ڈھب حسن و جوبن نہیں دیکھا تجھسا پیاری دہر میں کوئی
گل رنگ دہن گال برگ سوسن کمر چنچل بال ہیں سنبل تر — بنی
بلبل دل کو چھوڑ کے مضطر جاتی کہاں ہو تم اب اے گل تر
عشق صنم تیرا ہوا ہے مجھے اب چھوڑوں گا نہ دامن سن اے دلبر - بنی

گلنار - بس بس دیکھی آپ کی سحر بیانی خوش زبانی اب چھوڑو یہ رام کہانی اگر میاں کوئی آگیا اور یہ بھید پا گیا تو مفت کی بدنامی ہوگی میری عزت میں خامی ہوگی -

نمبر ۲۷ - ٹھمری دُھن زلہ کھاچ - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - "مانوں مانوں تماری جاسے پاون پڑی آئی -"

گلنار

مانوں مانوں بات ہماری کرونہ جگ ہنسائی — مانوں
ست پت ہمری نا ہیں جیہیں کٹھین ہوگی جگ میں رسوائی
بانہیں گلے میں ڈار و ہر تئے کت سمجھائے — مانوں
آن بان میں لینی بہت موری بہیان پکڑ موری جھکجھوری
ہر کا ہوئے پریت کرین ہم ایسے نہیں ہرجائی - مانوں

سنتو سبھے ہو سور کھہ راجن پڑتی ہون ترے مین چرنن
انگ سے نا مورہی ہاتھ لگاؤ تم ایسے ہو سوداُئی — مانون

قطعہ تحت اللفظ

فیروز لقا

بہت کمیاب ایسے لوگ ہین جو ویسے ملتے ہین
ہزار افسوس تمکو قدر عاشق کی نہین پیاری

مری جان چاہنے والے بڑی مشکل سے ملتے ہین
کہو تو کیا مزے اس عذر نا حاصل سے ملتے ہین

(بی حفیظن کا ایک گوشہ مین دیکھنا دونون کا ملنا)

نمبر ۲۸ - کھٹا - دُھن بروا - تال تکتا

طرز - "یہان آنے مین لاکھون بہانے ہو سے -"

فیروز لقا

تیرے دل سے صنم ہم دیوانے ہوئے تیرے قول سے - تیرے
تیرا حسن و جمال عجیب سے بیمثال دونون ابرو ہلال ہم تیر نظر کے نشانے ہوئے - جان
تیرے ناز و ادا میرے دلکو لبھا گئے ہین سب تھا میری ہوش و حواس اب ٹھکانے ہوئے - جان
سہکے فرقت کا رنج پایا عشرت کا گنج حقی قدرت سے سچ سبھی اپنے پرائے بیگانے ہوئے
پیاری مہر تو یہ بیشک سے ہو بے نظیر کیا دلکو تسخیر سارے عقل خرد بھی دوانے ہوئے - جان

نمبر ۲۹ - ٹھمری - دھن جھنجوٹی - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - "پاسے موری ناکہ سبیان مرو ری -"

گلنار

پیا تو موسے کاسے کرت ہر جوری تپیان لاگون نت توری ——— پیا تو
اپنے ہی رنگ کا ہے تو تو اے موہن ناہک ہیان جہکجوری ——— پیا تو
فیروز پیا سو ہی مانت ناہین ایسی ناکرت ٹہٹوری ——— پیا تو

نثر مقفیٰ

بی حفیظن - چلو پیاری تمہاری ہی انتظاری یہان کیا کرتی ہو مین واری -
گلنار - اُف ہائے ہائے دل -
بی حفیظن - ہوئی چہرہ کیسا تم تہایا ہے کیا کچھ دل مین درد ہے جو لب پر آہ سرد ہے

گلنار

دل مین وہ درد ہے جس درد کا چارا ہی نہین — وان نرہی آنکھ جہان اپنا گذارا ہی نہین

بی حفیظن - ہاین کیا کہا پہر تو کہو کیا ہے نقشہ اسوقت
گلنار - آگیا یاد یون ہی شعر کسی کا اسوقت -
بی حفیظن - نہین نہین کچھ دال مین کالا ہے جب یہ شعر زبان سے نکالا ہے دیکہو اگر مجہے نہ بتاؤ گی تو بہت ہی پچتاؤ گی -
گلنار - رات کے جاگنے سے طبیعت کسلمند ہو جاتی ہے اسلیئے آنکہ بند ہوئی جاتی ہے سوائے اسکے کوئی اور بات نہین کوئی نئی واردات نہین -
بی حفیظن - اچھا یہ تو بتاو کہ وہ کون شخص تہا جو تمہارے شانے سے شانہ ملائے ہوئے سر جہکائے ہوئے باتین کر رہا تہا وہ کون تہا -
گلنار - کہان کوئی بھی نہین -
بی حفیظن - ہان ہان کوئی بھی نہین کیا مجہسے شرماتی ہو جو حال چہپاتی ہو -
گلنار - مین سمجہتی ہون کہ تم کو دہوکا ہوا -

بی حفیظن — اسے لڑکی تجھے چھیڑ رہی ہے مجھ بوڑھیا کو باتوں میں اڑاتی ہے

گلنار — خیر ہوا ہوگا کوئی یہاں تو اژدہام تھا جلسہ عام تھا مگر مجکو کسی سے کیا کام تھا۔

بی حفیظن — ہان ہان اژدہام تھا جلسہ عام تھا مگر جو شخص تجھسے ہمکلام تھا وہ تو کوئی خاص عالی مقام تھا۔ حال دل مل گیا ہے اک پل مین ۔ تاڑ بیٹھے نگاہ اول مین

دونوں دونوں جگہ نہین چھپتے   عشق دل مین شراب بوتل مین

گلنار — افسوس تم نے نہ مانا کہ مجھے جو اسے پہچانا مگر کیا بتاؤن مین خود ہی اوس کا نام نہین جانتی ہون ہان صرف صورت پہچانتی ہون لوسنو فتح مظفر کی نشانی فیروزہ جانی

نمبر ۳۰ — دھرپد — دھن سرپردا — اگ — تال چوتالہ

عرضہ۔ ما صورت من ملاگی دستہ ہاہی۔

گلنار

دھرج من مین کیسے دھرون اری مائی دیکھ صورت بکی واکی بیاکل ہی سریر ۔ دھرج
دن رین تن من ہرا دکھ بپت پاسے ان دہن سنگ تیا گون مائی ———— دھرج

نثر مقفیٰ

بی حفیظن — دیکھو یہ گلنار یہ راز ٹھیک نہین مین ہرگز ان باتون کی شریک نہین۔

گلنار — تو پھر ایسی ہمدردی کیا ضرور تھی ور بانت کرنیکی کیا حاجت تھی مین اپنے جی کی بات جی مین رکھتی خاموش ہو رہتی مگر یہ حال کسی سے نہ کہتی۔

بی حفیظن — اے نادان دشمن جان جسپر تیرا دل آیا ہے وہ ایک شخص پرایا ہے تیرے خاندان کا دشمن جانی ہے اوس سے وفا کی امید رکھنا محض نادانی ہے۔

گلنار

مہربان قابل افسوس ہے حالت میری　　دوست دشمن کہینگی محبت میری

مگر یہ تو بتاؤ کہ اوس جی جان کے دشمن کا نام کیا ہے کس گلزار حسن کا نو بہار ہے کس صدف کا گوہر آبدار ہے۔

بی حفیظن

فیروز ہے شفیق کا فیروز نام ہے　　دشمن سے دوستی ہو تو قصہ تمام ہے

گلنار ۔ افسوس تمکو خیال دشمنی ہے اور یہان میری جان پر بنی ہے اب اوس سے زیادہ

تم ہو دشمن بنی مری جان کی جو نہیں چاہتی ملاقات اوس نوجوان کی

زخم دل کا بس سوائے وصل مرہم ہی نہیں　　وہ نہیں ہے جو مل سکتا تو ہمدم ہی نہیں

بی حفیظن ۔ واہ واہ یہ تو نیا شگوفہ پھولا جو عقل و ہوش کا راستہ بھولا خیر اوسکی تدبیر نکالونگی مرونگی یا جیونگی جو تم کہوگی وہی کرونگی۔

(پہلے ایکٹ کا اختتام پانا ڈراپ سین کا گرایا جانا)

دوسرا ایکٹ ۔ پہلا سین

بلغ سہ بام ۔ پردہ نمبر ۹

(فیروز لقا کا آنا اور گلنار کی یاد میں تلملانا)

نمبر ۳۱ - غزل - دھن امین کلیان - تال دادرا

طرز - "بہار آسے الٰہی چمن ہری ہو جاسے" -

فیروز لقا

جو مجھ پہ مہر پری رو تری ذری ہو جاسے — تو طبیعت ابھی مری ہری بھری ہو جاسے
مرا ہی دم بھر سے تو روز و شب خوشی خرم — مجھے بھی یاد کچھ ایسی فسون گری ہو جاسے
جفا و جور ستم گر سے خوب عالم مین — تیری مشہور ستمگر ستمگری ہو جاسے

(گلنار کا آنا)

گلنار

نثار ماہ لقا کیون نہ یہ پری ہو جاسے — تمہاری شان و ادا حسن مین تری ہو جاسے
ہوئی ہے جیسی مجھے عشق مین بے توقیری — کسی کی ایسی الٰہی نہ بے دری ہو جاسے
نظیر حق سے دعا کر تو روز و شب جس سے — تیرے کلام سخن مین سخن وری ہو جاسے

نثر مقفیٰ

فیروز لقا - اسے جان سن اس حسن دل افروز نے دیوانہ بنایا گھڑی بھر چین نہ آیا آج مجکو اضطراب دل یہان پر کھینچ لایا ؎

مین تڑپتا ہون تمہین آہ خبر کچھ بھی نہین - کیا مرے نالۂ دل کش مین اثر کچھ بھی نہین

گلنار - کیون نہین آپکی رفتار مین گفتار مین محبت مین پیار مین سب مین اثر ہے مجکو ہر بات کی خبر ہے مگر کیا کہون جس بات کا ڈر ہے -

فیروز - کہئے تو مجھے ملنے مین کس قسم کا ڈر ہے اور کس بات کا خطر ہے -

گلنار

جسے میں سموم سمجھی ہوں اوسے آہن تپاتی ہیں — تمہیں تم لوگ مری جان کا دشمن بتاتے ہیں

فیروز

وفا شعاروں سے ہرگز کوئی جفا نکرے — تمہاری جان کا دشمن ہوں میں خدا نکرے
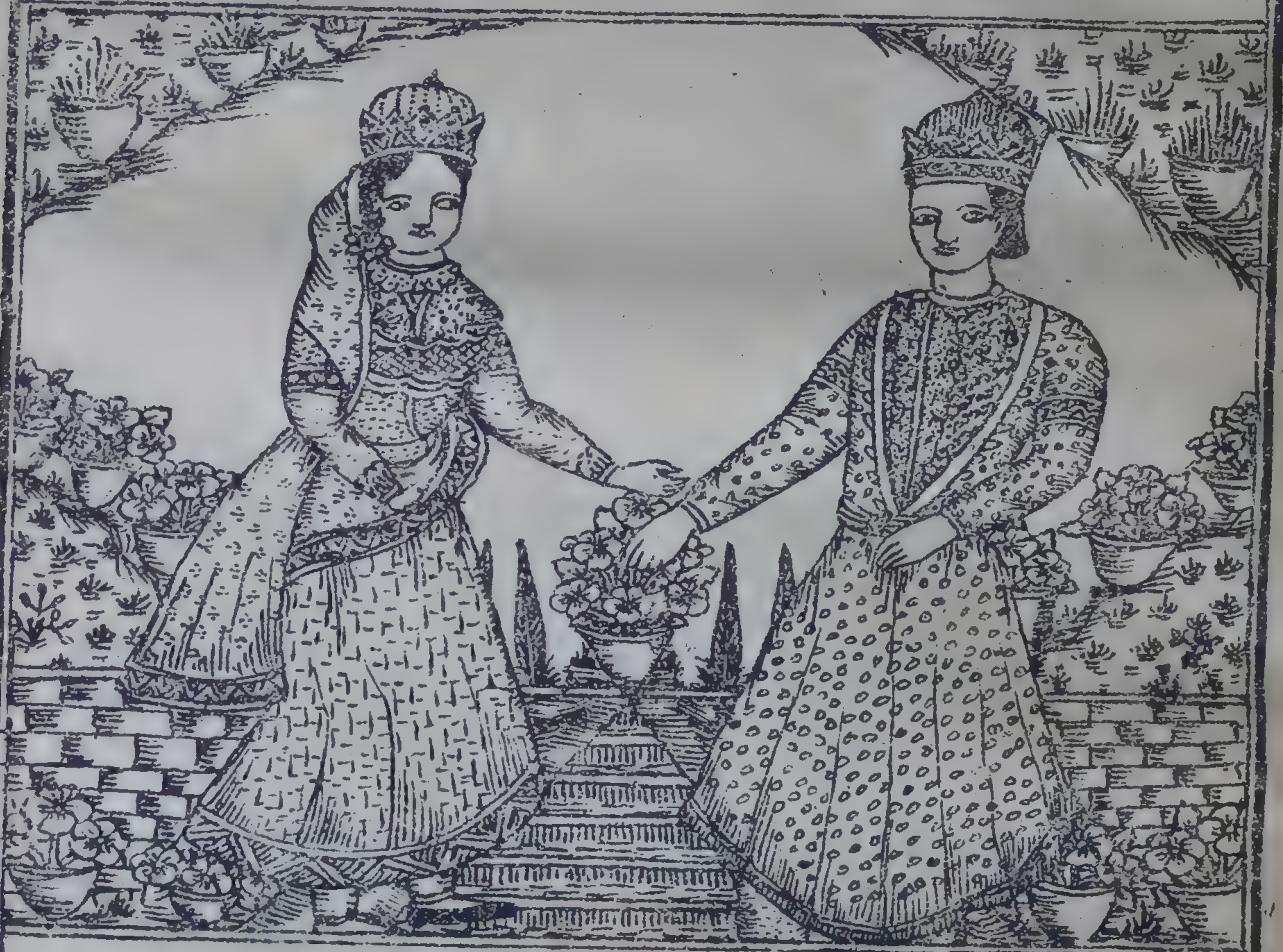
نمبر ۲۳ ٹھمری - دھن کافی زلہ - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - "میکا کا کر بالم ہو گوماری -"

فیروز

سگرا جو بنوا ڈاروں مین واری تو پہ میکا نکی لاگے صورت تہاری
چھب تو ہے سب ساری سنواری اتی منوا اپنا وارہون سو سے ہٹ نہ کرو جی ــ سگرا
فیروز پیا کو توری پیاری لاگیں بتیان گنڑا اپنا وکھوا ہون بلہاری بلہاری ہو سگرا

شعر مستقیم

گلنار ــ یہ تو مجھکو بھی معلوم ہے اور زمانہ بھر واہوم ہے کہ میرے تمہارے خاندان مین دشمنی
بدرجہ کمال ہے بعض مفسدون کا خیال ہے مگر آپنے ایک نئی رسم جاری کی ہے
جو مجھسے محبت کی طلبگاری کی ہے مگر یہ تو فرماؤ کہ ؎

دوستی پہ میری صاحب کو بھروسہ کیا ہے   دشمنون سے مجھے ملنے مین تمنا کیا ہے

فیروز لقا ــ کیا فرماتی ہو کسکو اپنا دشمن ٹھہرائی ہو ــ ؎

ہمسا دشمن آپ کا سارے زمانے مین نہین   عذر جب عاشق کو اپنی جان جانے مین نہین

گلنار ــ مگر فیروز مین تمہارے نام کے دشمن بہت پاتی ہون خدارا اس نام کو بدل ڈالا مین بہت
ہی گھبراتی ہون یہ کانٹا بھی دشمنون کے دل مین کھٹکتا ہے نکالڈالو

فیروز لقا ــ اچھا اگر میرا نام فیروز کے بدلے کچھہ اور ہو تو کیا دوستی کا طور ہو ــ
گلنار ــ ہان جی محبت نام کی نہین ذات کی ہے تمہین فکر کس بات کی ہے یعنی ؎

مشک کا نام ہو مشک تو کیا بو وہ نہ دے   ٹکہین آنکھہ کو گر آنکھ تو آنسو وہ نہ دے

پھول کو پھول نہ بولین تو وہی رنگ رہے   نکہین ہیرے کو ہیرا تو وہ جی سنگ رہے

اسیطرح اگر تمہارا نام فیروز کے بدلے کچھہ اور رکھا جاے تو کیا صورت سیرت
مین کچھہ فرق آجاے وہ شباہت وہی صباحت وہی نزاکت باقی رہی
اسیطرح سے ہر اک شخص کو تمہاری دید کی مشتاقی رہے ــ

فیروز لقا ــ اے دل آرا یہ اگر ارشاد ہے تمہارا تو سن لو نام ہمارا بقول شاعر

رنجور غم رسیدہ وعمدیدہ ناتوان   عاجز غریب بیکس دلگیر و نیم جان

نمبر ۳۳ - کھٹا - دُھن چھایا - تال نکمٹا

طرز - "صورت تو دیکھو اس دخت انگور کی - "

فیروزلقا

صورت تو دی حق نے تمکو ہے نور کی — سیرت بھی پائی ہے تمنے تو حور کی
جوبن اعلیٰ یہ گل لالہ پایا تو نے ہے کیا ہے لقا واہ واہ اختر انور — صورت
پیارے ہی دلبر آپ سی دیکھی نا دلربا دل فدا ہو گیا تمپہ ہے مرا باوفا جانی - صورت

نمبر ۳۴ - چار بیت - دُھن کمود - تال پشتو

طرز - "دلدار شام پیارے گلیون مین مری آجا - "

گلنار

دل و جان مال پیارے تمپر نثار سے سارے چتون نے مہ وسے لئے ہین تن من ہمارے سارے
صورت پہ تیری جانی دل سے ہوت ہین دیوانی یہ حسن و یہ جوانی اللہ رکھے نیارے
ترچھی نظر کی کاری دلپہ لگی کٹاری — سدہ بدہ ہو لی ستواری ہے تمپر مین گلارے
مین لاکھوں ہی تو رہی ہاں ہت نہتی ہو رہی ہاں — بل بل ہین تو یہ جیبیان مجکو نہ اب ستارے
مت کر یہی کسیکی کر تو ہمیشہ نیکی — عزت نہ تیری سبکی سو لار کھے سدا رے

نشرمقفّا

فیروز لقا - اے جان یہ دل و جان تجپہ قربان آشفتہ جو تجپہ ہوئے گئے ہم بے خود ہو سے گئے کہو گئے ہم - غم سا ہو امکان سے تیرے - اک آسے ستے اور دو سے گئے ہم

رات جبطرح گذری اس کا بیان ایک داستان ہے مگر دلمین یہ ارمان ہے کہ ہمیشہ وفا سے نہ منہ موڑے اور مجکو نٹر تبا نہ چھوڑے۔

نمبر ۵۳ - گوشہ - دھن کافی - تال کہروا

طرز - ناتسرے جوبن پہ وارہی سجنا

گلنار

مین تو تسرے جوبن پہ وارہی سجنا — وارہی سجنا ہوت بلہارہی سجنا - مین تو
من مین مورے آن لگی ہے — برہ کی کارہی کٹارہی سجنا - مین تو
دشمن بان توری پلکین بنی ہین — انکہیان بہی ستوارہی سجنا - مین تو
او ہک نیکا تورا چندر مکہڑا — صورت سیرت سگہڑ پیارہی سجنا تو
تسرے کارن رنگ محل مین — پہولیتن سیج سنوارہی سجنا - مین تو
نٹر فیروزہ پیا ایسے چتر سگر ہوگئے — نا جنو نینشٹ انہرہی سجنا - مین تو

گلنار - مگر یہ تو بتاؤ کہ اس مکان تک تمکو کون لایا کس نے یہ راستہ یہان آنے کا دکھلایا۔

فیروز لقا

رہنما عشق ہے جو یہ راہ بتانے والا — جذب دل ہی ہے مجھے یہان کہنچ کر لانے والا
دل مین حسید م اثر عشق خداداد آیا — اور ہے کے دیوار سے کوٹھے کی مین ناشاد آیا

گلنار - ماشاءاللہ کیون ہنو بڑے چکنے چور ہو بڑے سینہ زور ہو کہ یون بے کھٹکے پرائے مکان مین چلے آئے اگر کوئی دیکھ لیتا تو کسکی آفت آتی آبرو جاتی -

فیروز لقا - درست فرمایا مین نے مانا آپ کا فرمانا مگر جو عاشق جانباز دشمن نام ذننگ ہوتے ہین ان کے تو یہ ہی ڈہنگ ہوتے ہین -

وحشت میں مرجانے والے دیوانہ کو کسنے روکا — شمع کے پاس آنے والے پروانہ کو کسنے روکا

گلنار ۔ کیا جان بہاری ہے جو دشمنوں کو موت کی طلبگار ہی ہے ۔

فیروز لقا ۔ مگر جان تو تم ہو میں تو فقط قالب بے جان ہوں اور جان کے لیے سرگردان ہوں

اب تمکو پایا تو دم میں دم آیا ؏

نیا ہے روح کی قوت سے کالبد دل کا — خراب حال ہے بے مغز جب ہوا چھلکا

گلنار ۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ یہ محبت یہ صحبت کب تک قایم رہیگی یا فصل بہار کے پہولونکی طرح یہ رنگ اُڑ جائیگی کوئی نیا رنگ دکہائیگی ایسا نہو کہ آخر میں کف افسوس ملنا پڑے آتش فراق میں جلنا پڑے آپ دل لیکے آنکھ چرائیں اور ہم صحرا سے جنون کی ٹھوکریں کہائیں ۔

آوارہ و سرگشتہ نہ دیوار نہ در کے — سایہ کی طرح ہے نہ ادہر کے نہ اودہر کے

فیروز لقا ۔ افسوس اسے ناقدر دانی بدگمانی اصل بات ابتک نہ جانی کہ جو جاں نثار ہے فرمانبردار ہے اوسکو کسی اور سے کیا سروکار ہے میرا تو اب یہ قول و اقرار ہے ۔

نمبر ۳ ۔ گت ستار کی ۔ دُھن زلہ پیلو ۔ ستار خانی

طرز ۔ "میں دلبر تجپر نثار" ۔

فیروز لقا

دوں تن من دہن سب وار جان و پران آن بان شان دہیان گیان

گلنار ۔ میں تو پہ کروں فدا پل چین لنندن — تن من دہن

فیروز لقا ۔ ناز و انداز توراسن کو لبہاوے پریت ریت کی سوہ بڑہاوے

گلنار ۔ صورت سورت توری من میں سماوے

فیروز لقا ۔ گر دو گل اندام خسرو لالہ فام ہے بیشک گلفام دلبر

گلنار — **فیروز لقا**

کیوں جی شوہر — ہاں جی دلبر

جاتا ہون تو دل کو گوارا نہین ہوتا رہتا ہون تو صاحب کا اشارہ نہین ہوتا -

گلنار - ہان ہان مجکو یاد آیا دیکہو دہائی مین کیا کہتی تہی پہر بہول گئی

فیروز لقا - پیاری گلنار افشاے راز کے خیال سے دل ہرکتا ہے طایر جان قفس مین پہڑک رہا ہے جو کہنا ہو جلدی کہو خاموش نہ رہو -

گلنار - افسوس فیروز کچہ بات نہین تہی مگر جاتی ہتی یہ حسرت بہری نگاہ ہیتہارے دیدار اور تمہارے باغ حسن کی بہار لوٹین مگر معلوم ہوا کہ یہ فلک تفرقہ پرداز یہ ارمان پورا نہ ہونے دیگا تو جاؤ سدہارو ہمت نہ ہارو -

نمبر ۳۷ - دادرا - حسن زلہ ماتڈ - تال کہروا

طرز - ہارے ہان رے یاری نیندر سے - ع

گلنار

دن رتیان اے بلما سوہی کو ستاوے توری پریت رے
تو پہ جان سے یہ واری سگرے پران ہین بلہاری رے بلما - موہیکو
نینن تو رسیلے تورے پریم گن ہٹیلے تورے کیا کیا رنگ دکہاوے توری پریت رے - دن
دہرکت ہین چہتیان موری پہرکت ہین انکہیان موری بہادین من بتیان توری
سج دہج جہب ڈہب سگرات من لبہاوے توری پریت رے ——— دن
ہیرکا ٹیکا جو بنوا تو را موہ لے وے من وا موہا مکہرا گورا گورا تورا
انکہین بنی ہی مرگ نینان کارہی کنارہی واپہ نظیر لگاوے توری پریت رے ——— دن

بیت - تحت اللفظ

فیروز لقا - ہم اس بزم سے تو پر ارمان نکلے جوانی مین جسطرح سے ارمان جان نکلے -
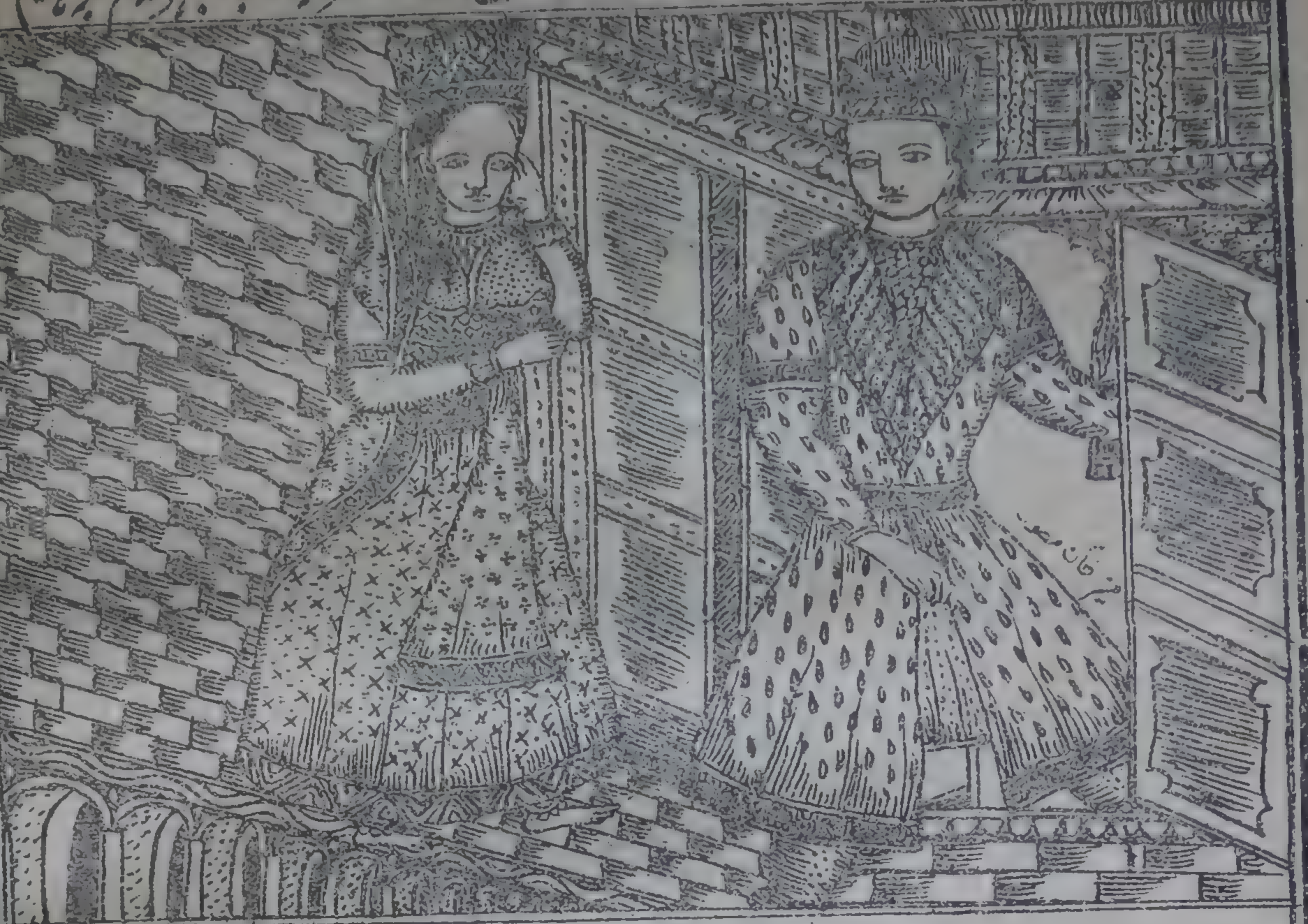
دوسرا ایکٹ - دوسرا سین

راستہ - پردہ نمبر (۱۲)

(شمیم حبشن کا آنا اور حفیظن کی شکایت زبان پر لانا)

نثر مقفیٰ

شمیم حبشی ۔ آہا ہا ہا اہو ہو ہو آج مین نے ایک بات کا سراغ پایا ہے جسکی تلاش مین
عبدہ یہانتک آیا ہے وہ ڈاین انا یہان آتی ہوگی اور گلنار کا پیغام لاتی ہوگی
مین نے خوب دریافت کر لیا ہے کہ وہ گلنار کو فیروزہ سے ملانے والی
اور مجھسے بھید چھپانے والی اور یہی اور یہ مال اڑانیوالی وہی مردار ہے
مین گلنار کا خادم خاص ہون اور پیسہ کا لالچی سب سے سوا ہون ہ
ہاتھ مرا سودہ افزاس در جگر دارم بعیر از شربت دیدار نا ہیچ عیست دوا
اگر مجھکو کھلاتی پلاتی تو بیشک کوئی جوکھم نہ اوٹھاتی مگر مجھسے چھپایا راز نہ
بتایا اسلئے آج مین بھی سراغ ہی لگانے اور یہ بھی پکڑنے یہان آیا

نمبر ۳۳ ۔ انگریزی وزن ۔ دھن بلاول ۔ تال کہروا

طرز ۔ ’’مین چنچل آفت ہون ‘‘

شمیم حبشی

مین نوکر نٹ کھٹ ہون ویسا نہ ہے دانا نا فرزانا
مین گڑبڑ سرگھٹا ہون جیسا سب رنگ ڈھنگ ہے مستانا
باتونی ہون مفتونی ہون اور خاص اخلاطونی ہون
دل شاد کردن بیداد کردن آباد کردن برباد کردن
ہاتھ لگہ نہ لگ سکہ رنج و کم جھک جگہ پا سے مین نے کیسے کیسے پچن سب ۔ مین نوکر
(شمیم حبشی کا جانا اور میز مرزا اور عزیز امیر کا آنا)

منظر

مرزا منیر ۔ بہائی صاحب ابتو فیروز صاحب کی حالت سے بہت تنگ ہین اور پریشان ہین

بہت ہی حیران ہوں ۔

کبھی جاتا ہوں طبیعت کو جو بہلانے کو — وہ بُرا مانتا ہے پاس مرے آنے کو
بلکہ فرماتے ہیں غصّہ سے وہ ہنس ہنس کو — ناصحا آگ لگا اس تیرے سمجھانے کو
منع کرتا ہے سمجھ یار کے گھر جانے کو

مشیر مرزا ۔ عشق ایسی بری چیز ہے آمین اچھی بری سے کی نہ تمیز ہے نہ اپنا ناصح مشفق عزیز ہے

آدمیت سے گذر جاتا ہے انسان بالکل — جب طبیعت کسی معشوق پر آجاتی ہے

(مرزا مشیر کا فیروز کو آتے ہوئے دیکھنا بعدہ فیروز لقا کا آنا)

نمبر ۳۹ ۔ دھرپد ۔ دُھن مالکوس تال چوتالہ

طرز ۔ ما قیری گت الکمات ۔ ،،

فیروز لقا

واکی چھب لبھات مورے من ہیں سمات پھِن تن بے دوان وارت من وہن ۔ واکی
پرپیت ریت لیت بگرتو سے کری بگیت میرو ہیر دکھ آن ہرو ۔ واکی
تو ہی تن من تو ہی ہے پران تو ہی زندگی ہے جان سدا برہ بسر گئی ہیر یم سے کاہو
برہ دسے ویشنو اگر دکھ ہر تم سے بن نظر نہ پڑت چین نہیں ۔ واکی

نمبر ۴۰ ۔ ٹھُمری دھن زلہ بہاگ تال پنجابی ٹھیکہ

طرز ۔ ،، نکر ٹھیٹ لگ لگ روکت ۔ ،،

مشیر مرزا

نگر لال آنکہین رو کے نت نت آتی سو بے چین ہو ند ہاں نینون سے ناہین بہا۔ نگر
مین تورا جن تورے سانہ ہون کاسے پیارے سوچ کرت سو توسے سمجہاون ۔ نگر

شعر مقفی

مرزا منیر۔ خیر ہے یہ کیا حال ہے کیسا ملال ہے جو اسقدر جی نڈہال ہے
یہ رنگ کیون مثل زعفران ہے یہ لب پہ کیون نالہ و فغان ہے۔ کہدو وہ الفت کی داستان
ہے وہ راز کیا قابل نہان ہے۔ جو مجسے پوشیدہ ہورہا ہے

نمبر ۱۴۷۔ ترانہ۔ دہن سوہنی۔ تال پنجابی ٹہیکہ

طرز۔ " بانگیگا اس آن جان سزا۔ "

مرزا منیر

سچ سچ اے جان حال اب بتانا مجہے تو چہپا جی باوے سے یہ دکہ
ہے روزانہ چہپانا بہانا بہانا گہبرانا گہبرانا نا — مجہے
ایسی کون ہے حسین جسکا تو ہو گیا دیوانہ جانان رعنا ہے کسکی دختر
اوسکا پتہ اب مجکو تبلانا تبلانا جتلانا جتلانا ہان — مجہے

نمبر ۱۴۸۔ ترانہ۔ دہن ٹہیر۔ تال پنجابی ٹہیکہ

طرز۔ " دیم دیم تادیم تنادیم۔ "

فیروزلقا

دہیر دہیر نادہیر جیا دہیر ہوت اسیر سین منیر بلی جہت اوت بن جیا سکہ نا پاوے۔ دہیر

ہجیر ہیں اوس دلستان سے کہ ہون از درد دلگیر
ہار گئے ملجانے کی اب کچھ کر دتدبیر — میر

نثر مقفی ابیات تحت اللفظ

مرزا سنبر — درد دل ہے کیون نہو صاحب کی حالت دیکھکر - رحم آتا ہے مجھے صاحب کی حالت دیکھکر ۵

فیروز لقا — کیون نہو یہ حال مجھ مضطر کی حالت دیکھکر - کڑھتے ہین غمخوار غمخوارون کی حالت دیکھکر -

دل شیشہ سنگ فراق سے چکنا چور ہے جب معشوق مغرور
رشک حور کا دیدار منظور ہے وہ نظر سے کوسون دور ہے ۵

گر سفر پر کسی ہوئی ہے شریک غم یکسی ہوئی ہو — اڑھی ہے جس سے نظر ہماری وہ ہی نظرین لبی ہوئی

مرزا سنبر ۵ گھر جو الفت مین کس چکے ہین وہ دام ذلت مین پھنس چکے ہین
اوجڑ کے آباد گھر ہزارون وطن مین ہر اک کے بس چکے ہین۔

فیروز لقا — عاشقان پاکباز محرم راز دنیا سے اوٹھ گئے مگر رنج عشق کو کسنے دنیا سے اوٹھایا ہے محبت نے نرالا ڈھنگ جمایا ہے عشق بازون نے اعلی مرتبہ پایا ہے ۵

عشق ہے شان کبریائی کی — عاشقی کی جسنے کی خدائی کی

مرزا سنبر - مگروہ عشق مجازی نہین جسکو عشق کہتے ہین عاشقان مشتاق معشوقہ ازلی رہتے ہین ۵

چشم حق بین مین جو دیدار نظر آتا ہے — ہر طرف جلوہ دلدار نظر آتا ہے

فیروز لقا

رہے ثابت قدم جب ہم تو نکلی عشق بازی سے — مزا عشق حقیقی کا ملے عشق مجازی سے

نثر مقفٰی

مرزا امینر - معشوق جفاکار سے یا یار وفادار سے یا مہربان سے یا ایذا رسان سے

مشیر مرزا - توبہ توبہ معشوقون مین مہربانی قدردانی حسینون مین جانفشانی راحت رسانی یہ کسنے مانی -

مرزا امینر - اجی مہربان یہ تو دشمن جان ہین - دل سے لینا اور دم دینا یہ کام ہے اون عیارون کا
بتلاؤ تو کس کس قاتل نے غم کہایا ہے غم خوارون کا -

فیروز لقا - سچا عشق ہو تو تاثیر دکہاے معشوق کو عاشق بنائے فراق مین وصال ہو نقصان مین کمال
ہو ؎ سوز فرقت رگ و پے مین جو اثر پہیلا دے - فصد مجنون کی کہلی خون رگ لیلیٰ دے

مرزا امینر - اگر جذب عشق اپنی تاثیر دکہاے تو کوئی عاشق صادق جان سے نہ جاتا ضرور
اپنی مراد پاتا ؎

ہوگیا ظاہر اثر اس عشق کی بیداد کا — عیش شیرین کو اور خون ہو فرہاد کا

نمبر ۴۳ - ٹھمری - دھن کموڈ - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - " دکہو امین کا سے کہون موری بیتی " -

مشیر مرزا

دل کو بے چین کرو نا ہین اب نہ تڑپ تڑپ ہو ہلکان -
واری صبر کرو جی توسے ہو گی ملے پیاری ——— دل کو
دیہن وارون سارا عیش تورے سخن پہ اپنا غمسے تہارے ہے دکہ مین جیرا
کرت مکہ سگرے دکہ ہرے مولا مہر کرے سبحان تجہپر ——— دل کو

ابیات - تحت اللفظ

ستو میری دشمنی مین نہین گر اب کیا ہوا　　　　آج جو پیغام لا مین اسکا مطلب کیا ہوا

بی حفیظن ۔ یہان کوئی اور تو نہین ۔
فیروز لقا ۔ نہین نہین بوا یہان کوئی اور نہین
بی حفیظن ۔ اور ہوا تو میری جان کی خیر نہین ۔
فیروز لقا ۔ نہین یہان ہرگز کوئی غیر نہین ۔
بی حفیظن ۔ مجکو ہر وقت ایک موے شیطان کا ڈر رہتا ہے ۔
شمیم حبشی ۔ اچھا خالہ آج ہی تو دام مین آئی ہو دیکہا جائیگا جب موا شیطان گردن دبائیگا ۔
فیروز لقا ۔ وہ کون شیطان ہے جسکا گمان ہے ۔
بی حفیظن ۔ موا چالاک عیار دغاباز فریبی مکار شمیم لگا تا گہر ہے میری بہین آہستہ آہستہ
شمیم حبشی ۔ یہان بہی آ گئے تیرے قرین آہستہ آہستہ ۔
فیروز لقا ۔ اجی وہ بہلا یہان کہان ۔
شمیم حبشی ۔ ہان بہلا وہ یہان کہان ۔
بی حفیظن ۔ موا کہین چہپا نہ کہڑا ہو ۔
شمیم حبشی ۔ موا تو چہپا کہڑا ہے مگر تیری آنکہون پر گہٹا ٹوپ پڑا ہے کوئی دم مین مرلیا جائے گی ۔
فیروز لقا ۔ اچہا کان مین کہو ۔
شمیم حبشی ۔ کان مین کہو یا ناک مین مین کہڑا ہوا تمہاری ناک مین اچہین ۔
بی حفیظن ۔ اوئی مرگئی مرگئی یہ کون بولا ۔
شمیم حبشی ۔ اچہین اچہین اچہین اچہین بی حفیظن سلام ۔
بی حفیظن ۔ اچہین اچہین اچہین اے بیٹا تو کون ہے
شمیم حبشی ۔ مین وہی ہون شیطان بے ایمان جسکا آپنے کیا تہا ابہی بیان ۔
بی حفیظن ۔ ارے تو ہے بیٹا شمیم مین راستہ بہول گئی ہون مجکو بتلا دے مکان کا راستہ ۔

شمیم حبشی - کیا مکان کا پتہ بتاؤن یا قبرستان کا راستہ -

بی حفیظن - مین تجھے ڈھونڈنے کو آئی تھی تیرے لیئے یہ مصیبت اوٹھائی تھی -

شمیم حبشی - کیون نہین آپ ایسی ہی مادر مہربان ہین بیگمان ہین جو میری جستجو مین سرگردان ہاین اچھا سنون تو سہی وہ آپ نے کیا بات کہی تھی -

بی حفیظن - کیا کیا بیٹا مجھے کچھہ یاد نہین -

شمیم حبشی - وہ سوا شمیم چالاک سکار جعلساز دغاباز یہ القاب ہمارے کسکو سنائی تہین

بی حفیظن - ارے طوفان بہتان اوٹھاتا ہے مین نے تو تیرا نام نہین لیا ذکر ہی نہین کیا -

شمیم حبشی - بگڑ بولی بھالی خالی بات بنانا کس سے سیکھا -

بی حفیظن - چھوٹی چھوٹی باتین کر کے گھات مین لانا کس سے سیکھا -

شمیم حبشی - دیکھے بھالے ہوے بھالے ایسے مین نے پالے

ایسے اوچھنگل والے پہنے لاکھون پالے - نانی ہوش سنبھالو کہ نانی ہوش سنبھالو -

نمبر ۵۴ - انگریزی وزن - دھن زلہ تال کہروا

طرز - مارستہ چلتے سے اوڑتی چڑیا - یا

شمیم حبشی

فطرت کرتی پھرتی ڈھڑ دبوڑ یا یہ گن تیرے تجکو جانون

اور پہچانون تو سچ دلالہ چھ ہون کی خالہ - ایسے تیرے کام ہین ادہم بے دام ہین

دل مین چلتے تیری باتین ایسی گھاتین تیرا منہ کالا کرے حق تعالی

اہو اہو ہو راگ یہ لاہی اگ لگائی کر کے کمائی خوب اترائی دیکھا تیرا ابتہ بالہ -

مثنوی

بی حفیظن - چل چل بے ایمان کسکو ڈراتا ہے بہکاتا ہے مین تیری دہمکی مین نہین آنیوالی

ہوں تجھ ایسے ہوشیار کو رستہ بتانے والی ہوں اور لالچ خوری چھوڑی سمجھ ہی
دھمکاتا ہے ڈراتا ہے۔ وہ اگر کچھ لینا چاہتا ہے تو دوں دینا چاہتا ہے۔

نمبر ۴۶۔ دادرا۔ دھن زلہ جھنجھوٹی۔ تال کہروا

طرز۔ " ہر یا ہر و نام "

بی حفیظن

چل ہٹ تو دشمان روک اپنی زبان کاٹوں گی تیری میں ناک کان ۔۔ چل ہٹ
تجھے ہزاروں ایسے دیکھتے ہیں میں نے آئی ہے کیا تیری شامت شیطان ۔ کاٹوں
پیسہ کا لالچ اگر ہے اس آن تو گھٹ میں جا کے جگا تو سان ۔۔۔ کاٹوں

نثر مقفیٰ

شمیم حبشی ۔ ارے کٹنی پھپھتی ولا شیطان کی خالا خوب پیغام سلام کا راستہ نکالا ٥ لوگن ہیرو سے میں لیتے ہیں وہ سبھتے ساری رستی ہیں تو چیکر مال اڑاتی ہو ہم تجکو دیکھ ترستے ہیں

بی حفیظن ۔ ہاں ہاں موسے اوچھائی گیری تیرے تو ہیں یہ ہی دیرے اگر کچھ لینا چاہتا ہے تو یہ ڈھونگ کیوں پھیلاتا ہے۔

شمیم حبشی ۔ مطلب سب پہچان گئی تو جان گئی اور ہاں گئی ۔ ہے بات یہ ہی کہ مرا بھلا تو مجھ سے قربان گئی

فیروز لقا ۔ واللہ عجب رعب جمایا تمہارا مطلب اب میرے سمجھ میں آیا پھر یہ کیوں نہیں یہ کہتے ہو کہ تمہارا ارادہ اور ہے اور لالچ کا طور ہے ٥

شمیم حبشی ۔ آپ سے اتنا ہی کہنا ہے ہمارا کافی ۔ عقلمندوں کو بھی ہوتا ہے اشارا کافی

فیروز لقا ۔ گر کچھ کام بھی بناوگے یا مفت کی رقم کھاوگے پورے حرام خور بن جاوگے حرام مال اڑاوگے۔

شمیم حبشی ۔ ہم کیسے مفت کا کھاتے ہیں جسکا کھاتے ہیں اسکا گاتے ہیں جو کام کسی سے نہیں بنتا ہے وہ ہم بناتے ہیں ۔
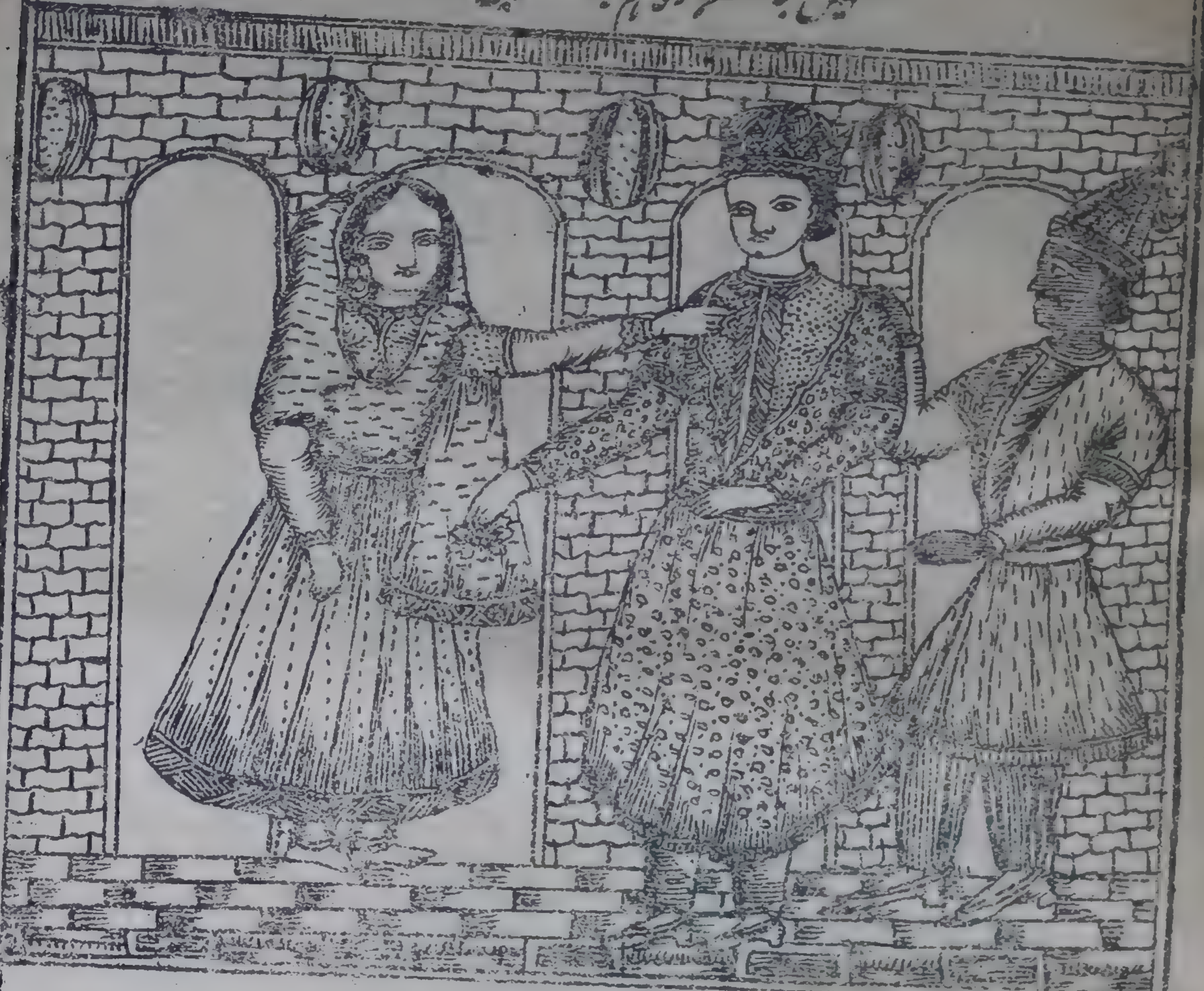
فیروز آغا ۔ اچھا میں تمکو ایک ہزار کا نوٹ دیتا ہوں ۔

شمیم حبشی ۔ واہ سخی کا بول بالا کنجوس کا منہ کالا ۔

(فیروز لقا کو نوٹ دیکر جانا چاہتی حفیظن کا بھی جانا
شمیم کو خوشی منانا)

نمبر ۷۴ ۔ ٹھمری ۔ دھن بہار ۔ تال پنجابی ٹھیکہ

فیروز ۔ ہائی ہائی میں نے ستایا ہائی رے ۔

شمیم حبشی

جاگی جاگی میری قسمت جاگی رے جاگی ہے مفلسی بھاگی رے
نوٹ توڑ اکر جاؤں ہزار یا روپیہ بچاؤں کہیں کہیں گنانا نا نا نا نا نا ۔ جاگی
بہت دل اپنا شاد ہوا ہے پا کے رقم اسے ہم بھاری
ہنسی خوشی ہو کے خرچ کروں گا جیب سے نکالوں چن چناتا نا نا نا نا ۔ جاگی

دوسرا ایکٹ ۔ دوسرا سین

مکان گلنار ۔ پردہ نمبر (۸)

(گلنار کا یاد فیروز میں بیقرار نظر آنا)

نمبر ۲۸ ۔ دوہرا ۔ جوگن بیگ راگ ۔ تال چوتالہ

طرز ۔ ہوا ہے پردا ہی نہ تیرے ۔

گلنار

کیوں آنکھ ہائے بھر کے مرے رنج کے یہ رنگ ڈھنگ نہ دکھائے ۔ کیوں
رنج کے ہیں یہ آثار آج الم محن اب نہ دکھائے ۔ کیوں

مستقی

گلنار ۔ یہ زخم دل ہمارے مرہم تلک نہ پہونچے ۔ ہم اون تلک نہ پہونچے وہ ہم تلک نہ پہونچے

یا الٰہی کیا سبب ہوا کیا غضب ہوا جواب تک حفیظن وان سے پلٹ کر

نہین آئی ۵

بیان ہو نہین سکتا جو دل کا مطلب ہے جو پوچھو حال تو طاقت بیان کی کب ہے
قلق کا شمر یہ درد زبان بس اب ہے الٰہی خیر ہو کچھ رنگ آج بے ڈھب ہے

ٹپک رہا ہے کئی دن سے آبلہ دل کا - (ہا وہ آئی (بی حفیظن کا آنا) کیون

میری پیاری حفیظن دل مضطر کا سامان کہان ہے وہ میرا عالیشان نوجوان

کہان ہے ہائے تیری خاموشی سے نامرادی برستی ہے جان مژدہ آرزو کو

ترستی ہے للہ کچھ جواب دے نہ دل کو پیچ و تاب دے -

بی حفیظن - بیٹی میری جان گئی تم پر سے قربان گئی ایسی بھولی سدہ بدہ اپنی بھول اپنے

اوسان گئی -

گلنار - کیا ہے کیا ہے کچھ خیر ہے بوا یہ تمکو کیا سودا ہوا -

بی حفیظن - سانس چڑہی ہے اور دم رکے ہے جی میرا گھبرائے ہے

ایسے بورہے بیل سے کب بوجہ اوٹھایا جائے ہے

گلنار - اچھا دم لے لو ٹھیرو گھبراؤ نہین ہوش ٹھکانے کرو غل مچاؤ نہین -

بی حفیظن - ہے ہے مجکو تھامو پکڑو غش آیا مین گرتی ہون

سر چکرایا جی گھبرایا دکھہ پایا مین گرتی ہون -

گلنار - واہ وا آج تو کچھ ڈھنگ نرالے ہین ہیٹ سے پاؤن نکالے ہین بس بس یہ بک بک

جھک جھک چھوڑو اور کچھ حال دل سناؤ -

بی حفیظن - اچھا تو سنو جب مین وہان پر پہونچی اور جیسے کہ مین وہان گئی اور وہان پہونچی

سرکار میری بی بی جیسے کہ مین وہان پہونچی سرکار میری بی بی

گلنار - خدا کے لئے اِن باتون سے میرا دم گھبرا گیا کان نہ پریشان کرو کچھ حال بتاؤ -

بی حفیظن - اتنی تقریر سب فضول گئی او ہو مین بات بھول گئی -

گلنار - تقریر سب فضول کی بے تکان کی - مطلب کی بات ایک نہ تو نے بیان کی

بی حفیظن ۔ میرے ہاتھوں مین سن سناہٹ پاؤن مین جھن جھناہٹ سر مین دھمک دل مین کسک آنکھون مین کھٹک کلیجہ دھک دھک ہو رہا ہے ۔

گلنار ۔ یہ کیا جھک جھک ہے کیسی بک بک ہے ۔

بی حفیظن ۔ اے بی بی تم تو الٹا غصہ مجھپر کرتی ہو ۔

گلنار ۔ پھر کاہیکو بوڑھا نخرہ کرتی ہو ۔

بی حفیظن ۔ بی بی وہ سجیلا نکیلا بانکا ترچھا گبرو جوان عالیشان شوخ چالاک مین اپنی ایڑی دیکھون میری آنکھون مین خاک ۔

گلنار ۔ پھر وہ ہی بیہودہ تقریر شروع کی کیا آج دل مین ٹھانی ہے کیا دیوانی ہے ۔

بی حفیظن ۔ اچھا خیر اب تمہاری خاطر منظور ہے ورنہ داستان کا بیان تو دور ہے ۔

نمبر ۴۹ ۔ ٹھمری ۔ دُھن تلک کمود ۔ تال پنجابی ٹھیکہ

طرز ۔ "اے لونیر بھرن کیسے جاوٗن ۔"

بی حفیظن

تمین نیند حیران کرو اے جان اب کوؤ بدھ سکھ پاوین تیرے ہران اب ۔ نہین
تو سے دیکھن سے تن من سوا ہووے خوشی دکھ مین تو
میری دکھ پاسے جان اب ۔ نہین

نثر مقفیٰ

بی حفیظن ۔ اے بی بی تمہارا دلدار ملا تھا اور وہ بہت اچھی طرح ہے مگر قاضی صاحب کے گھر ہے ۔

گلنار ۔ واہ میری پیاری کیا کہنا یہ تو بڑا کمال کیا مین تو پہلے ہی کہتی تھی کہ یہ کام تم ہی سے ہوگا

کوئی منین کرگیا تم کسی سے نہیں ڈروگی مگر اب یہ تو تباؤ کہ کیا کرنا ۔

نمبر ۵۰ - ٹھمری - دُھن چھایا کافی - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - "رٹ لاگ رہی موسے پیا کی -"

گلنار

نت ہوک اوٹے کیوں پیا کی کیسے کسک سے ہے جیا کی - نت
رین دنا موسے ہے چین پڑت نہیں تن من ائی گھبرائے لسن اب
کیا کیا جیا جیا ہوا ہوا تباہ نیا بیتم کے رہے —— نت

منتقر

بی حفیظن - سنو پیاری میری کارگذاری وہ تمہارا چاہنے والا اقامت کے مکان پر پہنچے گا اور وہیں تمہارا غنچۂ آرزو کھلے گا -

گلنار - آہا ہا یہ تو میری آرزو تھی اسی باعث کی تو جستجو تھی آئی مراد پائی مراد

نمبر ۵۱ - ٹھمری - دُھن زلہ بہاگ - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - "شام میرو من بس کرلینو -"

گلنار

برام سو یہ جادو ہمیں ہیں کینو شیام نے ڈگر چلت ایک پلک مار کے
تڑپت ہوں سے ہر لینے جیت پران - سو یہ
من بان کی لاگی کڑیا سوہ پریت واکی سوہ سے جیروا
جو بت ہیں سبہ داروں مال وو ہیں نیر ور پیا تو رہی نرالی شان - مدہ

دوسرا ایکٹ - تیسرا سین

قاضی ابوالحسن کا مکان - پردہ نمبر (۸)

(قاضی ابوالحسن کا کتاب دیکھنا شمیم حبشی کا آنا)

نشہ مقفیٰ

شمیم حبشی - قاضی صاحب سلام لیجیئے اور ڈاڑہی دونون ہاتھون سے تہام لیجیئے۔

ابوالحسن - شمیم تیرا آج کدہر آنا ہوا۔

شمیم حبشی - اجی ان آنا پائی کو جانے دیجئے مطلب پر آنے دیجئے۔

ابوالحسن - اچھا کہو کیا کہو کیا تیرا مطلب ہے اور یہان آنے کا کیا سبب ہے (کان مین کہنا) یہ تو نیک کام ہے پسند خاص و عام ہے اگر گلنار فیروز کو منظور ہے تو عقد ہونا کیا دور ہے

شمیم حبشی - یہہی تو مشکل ہے یہ ہی تو بات چہپانیکے قابل ہے گلنار فیروز کو تو منظور ہے مگر اونکے گہر والون کو سخت نامنظور ہے۔

ابوالحسن - تو پہر کسیقدر فتور ہے۔

شمیم حبشی - اجی جناب آپکو دولہ دلہن سے سروکار ہے یا تمام کنبہ کی رضامندی درکار ہے مثل مشہور ہے کہ دو دل راضی تو کیا کریگا قاضی۔

ابوالحسن - خیر دیکہا جائیگا اون دونون کو آنے تو دو۔

شمیم حبشی - مگر قاضی صاحب نکاح ایسا مضبوط باندہیگا کہ کوئی لاکہہ اوسے چہلے کو دے اور دولتیان

چلاے مگر کہین کہلنے نا پاسے۔

ابوالحسن۔ ارے بیوقوف نکاح کوئی بیل ہے یا گہوڑا ہے جو رسیان توڑ کر کہلجاے گا۔

شمیم حبشی۔ قاضی صاحب آجکل کے نکاح کا اعتبار نہین ذرا ثبات و قرار نہین جمعہ کا نکاح ہفتہ کی طلاق سوا روپیہ دیدیا مہر سے بے باق۔

ابوالحسن۔ اسے نادان جو شریف لوگ عالیشان خاندان ہین اون کا یہ شیوہ نہین کہ اپنی عصمت دار بی بی کو چہوڑ غیر عورت سے نکاح کرین رات دن دکہہ بہرین آفت او ٹہائین اور طلاق کی نوبت آئے۔

شمیم حبشی۔ مگر ایک عمدہ سا نکاح میرے واسطے بہی تجویز کر دیا کیونکہ آجکل ہاتہہ تنگ ہے طبیعت بے رنگ ہے۔

ابوالحسن۔ تو کیا نکاح کرنے سے قارون کا خزانہ ملجائے گا روپیہ کیونکر ہاتہہ آئے گا۔

شمیم حبشی۔ قاضی صاحب چاہیے عورت کالی ہو لیکن پیسے والی جس سے فارغ البالی ہو۔

ابوالحسن۔ ارے یہ تو سخت نامردی ہے کہ عورت کے پیسہ پر مردون کی معاش ہو زردار جورو کی تلاش ہو۔

شمیم حبشی۔ اب لیجیے ان باتون کو جانے دیجیے وہ لوگ آگئے اب کچہہ شہی گرم کرنے کی فکر کیجیے بہت حجت ست کیجیے (گلنار فیروز لقا کا آنا)

فیروز لقا۔ بندگی اے باعث عیش و سرور۔ بیٹہئے چاہیے عقد شرعی سنکا بفور

ابوالحسن۔ الٰہی بخت تو بیدار بادہ۔ ترا دولت ہمیشہ یار بادہ

گل اقبال تو دایم شگفتہ۔ بچشم دشمنانت خار بادہ

شمیم حبشی۔ لیجیے فیروز کو تو ایک امیر کبیر کا فرزند جان کر اوسکے باپ اور دادا بلکہ تمام خاندان کی تعریف کر ڈالی اور ہمارے واسطے ایک بد دعا تک نہ نکالی۔

فیروز لقا۔ عقد کرنا اس پری رو سے مجہے منظور ہے۔

ابوالحسن۔ ناکہ و منکوحہ راضی ہون تو پہر کیا دور ہے۔

فیروز لقا۔ گلنار کی اس امر مین رغبت ضرور ہے۔

فیروز لقا ۔ یہ نذر آپکی ہی اسکو قبول کیجیے ۔

ابوالحسن ۔ کیا اسکی ضرورت ہے ۔

شمیم حبشی ۔ مطلب حصول کیجیے ۔ اجی بہت تکرار نہ کیجیے آپ اپنا مطلب دیکھ بھال لیجیے

ابوالحسن ۔ یارب نہال الفت ہووے پہلے جہان مین ۔ دونونکے دل کے نکلین اب ولولے جہان مین

(قاضی صاحب کا نکاح پڑھانا دونونکا ہاتھ ملانا خوشی منانا)

نمبر ۵۲ ۔ انگریزی وزن ۔ دھن زلہ ملاول تال قوالی

طرز ۔ ما خانہ زمین ہم سیاہ کار ہین ہم ۔ ۱۱

سب

زار تھے دل بیقرار تھے دل سوگوار تھے دل ہم سبکے غم ہونے سے

شاد ہے جان گیان دھیان آن بان شادی کے شگن کے سب ہی خوش ہوئے ۔

ابوالحسن ۔ پوشیدہ کرنا کام بھلا کیا ضرور ہے۔
فیروز لقا۔ پوشیدہ والدین سے اُنکے یہ چال ہے ۔
ابوالحسن ۔ جھگڑا نہ بیچ میں ہو کوئی یہ خیال ہے۔
فیروز لقا۔ قاضی صاحب مصیبت سب جھیلوں گا مگر یہ کھیل کھیلوں گا۔
ابوالحسن ۔ مین کہتا ہوں کہ تمہارے ساتھ مجھپر نہ آفت آئے گیہوں کے ساتھ گھن نہ پس جائے
گلنار ۔ اے میرے سر پرست قاضی حذار کہے سمجھے قاضی فیروز میری زندگی کا سہارا ہے
مجھے جان سے پیارا ہے اگر کار نیک مین آپ ذرا بھی تحمل فرمائینگے تو
مجھے زندہ نہ پائینگے۔
ابوالحسن ۔ الٰہی خیر یہ تو عجب ہی جھمیلا ہے یہ کیا معاملہ ہوا اے پیاری گلنار بھولی بھالی
نادان بیشک تیری محبت سچی ہے مگر ابھی عقل سے کچھ کچی ہے
تجھے اس حرکت سے بڑے عذاب مین رہنا پڑیگا ہر قسم کا رنج سہنا
پڑے گا دوسرے کم سنی کی قول و اقرار کا کیا اعتبار ہے۔
گلنار ۔ للہ میری التجا قبول کیجئے پیارے فیروز کو مجھے دیجئے۔
ابوالحسن ۔ پیاری گلنار ی دلاری گلنار ابھی تو نا سمجھ ہے دنیا کے نشیب و فراز سے
خبردار نہیں اس عمر مین قول و فعل کا اعتبار نہیں اگر کل ہی تیرا دل پھر جائے
یا فیروز کا حسن و جمال تیری نگاہ سے گر جائے یا تیرا باپ پھر کوئی
آفت لائے تو پھر کیا ہو۔
گلنار ۔ زمین مجھسے پھرے اور آسمان پھر جائے ۔ ہے خاندان تو کیا بلکہ اک جہان پھر جائے
مگر یہ دل مرا فیروز سے کہاں پھر جائے۔
ابوالحسن ۔ بیٹی مین مجبور ہوں بے قصور ہوں واقعی تم دونوں مبتلائے مرض کی حالت پر مجکو
رحم آتا ہے اسلئے نکاح تم دونوں کا پڑھا یا جاتا ہے۔
شمیم حبشی ۔ اجی حضرت قاضی صاحب کی بیٹی گرم کیجئے اسمین ناشرم کیجئے نہیں تو
نکاح ایسا الوده باندھینگے کہ ایک ہی جھٹکے مین کھل جائے گا۔

شادرہ تم نت آبادرہ تم دل شادرہ تم دونون دولہ دُلھن ہران
تخت وتاج فوج وباج راج اوج ساج تمکو وہ خالق عطا کرے
چین کرو تایون بین کرو دن رین رہو تم شاد اے جان جہان
دل کے ہل کے مل کے کھل کے پھول محبت تا بہ عمر سب ہنسی خوشی رہے ۔

دوسرا ایکٹ ۔ چوتھا سین

جنگل شہر پناہ ۔ پردہ نمبر (۶)

(شیر مرزا کا منیر مرزا کے ہمراہ آنا)

نثر مقفےٰ

شیر مرزا ۔ آہا کیا تمازت گرآفتاب سے ہے دل بے تاب سے ہے صورت سیما ب سے ہے
دبے پاون دشمنون کی آہٹ پائی جاتی ہے حریفون کی آواز کان مین
آتی ہے کچھ عجب انقلاب سے ہے نہ کوئی آس سے ہے نہ پاس سے ہے ۔

مرزا منیر ۔ شیر کیون جوانمردی کا نام ڈبوتا ہے آبرو کھوتا ہے
مہربان دوست سے ہے دشمن سے ہے تو کیا ہوتا ہے ۔ وہ ہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

شیر مرزا ۔ کیا بھائی مین ڈرتا ہون نہین نہین بلکہ درگذر کرتا ہون دشمنون کو اپنی انکھ سے
دیکھکر ٹالتا ہون اپنا مطلب نکالتا ہون ۔

مرزا امیر - کیا حصول اکالتے ہو جو دشمنون سے مطلب نکالتے ہو ٹالتے ہو -

شیر مرزا - ہم کہتے ہیں جو کوئی لڑیگا اوس کا اثر فیروز لقا پر پڑے گا بس آؤ قدم بڑہاؤ دیکہو وہ سنبل مرزا آتا ہے میرا دم گہبراتا ہے -

مرزا امیر - اجی کیون ڈرے جاتے ہو عورتون کی طرح منہ چہپاتے ہو سنبل آتا ہے تو آنے دو کچہ ڈر نہین دشمنون سے کنامی کاٹنا یون بہتر نہین -

(سنبل مرزا کا آنا دونون کو دہمکانا)

سنبل مرزا - کہان ہے وہ تہارا ساتہہ والا رذالا جس بدمعاش نے سر اوٹہایا ہے سنبل اوسکی تلاش مین یہان تک آیا ہے -

مرزا امیر - او دغاباز جعلساز فیروز نے تیرا کیا باغ لوٹا ہے باڑہی اوجاڑہی ہے جو تو نے اپنی نیت بگاڑہی ہے -

سنبل مرزا - ان کمینون کے حمایتی کمینہ کہلاتے ہین یہی رہین شریفون کے قرینہ کہ لوگون کی بہو بیٹی پر نظر ڈالتے ہین اور اپنی عزت ذرا نہین سنبہالتے ہین

مرزا امیر - کمین تو بدزبان بے ایمان تو کمینہ تیرا خاندان کمینہ -

سنبل مرزا - کیا بیہودہ بک رہا ہے جا چلا جا مین تیرا دشمن نہین ہون مجہے صرف فیروز سے کام ہے تو کیا بدلگام ہے -

مرزا امیر - ہمین بے عزتی کب دوست کی اپنے گوارا ہے - جو تو فیروز کا دشمن ہے تو دشمن ہمارا ہے - لے اب ہوشیار ہو تیری اجل کا اب اشارا ہے (سنبل کا مرزا امیر کو تلوار مار کر بہاگ جانا) ہائے تقدیر مین نے کیسی بے عزتی کی موت پائی کس بے کسی سے قضا آئی اے آسمان تو نے مجہے ذلیل کر کے مارا ہے اے منحوس وقت کیونکر ستم گوارا ہے

شیر مرزا - کہان جاتا ہے او نامرد سہم جا ہم بہی آتے ہین - (فیروز لقا شیر مرزا کا آنا)

فیروز لقا - یہ کیسا شور وغل ہے کیا ہوا سب غل مچاتے ہین -

مرزا امیر - خدا حافظ ہے اے فیروز بہائی ہم تو جاتے ہین -

فیروز لقا ۔ آہ یہ کیا ہوا افسوس یہ کیا ہوتا ہے ۔

مرزا بشیر ۔ آہ روح کا دوست پیوستوں سے جدا ہوتا ہے ۔

فیروز لقا ۔ تم [illegible] سے کیا جاتے ہو یہ کیا ہوتا ہے ۔

مرزا بشیر ۔ لاکھ تدبیر کرو کوئی تو کیا ہوتا ہے ۔ وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے ۔

فیروز لقا ۔ افسوس یہ بُری گھڑی میں آنکھوں سے کیسے دیکھوں کہ تم میرے دیکھتے دم توڑ دو
اور میرا ساتھ چھوڑ دو بھائی مشیر اتنی تکلیف گوارا کرو کہ انکے زخموں کا چارا
کرو انکو یہاں سے لے جاؤ کسی حاذق حکیم کے مکان پر پہونچاؤ ۔

(مشیر کا مرزا بشیر کی لاش کو لے جانا مغل مرزا کا پھر
دوبارا آنا)

مغل مرزا ۔ فیروز تو یہاں ہے میں تیری تلاش میں پھرتا ہوں اب ہوشیار ہو جا تیری بھی قضا
آئی ہے ۔

فیروز لقا ۔ اے بھائی مجھ بے خطا کو نہ ستاؤ دھمکیوں سے نہ ڈراؤ مجھکو اپنی جان کا خوف
نہیں ہے بلکہ اپنے ارمان کا ڈر ہے کہ میری جان کے ساتھ ایک
حسین عورت کی جان وابستہ ہے تمکو دشمن کا کون رشتہ ہے

مغل مرزا ۔ اوبو وے عورتوں کی طرح چھوٹی خوشامد کرکے مجھکو بہلاتا ہے جھوٹی کہانی
سناتا ہے ۔

فیروز لقا ۔ اے عزیز مرزا خدا گواہ ہے میں جھوٹا نہیں ہوں ۔

مغل مرزا ۔ ابے عزیز کسکو بناتا ہے ناہنجار بدمعاش بدتمیز کون ہے تیرا عزیز او کمینے
ہمارے خاندان کے نہیں ہیں یہ قرینے ۔

فیروز لقا ۔ دیکھو مرزا میں اپنے رشتہ سے مجبور ہوں اسلیئے پھر تمکو سمجھاتا ہوں عاجزی سے
کلمہ زبان پر لاتا ہوں ۔

مغل مرزا ۔ ابے تجھکو زندہ چھوڑ دونگا تیرا رشتہ رشتۂ خام کی طرح توڑ دونگا

فیروز لقا ۔ اے میری بڑی گنہگار تو کہاں ہے جو اپنے بے گناہ کی خیر خواہ کی عاجزی

اور ترکی اپر مجبور کر۔

مغل مرزا ۔ او بدچلن چنڈال او بے عصمت والی کا نام زبان سے نہ نکال۔ لے خبردار ہو ہوشیار اپنے کو سنبھال جیا۔

فیروز لقا ۔ او غدار جلسان خدا جانے میں نے کس کا پاس کر کے تجکو چھوڑا تو نے یہ ستم توڑا۔ بس اب اپنی جان کی حفاظت کر اس آن پورا کرتا ہوں دل کا ارمان ۔ (فیروز لقا کا مغل مرزا کو تلوار مارنا مشیر کا آنا اور کہنا)

مشیر مرزا ۔ ارے فیروز بھاگ بھاگ اب یہاں ٹھہرنے میں جان کی خیر نہیں وہ سب آتے ہیں (فیروز لقا مع مشیر کے بھاگ جانا عیش پسند وزیر کا مع سپاہیوں کے آنا اور تلاش میں روانہ ہونا)

عیش پسند وزیر ۔ افسوس بھاگ گیا کمبخت کا نصیبہ جاگ گیا مگر اے شمشیر جنگ خان خبردار رہنا کہ یہ شریر ہمارے ملک کی سرحد میں نہ آنے پاوے اور کوہ صحرا کی ٹھوکریں کھاوے اگر کبھی تمہاری نگاہ کے سامنے آئے تو فوراً سولی چڑھا ہلاک کر وقصہ پاک کرو۔

شمشیر جنگ خان ۔ بہت خوب سرکار ایسا ہی کریگا تابعدار۔ (مغل مرزا کی لاش کو سپاہیوں کا لے جانا سب کا جانا)

دوسرا ایکٹ پانچواں سین

خوابگاہ پردہ نمبر (۹)

(گلنار کا یاد فیروز لقا میں بیقرار نظر آنا)

نمبر ۵۳ - دادرا - دھن مانڈ پروا - تال کہروا

طرز - ما سر وارہی ہو رتیا - "

گلنار

دل جان لین سوہ انکھیان جی پران لین سوہ انکھیان
فیروز تمہاری چھب ڈھب نیاری پیاری پیاری شان - دل
صورت مورت ایسی پائی جاسے چندر لجائے - دیکھہ تمہاری آن بان کو سبکا جی للچائے
ہر بات تمہاری میٹھی میٹھی لاگے رے موری جان - دل جان
ترچھی چتون نین رسیلے گھونگر والے بال - جوبن حسن و جوانی تیرا پھول گلابی گال
سب پلکین تیر نین اور دونو بھوین بنی ہین کمان - دل جان
سج دہج چھب ڈھب توری پیاری سر پر ہوئے تاج - رنگ و روپ کنون ساد کے ساجے
کمہ پر راج -
ہین گال گلابی ہونٹو لالی چھائی رے تورے آن - دل جان
عزت حرمت دولت حشمت دے وہ سبحان - دنیا مین تجکو کرے سب مردون مین ذیشان
فیروز پیا ہم تجپہ کردین تن من دہن قربان - دل جان

نثر مقفیٰ

گلنار - یا اللہ کیا ہوگا آج کیون دل بیتاب سینہ مین اوچھلتا ہے جو دبخود کوئی کلیجہ ملتا ہے
ہمکو انجام مین کچھہ اور نظر آتا ہے آج اس دل کا بُرا طور نظر آتا ہے
(بی حفیظن کا گھبرائے ہوئے آنا)

بی حفیظن۔ یا اللہ یہ ستم یہ قہر بجا ناآگیا مصیبت کا زمانا۔
گلنار۔ ہے ہے ہوا کیا ہوا میرا دل تو دہل گیا کلیجہ سن ہو گیا یہ کیسی مصیبت آئی کیسی تباہی آئی ہے جو کہ دوہائی مچائی ہے۔

بی حفیظن۔ ہائے مار ڈالا مار ڈالا مار ڈالا۔
گلنار۔ ہین ہین یہ کیسا آہ و نالہ ہے کسنے مار ڈالا کسکو مار ڈالا ہے؟

بی حفیظن۔ ہائے افسوس یہ کیا کیا فیروز — یون دغا دی برا کیا فیروز
مجروح دل پہ داغ یہ کہا یا نہ جائیگا — گلنار سے یہ رنج اوٹھایا نہ جائیگا

گلنار۔ ہاین کیا یہ فیروز نے داغ دیا گیا وہ میرا پیارا دنیا سے سدھارا یا موت کے بادل مین چہپا وہ چمکتا ہوا تارا۔

کاش اسطرح مری اوسکی جدائی ہوتی — موت آئی تہی تو گلنار کو آئی ہوتی

نمبر ۵۴۔ ٹھمری۔ دھن کہاچ زلہ تال پنجابی ٹھیکہ

طرز۔ "پیارے تورے کارن باوری مین بہی"

گلنار

کہون مین کاسے ہائے رے ہائے بہاگ جری — ارے ہان رے سہاگ مین آگ لگی۔ کہون
سُدہ بدہ بہاگل ہے موری ات ہے — لوک لاج سگ گئی ——— کہون
دو دن پریت لگا کے چہا ہرے کس دیس — آن خبر یائے جے ناہین کرہن فقیری بہیس سہیلی

نثر مقفے عبارت

بی حفیظن۔ سوم سمجھی تہی جسے وہ دل تو آہن ہو گیا۔ دوستی کا تہا گمان جسپر وہ دشمن ہو گیا
گلنار۔ صاف کچھ حالت سنا جلدی کہین بتر ہے۔ دم اولجہتا ہے جی ادبہی ہوئی تقدیر ہے
بی حفیظن۔ افسوس دوست نے دشمن کا کام کیا فیروز نے مرزا کا کام تمام کیا نہ اوسکی جوانی پر

رحم کہایا نہ کچھ ہماری طرف کا خیال دل مین لایا۔

گلنار

یہ کیا کہتی ہو تم یہ بات باور ہو نہین سکتی
افواہ ہے یہ تو نے سنا سب ہے بسر غلط
یہ خبر تو کسی دشمن نے اوڑائی ہو گی
لوگ جلتے ہین مرے فیروز سے

بی حفیظن

اجل جب آئی ہو تدبیر یا ور ہو نہین سکتی
مشہور کسطرح سے ہو ایسی خبر غلط
کیا خبر ایسی اوڑانے مین بھلائی ہو گی
کام کیا لوگون کو اوس دل سوز سے

گلنار۔ دایہ کیا بات سچ ہے بھلا تو قسم تو کھاؤ۔

بی حفیظن۔ بی بی تمہارے سر کی قسم سچ ہے اوسکا ثبوت کیا مشکل ہے گھڑی بھر مین لاش نعل مرزا کی آئیگی میرے کلام کی تصدیق ہو جائیگی۔

گلنار۔ ہائے مین کیا جانتی تھی کہ پھولون مین خار ہے شربت مین کف مار ہے ظاہر مین غمخوار ہے باطن مین دل آزار ہے۔

بی حفیظن۔ کیون بی بی مین نے کیا کہا تھا سمجھا دیا تھا مگر تم نے دہوکا کہایا پھر کہایا

کسی دن بر ون مین بھلائی نہ آئی
کوئی بات جز بے وفائی نہ آئی
طبیعت سے دودون کی یا موج دریا
کہ یہ آئی آئی نہ آئی نہ آئی

گلنار۔ کسطرح یہ ظلم ظالم کو گوارا ہو گیا۔ آستین کا سانپ یہ موذی ہمارا ہو گیا

بی حفیظن۔ حوصلہ تھا محبت کا وفا کی جوش مین۔ آبرو کی آرزو کی التجا کے جوش مین

گلنار۔ مگر ہماری دایہ یہ سمہ میری سمجھ مین نہ آیا دشمنی فیروز کی مرزا سے کیا تھی کچھ نہ تھی۔

بی حفیظن۔ واہ بی بی دشمنی بے انتہا تھی۔

گلنار۔ کچھ نہ تھی۔

بی حفیظن۔ تمہارے دل مین تو فیروز کی الفت سمائی ہے اوس کی ہر برائی مین بھلائی ہے کیا کہون اگر مرا بس ہوتا تو اس ظالم کا مزا چکھاتی تلائی سے باز نہ آتی۔

گلنار - تو کیا خدانخواستہ میرے فیروز کی جان جاتی -
بی حفیظن - ہان ہان بیشک -
گلنار - بس زبان بند کرو خدا سے ڈرو جو میری جان کا مختار ہے اوس سے یہ بدزنی ہو
ہائے کیا کرون اگر یہ شرمگین آنکھین تلون سے ملتی تو دلکی حسرت
نکلتی آرزو نکلتی -
بی حفیظن - ہان بی بی ہان مین ایسی سزاوار ہون ایسی ہی خطا کی گنہگار ہون -
گلنار - بیشک اب مجکو ثابت ہوگیا کہ مرزا کی نیت کا فتور ہے وہ میرا فیروز لقا بے قصور ہے
جو بے گناہ کا دشمن ہو جائیگا وہ اوسکے آگے آئیگا -
بی حفیظن - اہو بی بی تیری بہاتی مجکو ذرا غیرت نہین آتی بہائی کا غم نہین کرتی ہے
فیروز لقا کے نام پر یون مرتی ہے -
گلنار - عاشق صادق ہین کچھہ بابا کی پروا نہین - خود ہی مرجائین تو اپنی آکہو پہ وا نہین
یہ مین خوب جانتی ہون کہ فیروز کی ایسی نیت نہین جو بے سبب اوس پر
ہاتہ اوٹہاتا خون بہاتا ضرور مرزا نے ہی چہیڑ ہوگا -
بی حفیظن - مین نے سنا ہے کہ فیروز نے بہت درگذر کی مگر مرزا بر سر فساد ہوا آخر کو
چمن حیات برباد ہوا -
گلنار - پیاری دایہ تم فیروز کو یہان تک لاؤ تو مین خود اوس سے یہ حال دریافت کرون گی
اوسکے تیورون سے شناخت کرون گی -
بی حفیظن - اب کہان فیروز فیروز کی تو اس شہر مین آنے کی اجازت نہین -
گلنار - نہین کسکی اجازت نہین -
بی حفیظن - شاہ کی -
گلنار - افسوس میری زندگی تباہ کی -

(گلنار کا غش کہا کر زمین پر
گر پڑنا)

بی حفیظن ۔ افسوس یہ عشق کوئی سحر ہے افسون ہے مرض جنون ہے خداجانے
کیا چیز ہے میں نے اس کا دل پھیرنے کو کیسے کیسے طعنہ دے
پند نصیحت کی مگر ایک کا بھی اثر نہ ہوا کوئی فقرہ کارگر نہوا اگر میں بھی
اسکا ساتھ چھوڑ دوں تو یہ جان سے گذر جائیگی اور فوراً مرجائیگی۔
(بی حفیظن کا گلنار کو زمین سے اوٹھاکر کہنا)

نمبر ۵۵ ۔ ٹھمری ۔ دُھن امین کلیان ۔ تال پنجابی ٹھیکہ

طرز ۔ " کویلیا کوک سناوے ۔"

بی حفیظن

جیرواکا ہے دکھاوے پیاری موری چھتیاں جرا ہے تن من جلا نا وے ۔

جیرواکا سے دکھا وے پیاری موری چھتیاں جراوے تن من چین نہ پاوے
مان لو ہماری باتیں تن سے من سے تورا سبھی دکھہ جاسے وہان ۔ جیروا
اس چمن کرو جگ مین پیاری تم نندن واتا توری بات بڑہا وے ترسے درس پر
ہو ہو جادین واری آوے آوے سجن اے موہنیان تورا بگی آوے ۔ جروا

نمبر ۵۸ - ٹھمری - دھن جھنجوٹی - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - "جی کو جانا پڑے -"

گلنار

رنج یہ کون ہرے دل سے دکھی یہ اسے ستیا ۔ گشت
ایک دن سے جان جانی یہ زندگی نہین آنی یہ اسے ستیا خاک سے جینے پہ مرے
سجدہ دن جان وجی سبھی کیون نہ دل ہووے اب نڈہال ۔ رنج یہ کون

بی حفیظن - اری نادان مین تو تیری محبت آزماتی تھی گر واقعہ تو محبت مین ثابت قدم ہے تیرے سر کی قسم ہے مین اوسکو کسی طرح سے لاتی ہون اور تجھسے ملاتی ہون ۔

(بی حفیظن کا گلنار کو دلاسا دیکر اندر سے جانا)

دوسرے ایکٹ کا اختتام بانا ڈراپ

سین کا گرایا جانا

تیسرا ایکٹ - پہلا سین

مکان ابوالحسن - پردہ نمبر (۱)

(ابوالحسن کو کتاب دیکھتے نظر آنا شمیم حبشی کا آنا)

نقشہ

شمیم حبشی - ہائے ہائے ہائے ہائے ہائے ہائے

ابوالحسن - کیا ہے شمیم کیوں اودھم مچاتا ہے کیوں چلاتا ہے -

شمیم حبشی - واہ جناب آپکے نزدیک تو ہنسی کھیل ہے اور یہاں بڑی ریل پیل سے بڑی جھیلی ہے -

ابوالحسن - ذکر ہی کرتا کوئی ہنسی کھیل ہے بڑی دلیل ہے -

شمیم حبشی - تو ہے اللہ فیروز کا ساتھ دیکر کس عذاب میں پڑا بندہ و قوتوں کی آواز سنکر تو مجھے غش آتا ہے جی کانپ جاتا ہے اگر بھاگ جانا چاہتا ہوں تو دم گھبراتا ہے اگر منہ پھیر کر بھاگتا ہوں تو ہانپ جاتا ہوں ہر وقت وناون سناسن کی آواز سے دل دھڑکتا ہے اور کلیجہ پھڑکتا ہے۔

ابوالحسن - ابے تو تو بڑا چالاک تھا کیوں جی چھوٹ گیا دم ٹوٹ گیا۔

شمیم حبشی - جناب حبشی دو چالاک ہیں تو بندہ کم نہیں جنگ میں گول مٹھ قدم تو بندہ چالیس قدم

جہان تلوار کی چمک دیکھی کافور ہوا جب کسی مارتے خان کا سامنا ہوا دور ہوا

ابوالحسن ۔ تف ہے بزدل مرد مردوں کی پاؤں کی گرد جسکا نمک کہایا اوس سے برے وقت میں منہ چہپایا شرم نہ آئی کمبخت ایسی بے حیائی ۔

شمیم حبشی ۔ اجی آپ کو کیا خبر ہے مین نے کیا کام کیا کیسا نام کیا اگر مین نہوتا تو فیروزہ کسی قبر کے کونہ مین سوتا ۔

ابوالحسن ۔ ہجا بزدولے تو نے کیا کام کیا ہوگا مفت مین نام بدنام کیا ہوگا اپنے ساتہیون کا کام تمام کیا ہوگا ۔

شمیم حبشی ۔ جناب آپ کیا جانین میری بہادری جسوقت مرزا سعلی نے تلوار اوٹھائی تیغہ اوٹھایا اور مین نے وہ کپٹنے کا ہاتہ جمایا کہ مرد ہر سے اوڑ کر کٹ کے ہوکر بے زمین پر جہٹ سے آن پڑا ۔

ابوالحسن ۔ ابے کیون ڈینگ مارتا ہے شیخی بگہارتا ہے ۔

شمیم حبشی ۔ بس بس جناب قاضی صاحب اپنی چونچ بند کیجیے ورنہ میری تلوار میان سے نکلکر سارے زمانے کو تاراج کر دیگی خون کا دریا بہر جائیگا ۔

ابوالحسن ۔ ابے جا نمکحرام غلام کیا کریگا کام خالی شیخیان اوڑاتا ہے بات بناتا ہے

شمیم حبشی ۔ دیکہو مین تمکو خبردار کرتا ہون کہ مجہے ڈر ہے مین بہت بڑا جوان مرد ہون اللہ میری عزت کر دہنین تو اپنی تلوار کا جوہر دکہاتا ہون دو چار ہاتہ ایسے سپنے کے چلاتا ہون کہ تمکو بے رنگ بناتا ہون ۔

ابوالحسن ۔ لو بچہ تم یون نہ مانوگے تو خبردار ہو ۔ (ابوالحسن کا تلوار اوٹھانا شمیم حبشی کا ڈر جانا)

شمیم حبشی ۔ توبہ توبہ اس مفلسی کا منہ کالا مثل ہے کہ پہل بقال کے پاس ترازو اور نقطہ مرد کے پاس فقط میان

ابوالحسن ۔ بس اس برتے پر ڈینگ مارتا تہا اکڑتا تہا اور اپنے کو مرد بناتا تہا گر واہ واہ واہ آپ بڑے دلیر شیر دل نکلے ۔

شمیم حبشی ۔ واہ جناب آپ بہی بزرگ ہوکر ایسی باتین فرماتے ہو بیکار بگڑ گرماتے ہو

ابی یہ تو فقط ایک پٹے کا ہاتھ دکھایا تھا آپ کو آزمایا تھا مگر آپ تو سچ مچ جنگ پر تیار ہو گئے۔

ابوالحسن ۔ خیر یہ باتیں تو چھوڑ دو اور یہ کہو کہ اوس خون کا انجام کیا ہو گا۔

شمیم حلبشی ۔ نیروز سے اس خون کا مواخذہ ہو گا۔

ابوالحسن ۔ میں تو یہ سنتا ہوں کہ لوگ اس خون کا الزام تجھ پر لگاتے ہیں اور عنقریب تو قاتل ٹھہرا دیا جائیگا

شمیم حلبشی ۔ ابی نہیں نہیں۔

ابوالحسن ۔ نہیں نہیں کیا ہو گا ایسا۔

شمیم حلبشی ۔ ہائے رے موریے باوا ہائے رے میری سیتا یہ کیا ہوا ابی قاضی صاحب میں نے تو کبھی چوہا تک بھی نہیں مارا اگر شکار کو کبھی جاتا ہوں تو سب سے پیچھے رہتا ہوں۔

ابوالحسن ۔ اب اس رونے دھونے سے کیا ہوتا ہے اب تھوڑی دیر میں سرکاری پیادے تیری گرفتاری کو آئینگے اور تجھکو مزا بتائینگے پکڑے جا ئیگے۔

شمیم حلبشی ۔ ہائے رے کوئی آیا ابی قاضی صاحب مجھکو بچاؤ۔

نمبر ۷۵ ۔ ٹھمری ۔ دھن پوریا ۔ تال تیجالی ٹھیکہ

طرز ۔ " دیکھ بے کو من للچائے ۔ "

شمیم حلبشی

ہائے ہائے جیا گھبرائے کوئی پکڑ جکڑ نہ لے جائے آئے ۔ ہائے
تن من سنگ تھر تھر سورا کانپے ۔ نکسے جات ہیں مورے جان پران ۔ ۔ ہائے
قاضی جی صاحب جان بچاؤ ۔ چاہے کاٹ لو مرے ناک و کان ۔ ہائے

مشتہر

بی حفیظن - دروازہ کھولو عالی شان -

شمیم حبشی - گھر مین کوئی نہین ہے مہربان اے شیطان جاتی ہے میری جان

ابوالحسن - کون ہے مین آتا ہون -

شمیم حبشی - ارے مین جان سے جاتا ہون کون ہے خبردار میرے پاس نہ آنا ورنہ جان سے مار ڈالونگا -

(ابوالحسن کا دروازہ کھولنا حفیظن کا اندر آنا)

بی حفیظن - لو یہ موا تو نگوڑا یہان بھی کھڑا ہے -

شمیم حبشی - ارے نکٹی اسوقت خدا نے تجکو بچایا ورنہ مین کچھ دیکھتا نہ بھالتا سرکاری پیاوے کے دھوکے مین تجکو مار ڈالتا -

بی حفیظن - قاضی جی مجکو فرصت کم ہے اب آپ فیروزہ کو بلوائے اور میرے ہمراہ فرمائے تا مین دو دو باتین کرلون کیونکہ اسوقت فرصت بہت کم ہے

ابوالحسن - جا فیروزہ کو دوسرے کمرے مین سے بلا لا کہو صاحب کیا خبر ہے

(شمیم حبشی کا چلا جانا)

بی حفیظن - خیر کیا سراسر شر ہے جن سے گلنار کا ڈر نوع دگر ہے درد جگر ہے جان کا خطر ہے جبسے فیروزہ کی جلاوطنی کی خبر پائی ہے ایک آفت مچائی ہے اور رو کر قیامت ڈھائی ہے -

ابوالحسن - خیر آج تو فیروزہ کو مین نے گھر مین چھپا رکھا ہے مگر کل یہ یہان سے چلا جائیگا اسمین فرق ذرا نہ آئیگا -

(شمیم حبشی کا فیروزہ کو لانا اور پھر چلا جانا)

فیروزہ لقا - خوش نصیب مجھ غریب کی حال پہ رحم کہاتے والی مری زندگی کی کیا صورت نکالی -

بی حفیظن - اس دایہ کی جان تیرے قدمون پہ قربان اے ناموزہ ان حری [illegible] دیکھکر میرا جگر شق ہوتا ہے مجکو از حد قلق ہوتا ہے -

فیروز لقا ۔ دل گرفتہ ہون مصیبت مین گرفتار ہون مین ۔ خود ستم جسکا ہو شاکی وہ ستمگار ہون مین

مجکو بھی جس سے کہ نفرت ہو وہ غمخوار ہون مین ‖ موت جسکی کہ دوائی ہے وہ بیمار ہون مین

مجھے افسوس یون اپنا وطن چھوٹتا ہے ‖ جسطرح بلبل شیدا سے چمن چھوٹتا ہے

بی حفیظن ۔ جان من بجان لو اسوقت مصیبت ہی سہی ۔ رنج کے ساتھ مگر عشق مین راحت بھی ہے

جسکو تکلیف ہے پھر اسکو فراغت بھی ہے ‖ عیش و آرام بھی ہے دنیا مین کلفت بھی ہے

غم بھی کرتے ہین کہ بس عیش سدا ہوتا ہے ‖ لاکھ کوشش کرے انسان تو کیا ہوتا ہے

وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

فیروز لقا ۔ افسوس مرزا کے قتل سے مری نازک مزاج دوست گلنار مبتلائے غم ہو گی بھلائی مین برائی ہوئی نیکی کم ہو گئی ۵

خوب یہ تھا پہلے سے جو ہوتے ہم اپنے بدخواہ ‖ کہ بھلا چاہتے ہین اور برا ہوتا ہے

بی حفیظن ۔ بس بس یون نہ غم کرو بیقراری کم کرو مرزا کے قتل سے گلنار کو فراغت

خیال از حد سے ہے کسی دن اوس مریض محبت کی خبر لینا چاہیے آخری ملاقات تو کر لینا چاہیے۔

فیروز لقا ۔ بہت اچھا حکم بجا لاؤنگا ضرور آؤنگا۔

بی حفیظن ۔ تو اب مین جاتی ہون۔

فیروز لقا ۔ بسم اللہ خدا کے حوالے۔

تیسرا ایکٹ ۔ دوسرا سین

محل گلنار ۔ پردہ نمبر (۷)

(گلنار کا یاد فیروز لقا مین بیقرار نظر آنا)

نمبر ۵۵ ۔ غزل ۔ دُھن زلہ ۔ تال پشتو

طرز ۔ ملا تپ غم سے حال خراب ہو گا

گلنار

ترے عشق مین بت سنگدل مرے دل کو چین ذرا نہین
ہے بڑی گھڑی کہ جس سے کم مرے لب پہ آہ و بکا نہین — ترے
ہو گئے ہین تمنے اجی ستم جو اوٹھائے ہمنے ہین رنج و غم
اوسے جانتے ہین تم کہ ہم کون حال تمسے چھپا نہین — ترے

کبھی سانس دل مین اٹری نہین کبھی آفت ایسی پڑی نہین
کبھی آنکھ ایسی لڑی نہین کبھی دل کسی سے لگا نہین
کہون کس سے جو دل کا حال ہے سبب ورونہ تیرا خیال ہے
مجھے اب تو رنج کمال ہے اب زندگی کا مزا نہین — تیرے
کرین ہم تو جان کو یون فدا رہین آپ ہمسے جدا جدا
یہ ہے لکھا اپنے نصیب کا یہ تمہاری اسمین خطا نہین — تیرے

(فیروز کا آنا گلنار کو غم مین دیکھکر گھبرانا)

نثر مقفیٰ

فیروز لقا - معاذ اللہ کسقدر مغموم ہے حسرت و یاس کا ہجوم ہے دل دریاے غم مین ڈوبا جاتا ہے
افسوس اسکو ہوش اسقدر نہین میرے آنیکی بالکل خبر نہین ٥

غلام آپکا خدمتگذار حاضر ہے ادہر بھی دیکھئے یہ جان نثار حاضر ہے

گلنار - اہو کون مرا پیارا فیروز -

فیروز لقا - جی ہان وہی دل سوز -

گلنار - فیروز جانی تمپر خدا کی مہربانی آؤ آؤ سر جھکاؤ مین اس اپنے تھرتھراتے ہاتھون سے اس بھولے بھالے چہرہ کی بلائین توڑے لون ٥

کیا کیا کہون مین تمسے دل آزار کی ہوس مشہور ہے زمانے مین بیمار کی ہوس

فیروز لقا - افسوس اے مری کم سخن بی بی وہ نازک دل جو تمہارے سینہ مین ہے اوسپر میرے ہاتھون سے کیا کیا ستم ٹوٹا مرز عشاق مین بے وفا ٹھہرا ٥

دشمنی تیرے لیے تھی یہ محبت میری دوستی ہوگئی افسوس عداوت میری

گلنار - عداوت سے تمہاری کچھ اثر ہووے تو مین جانون - بھلا تم زہر دیدو مجکو اثر ہووے تو مین جانون

فیروز لقا - سچ ہے پیاری میری سچی محبت کی بیقراری باعث انتشار ہے لیکن میرا دل بھی

اسپنے قول پر پائدار ہے

تمہارا ہے جو عہد وفا ہے اوسکو تم جانون
مرے وعدہ مین گر نوع دگر ہووے تو مین جانون

گلنار - پیارے فیروز عجب اٹری ہیر ہی تقدیر اولٹی
نالہ و آہ وکہاتے تھین جو تاثیر اولٹی

کسکی برگشتہ نظر کی مین ہوں بیمار کہ ہائے
یان مسیحا کی ہوئی جاتی ہے تدبیر اولٹی

فیروز لقا - کم کرو آہ وفغان وقت سحر ہونیکو ہے
حال ابتر اب میرا رشک قمر ہونیکو ہے

گلنار - ہم بہی آخر ہین اگر وقت سحر ہونیکو ہے
رات کے ہمراہ اپنا بہی سفر ہونیکو ہے

فیروز لقا - اے ناشاد و نامراد گلنار یہ فلک تفرقہ پرواز کا قدیمی دستور ہے اب اسقدر ہراس و وسواس کیا ضرور ہے

ہے بشر کے لئے یہ روز بد
خوش رہیگا نکوئی تا بہ ابد

غم و راحت ہے زندگی کے ساتہ
رنج بہی فرض ہے خوشی کے ساتہ

جسنے لوٹا مزا جوانی کا
ہوا کشتہ وہ ناتوانی کا

گلنار - پیارے فیروز کیا یہ چاند سا چہرہ مری آنکہون سے دور ہوگا نہین نہین یہ نہ کبہی مجہے منظور ہوگا -

فیروز لقا - یہ تو تبلاؤ قصور اسمین ہمارا کیا ہے
حکم حاکم سے کسی شخص کو چارا کیا ہے

گلنار - ہم ترستے ہی رہے امید محکن کے لئے
کیون مری جانت دل لگایا تہا اس دن کیلئے

فیروز لقا - بس گلنار بس صبر کرو دلپر جبر کرو صبح قریب ہے ارادہ سفر عاشق غریب ہے صدمہ فرقت کا اوٹہا لینے دے مان للہ مجہے جانے دے -

نمبر ۵۹ - دادرا - دہن زلہ کافی - تال کہروا

طرز - لا کارے لاگے تورے نینوا کے سینوا - لا

گلنار

سیان پرد یسوا نہ جا تو تجکو چہوڑ پیارے کیسے جیونگی اے فیروز تجپہ دلدار بنا مین - سیان

دل سے تیری الفت میں شیدا نہ مٹ ہوا پیارے ہو گئی حیران و پریشان تجھ غمخوار نامین - سیان
ہائے فیروزہ یہ کیا تیرے جدائی دل مین کیا ہائے چھوڑ کے جانے کی جو آئی دل مین
کانپ اوٹھے دیکھ کے خورشید قیامت یہی ہے
وہ قیامت ہے ترا داغ جدائی دل مین
ہمدم کو محرم کو پرغم کو بے دم کو تن سے من سے بھول نہ جانا اتنی بنتی مان مری جان -
دل ہی سے پوچھو جان جان جو دلبر بن گئی کھل ہی جانا ہے جو بسمل پہ بن گئی
ہستی سے باغبان کی طرف پہونچ تو گیا
جو کچھ کہ چمن مین جان تھا دل پہ بن گئی
ہمدم کو محرم کو پرغم کو بے دم کو تن سے من سے بھول نہ جانا اتنی بنتی مان میری جان -

نمبر ۲ - ٹھمری - دھن - سندھ بھیرون تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - ہا رکھو جی ذرا ستھا - ہا

فیروزہ گاتا

کرو نا لال انکھیان ہا تو مورا کہا - سکھ و دیکھو جوانی کا اسی - کرو
قسمت بگڑی ہے اس ماہری سدھ و راکھو اسے جنہان ہت نت رکھنا - کرو
کیا کہون اپنی بپتا رہت دل پہ بسنی پل چھن بدریا و بیچ دکھ کی
بے گت ہے آن بنی دکھی ہو تم پیاری سنو نہ کشٹ سہا اب - کرو

نثر مقفیٰ عبارت

گلنار - صورت یہ راز تمہین ہو لیں چھپا کر رکھون
یا کہ آنکھون مین تمہین نور بنا کر رکھون
جلد تو کہیے اوس طرح اسے دلبر رکھون
دلبر لیکن نہ جدائی کا مین پتھر رکھون

فیروز لقا ۔ قسمت نے یہ رنج با وفا کو سونپا ۔ سلطان نے ہمکو رنج و بلا کو سونپا
تقدیر مین لکھا تھا وہ اب پورا ہوا　　لو آؤ گلے ملو لو خدا کو سونپا

(فیروز لقا کا جانا گلنار کا گرنا بی شکیلا کا آنا)

بی شکیلا ۔ افسوس اس نادان کے دلپر مرزا کی موت کا کسقدر اثر ہے جو اپنے بیگانون سے بیخبر ہے شاید یہ روتے روتے سو گئی ہے یا صدمہ سے غش ہو گئی ہے
گلنار پیاری گلنار منہ سے بولو بیت وار ہی (اوٹھکر گلنار کا کہنا)

گلنار ۔ فیروز فیروز ہائے فیروز ۔

بی شکیلا ۔ افسوس ابتک قاتل کا نام لیکر چونک پڑتی ہے ایڑیان رگڑتی ہے کیا ہے میری جان مین قربان ۔

گلنار ۔ امان جان آپ اسوقت کہان ۔

بی شکیلا ۔ بیٹی تیری حالت دیکھکر میرا کلیجہ شق ہوتا ہے مرنے والے کے پیچھے کوئی بہی جان کہوتا ہے یون روتا ہے دہوتا ہے ۔

گلنار ۔ کیا کہون امان اگر مین فیروز قاتل کو پاتی تو اس ظلم کا مزا چکہاتی وہ میرے بہائی کا قاتل نہین ہے بلکہ میرا قاتل ہے فیروز ہائے فیروز

بی شکیلا ۔ خیر کر بیٹیا ابتو وہ شہر سے نکالا گیا اپنے اعمالون کی سزا پائیگا بہت رنج اوٹھائے گا ۔

گلنار ۔ امان جان یہ ہی تو میرے دل کو زیادہ ملال ہے اسی کا تو خیال ہے اوس کا وار مجہپر چل گیا اور وہ اپنی جان بچا کر نکل گیا ۔

بی شکیلا ۔ نادان گلنار مین تجہپر نثار تو میرے گہر کا چراغ ہے تجہی سے مرا دل باغ باغ ہے مین تیرے باپ کا پیغام لائی ہون تجہے ایک بات پوچہنے آئی ہون

گلنار ۔ فرمائے حضور وہ کونسی ایسی بات ہے جسمین میری رائے کی ضرورت ہے مجکو کمال حیرت ہے ۔

بی شکیلا ۔ نوجوان شریف ایک ایک لڑکا صاحب عزت و شان ہے اوس نے تیری شادی کا دہیان ہے اسلئے تیرے باپ کا یہ فرمان ہے کہ گلنار کی بہی مرضی ضرور ہے

اب بتا تجکو کیا منظور ہے۔

گلنار۔ اماں جان اس اس غم میں شادی کا پیغام کیا ضرور ہے

بی شکیلا۔ یہ تو دنیا کا دستور ہے کوئی ہنستا ہے کوئی روتا ہے کوئی غم کرتا ہے کوئی خوشی کرتا ہے کوئی گل کھلتا ہے کوئی گل مرجاتا ہے کسی کا جنازہ جاتا ہے کسی کی برات آتی ہے جب یہ قیام ہے دنیا کا یہی انتظام ہے۔

گلنار۔ اماں جان میں جہانتک غور کرتی ہوں شادی کے بیاہ کے نام سے ڈرتی ہوں زبان کہتے شرماتی ہوں مردوں کو بیوفا پاتی ہوں اسلیئے آزادی پسند کرتی ہوں۔

بی شکیلا۔ اگر ہر عورت کے دلمیں یہی خیال آتا تو دنیا کا انتظام بگڑ جاتا اگر مجکو بھی شادی بیاہ سے شرم آتی تو تجھ سی بیٹی کہاں سے پاتی۔

گلنار۔ اماں جان گستاخی معاف یہ امر تو ہے میرے خلاف۔

(رفیق الدولہ کا بھی آنا)

رفیق الدولہ۔ کیوں بیگم پیاری گلنار کو وہ خوش خبری سُنائی۔

بی شکیلا۔ صاحب میں تو ان باتوں سے باز آئی اس زمانہ کی لڑکیوں میں عزت کا نام نہیں شرم کا کام نہیں میں باز آئی تم جانوں اور تمہاری بیٹی جانے۔

رفیق الدولہ۔ کیوں اے نور دیدہ کیا منظور ہے صنوبر جاہ ایک نیک بخت لڑکا مشہور ہے

گلنار۔ اے والد مہربان گو کہ صنوبر جاہ نیک بخت ہے گر مجکو مردوں سے نفرت سخت ہے

رفیق الدولہ۔ ہائیں ہائیں یہ کیا کہا بے حیا یہ کیسا جواب۔

گلنار۔ ہا ہے دنیا میں رہ کے شغل آزادی مجھے۔ بیوفاؤں سے نہیں منظور ہے شادی مجھے
واجب القتل ہوں میں مستحق دار ہوں میں ۔ کیا کہوں اس دل ناشاد سے ناچار ہوں میں

رفیق الدولہ۔ ملادوں خاک میں میں تجکو جب آرام حاصل ہو۔ نہ میرے گھر میں تو ہو اور نہ سینہ میں تیرا دل ہو۔

گلنار۔ واقعی یہ دل بھی اسی سزا کے قابل ہے مگر دو سرے کی ملک پر میرا بس نہیں ورنہ مجھے اسکے ٹکڑے کرنے میں ملال نہیں۔

رفیق الدولہ ۔ او بے حیا بے شرم تیری عزت کیا ہوگی جو مجھے آنکہ ملاتی سے ذرا نہین شرماتی سے پیدا ہوتے ہی مرجاتی تو میری آبرو نہ جاتی ۔

گلنار ۔ اے والد مہربان میری یہ جرأت کہان مگر حضرت عشق مددگار ہنکر میری ہمت بڑہاتے ہین تو یہ کلام میری زبان پر آتے ہین ۔

گرچہ بدنامی است نزد عاقلان مانمی خواہیم ننگ و نام را

رفیق الدولہ ۔ مگر یہ تو بتا کہ اوس کا نام کیا ہے جسکے خاطر تو بے آرام ہے ۔

گلنار ۔ زبان سے جب کبھی اوس دلربا کا نام لیتی ہون ۔ تو پہلے دونون ہاتھون سے کلیجہ تہام لیتی ہون ۔

رفیق الدولہ ۔ او چڑیل ناسزائی یہ کیسی بے حیائی مین سے کیا ہونا اور تو نے کیا سنائی اور اوس کا نام زبان تک بہی نالائی ۔

گلنار ۔ قلب کو مرغوب جسکا حسن بزم افروز ہے ۔ نام اوس سفاک کا جلاد کا

رفیق الدولہ ۔ کیون نام لینے مین کیون رکہی گردن کیون جہکی ۔

گلنار ۔ نام لینے مین اسلیئے رک جاتی ہون کہ اوس کے نام کے دشمن ہزارون پاتی ہون ۔

رفیق الدولہ ۔ تو کیا وہ ہمارا بہی دشمن ہے ۔

گلنار ۔ وہ تو کسی کا بہی دشمن نہین ہے ۔

رفیق الدولہ ۔ تو لوگ کیون اوسکے دشمن ہین ۔

گلنار ۔ یہ تو قاعدہ کی بات ہے کہ اچھون کے برے دشمن عالم کے جاہل دشمن خوبصورت کے بدصورت دشمن دولت مند کے مفلس دشمن ۔

رفیق الدولہ ۔ ممکن نہین کہ نیک کا دشمن جان ہو جبتک نہ کچھ برائی کا اوسمین گمان ہو

گلنار ۔ بہت لوگ ایسے بہی ہین جو بے سبب کسی کے دشمن بنجاتے مگر آخر مین ذلت اوٹھاتے ہین منہ کی کہاتے ہین ۔

حسد ہر کہتا ہے جو اہل ہنر سے شال اشک گرتا ہے نظر سے

رفیق الدولہ ۔ او محبتی تکرار کیون ہوئی ہے زندگی سے عار ہی نام بتانے مین اسقدر عیاری

گلنار - سُنئے جناب مین بتاتی ہون وہ مبارک نام زبان پہ لاتی ہون فتح ظفر کی نشانی فیروز لقا جانی

رفیق الدولہ - اُف ایک تیر کلیجہ کے پار ہو گیا دل فگار ہو گیا سینہ داغدار ہو گیا او ناسمجھ کس کا نام
تبایا دشمن کو دوست ٹھرایا آبرو مین بٹہ لگایا او ذلیل و خوار خدا کی مار دور ہو
تو سامنے سے مردار ہ

(رفیق الدولہ کا غصہ ہو کر جانا گلنار کا تلملانا)

گلنار - کیون امان جان کیا آپ بھی والد کی طرح سے اپنا دل پتھر کا کر لیجئگا میرا ساتھ نہ دیجیئے گا
یہ ہی گر جور آسمانی سہو ایک دن میری جان جانی سہو

نمبر ۶۲ - دادرا - دُھن بروازلہ - تال کہروا

طرز - ہا کیسے نہ ڈوبے سیرو بیچ دھو منیارہی جی یہ لو - ہا

بی جمیلہ

گڑ ہانہ ہووے جی ملن رہی میری پیاری جی نہ کہو کر کے زاری یون نہ رو دل کو تو مت کل پاسے بہلا جی

اشعار

نالہ کرنے سے گل اندام برے ہوتے ہین
کہ برے کام کے انجام برے ہوتے ہین

ہوگی رسوائی زمانے مین بہت سے تیری
عشق کے ذکر سے گلفام برے ہوتے ہین

کھوے کیون اپنے تو اوسان رہی میری پیاری جی ناکہو کر کے زاری یون نہ رو اتنی تو مت گھبرا سے بہلا جی -

گلنار

دل کو اب کیسے سمجہاؤن رہی اوس بن نہ ذاری کیون نا ہو ذلت خواری کیون نہ ہو ڈہونڈن ہر دم ہاے چیلا جی -

اشعار

جی کو بہلاؤن کہان تک کہ بہلتا ہی نہین
یہ تو ناداں سنبہالے سے سنبھلتا ہی نہین

کسطرح دل غم ابرو سے نکالون اے داغ
پڑ گیا پیچ کچھ ایسا کہ نکلتا ہی نہین

کیسے بہلاؤن جی اسے ان رہی اوس بن نزاری کیون نہ ذلت خواری کیون نہ ہو ڈہونڈوں ہون ہر دم ہاے چیلا جی -

اشعار

بی جمیلہ

دنیا مین میری جان حسین اور بہی تو ہین
انسان اک تو ہی تو نہین اور بہی تو ہین

یہ رنج یہ الم ہو تو کیونکر ہو زندگی
عاشق جہان مین داغ خوردہ اور بہی تو ہین

ایسی نہو تو پریشان رہی مری پیاری جی نہ کہو کر کے زاری یون نہ رو سکا سے کو رنج و دکھ اوٹہا سے بہلا جی -

اشعار

گلنار

گذرتی ہے جو دلپر مبتلا کے بتلا جانے
جو ہو بے درد وہ درد دل بیمار کیا جانے

مزا درد والم رنج و مصیبت ہجر جانان کا
دل بیمار ہی جانے وہ یا ذات خدا جانے

بیشک فیروز ہے میری جان رہی اوس بن زار ہی کیون نہ ہو ذلت خوار ہی کیون نہ ہو
کیسے نہ دل کو بہاسے چھیلا جی - کڑہانا

نثر مقفی
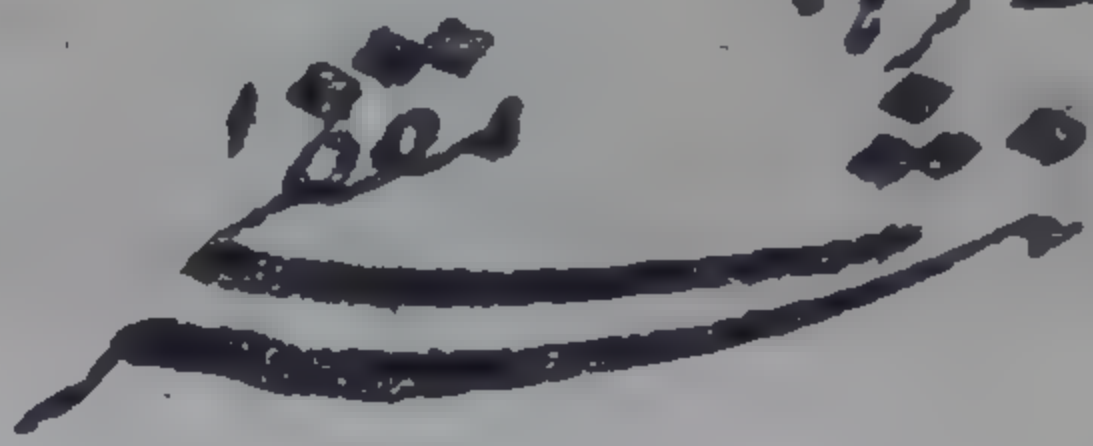
بی شکیلا - بٹیا اس خیال کو دل سے نکال دشمن کی دوستی پر خاک ڈال اس محبت مین تیری جان جائیگی تو کبھی راحت نہ پائیگی مین اپنی امتا سے مجبور ہوکر پھر تجکو سمجھاتی ہون -

گلنار - خیر اتنی صورت آپ نکالئے کہ چند روز اس عقد کو ٹالئے جب تک مین اپنا دل ٹھرا ونگی آپ کا حکم بجالاؤن گی -

بی شکیلا - خیر یہ بات منظور ہے دو چار روز کا زمانہ کیا دور ہے -

تیسرا ایکٹ - تیسرا سین

مکان ابوالحسن - پردہ نمبر (۹)

(صنوبر جادو کا آنا ابوالحسن کو حال سُنانا)

ابیات تحت اللفظ و نثر مقفیٰ

صنوبر جاہ - فرمایئے جناب میری بات کا جواب -
ابوالحسن - کافی ہے تیرے واسطے وہ رات کا جواب
صنوبر جاہ - آپ کا وہ قول میرے دل نشین ہوتا نہین -
ابوالحسن - عقد ہو جائے ترا مجکو یقین ہوتا نہین -
صنوبر جاہ - یہ کیون جناب -
ابوالحسن - دیکھتا ہون مین ہر اک بے تاب فرط غم سے ہے
کب فراغت اون کو مرزا کے صف ماتم سے ہے
صنوبر جاہ - یہ ہی تو جلدی کا سبب ہے گلنار کے والدین کا بھی یہ ہی مطلب ہے
کہ گلنار اس رنج کو بھول جائے شادی کی خوشی مین دلکو چین آئے
ابوالحسن - مجکو حیرت ہے کہ یہ کام کیونکر ہوگا -
صنوبر جاہ - ہان ہان جی مقرر ہوگا -
ابوالحسن - نہین اس کام کے ہونے کا سبب اور بھی ہے
صنوبر جاہ - ایسی باتون سے میرے دلکو عجب اور بھی ہے
چین بے گل کے کبھی بلبل شیدا کو نہین -
ابوالحسن - ہونا بلبل تو تسلی گل رعنا کو نہین
گر بلبل کو حسن گل کا خیال ہے اوس کا ملنا محال ہے -
صنوبر جاہ - گر یہ تو فرمائے جناب والا اس بحث کا کیا نتیجہ نکلا -
ابوالحسن - گلنار کا دلی حال مین خوب جانتا ہون اوس کی منشا خوب پہچانتا ہون عقد کو
تم سے وہ کیا راضی ہوئی -
صنوبر جاہ - کسطرح سمجھون کہ ناراضی ہوئی -
ابوالحسن - وہ اپنی زبان سے اقرار کرے -

صنوبر جاہ - ایک بار کیا ہزار بار کرے -
ابوالحسن - پھر کیا مشکل ہے یہ ہی تو خواہشِ دل ہے -
صنوبر جاہ - لیجئے وہ ست ناز آتی ہے ابھی اس بات کی تصدیق ہوئی جاتی ہے -
ابوالحسن - خدا خیر کرے دل کو زیادہ فکر اب پیدا ہو گئی دیکھئے اب کیا ہوتا ہے -
(گلنار کا آنا صنوبر جاہ کا اپنا عشق جتانا)

نمبر ۶۳ - ٹھمری - دھن چاپا کدارا - تال جھپ تالہ

طرز - " دیکھو ری نا مانے شام - "

صنوبر جاہ

وار دون جی ہین جان و پران - تورے رنگ ڈھنگ نے یہ موہ لی ہے موری جان - وار دون
چتون تری گھایل کرت ہے ارے جیا کو آن بان شان ———— وار دون

نمبر ۶۴ - ٹھمری - دھن پلاس - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - " گھر جاؤں کیسے ان سے موری بتیان - "

گلنار

مگ چھانڈ دے مان سے موری بتیان - دھڑکت ہین کو لی چھتیان - مگ
بیچ ڈگرین پریت ریت کی - کاہے کرت موسے گھتیان - مگ
تڑپت ہوں فیروز پیا بن - چین نہیں دن رتیان - مگ

عبارت نثر مقفیٰ

گلنار - آہ وہ دل کی ہے کہ سنا بھی نہ سکیں لذت عشق وہ شے ہے کہ بتا بھی نہ سکیں

صنوبر جاہ - مگر جان جہان حال دل کے اظہار مین کیون شرماتی ہو کیون چھپاتی ہو -

بات کچھ راز نہین ہی کہ بتا بھی نہ سکو
آنکھ پر بوجھ نہین ہے جو اوٹھا بھی نہ سکو

عجب تشویش ہی پیدا تمھارے جانثارونمین
بیان کرو یجئے کچھ حال دل اپنا اشارونمین

گلنار - حال دل آپ نہ کچھ ہائے ہمارا سمجھے
آدمی وہ ہے جو چتون کا اشارا سمجھے

نثر مقفیٰ - عبارت

صنوبر جاہ - ہان ہان مین سمجھا کہ حال دل کے اظہار مین شرماتی ہو رکتی ہی زبان پر لاتی ہو کیون قاضی صاحب اب تو یقین آیا میری بست ناز کیا فرمایا -

ابوالحسن - جو کچھ ہو بعید اسمین اوس سے تو ہین ہمیشہ شارع - کلام ظاہری پہ کرتے ہین اکثر نظر شائع

سوال کار کو بھولے ہوے ہین سر بسر شارع
سمجھ لیتے ہین اکثر اپنے اپنے طور پر شارع

غزل آتش کی کہتی ہے اثر مجذوب بڑہ کا

صنوبر جاہ - قاضی صاحب آپ تو بیکار ذلیل کرتے ہین بات بات مین مجکو ذلیل کرتے ہین

گو زبان کو بند کرتی ہی حیا آئی ہوئی
کہ رہی ہے حال دل پر آنکھ شرمائی ہوئی

ابوالحسن - وان دلمین خیال اور ہے یان مدنظر اور - ہے رنگ طبیعت کا اودہر اور اودہر اور

صنوبر جاہ - اوٹھا دو شرم کا پردہ بتا دو راز دل ہمکو - چھپا کر راز الفت کر رہی ہو منفعل ہمکو

گلنار - صاف کہتی ہون کہ فیروزہ پر مائل ہون مین - اوسکی تیغ نگہ ناز کی گھائل ہون مین

اسطرف اوسکی ادا کہتی ہی قاتل ہونمین
اسطرف میری قضا کہتی ہی بسمل ہونمین

سر سے لے تا بہ قدم درد بھرا دل ہون مین

صنوبر جاہ - ستمگر کینہ جو عیار لعنت اس بیوفائی پر - بنا کر اپنا شیدا یون کمر باندہی ہی برائی پر

ہزارون بار لعنت ہی تیری بے اعتنائی پر

گلنار - باوفاون سے وفادار وفا کرتے ہین - جو ہمین اپنا سمجھتے ہین خطا کرتے ہین

جو ہمین اچھا سمجھتے ہین برا کرتے ہین

صنوبر جاہ - او عورت مکار تجپر خدا کی مار مین نے تیری شرم بھری نگاہون پر اپنا دل

نثار کیا اور اون ہی آنکھوں نے وار کیا اوٹا سینہ فگار کیا۔

گلنار۔ تم تے مرے چاہنے والے مگر میں تو نہ تھی۔ عشق میں گریاں تھیں تے جہنم تر میں تو نہ تھی

صنوبر جاہ۔ بس خاموش اوستم آرا سُن لیا احوال سارا۔

دل ہو گیا فگار جگر غم سے پھٹ گیا　　بس او جفا شعار مرا دم اولٹ گیا

نمبر ۶۵ - ٹھمری - دُھن سہاگ ترلہ - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز۔ "آوت دیکھی چنچل چھیل اک نار۔"

گلنار

روکت کاہے ڈگر چلت بدحال کیسو نڈر ہو کرت ہے خیال - روکت

نکسی بھور ہے قاضی کے گھر کو ست پٹ سر دہر کر جوڑی ین گلے ال - روکت

پی فیروز پرت ہون چرنن - کر پکرت کاہے چلت ہے نٹ کہٹ کی چال - روکت

بیت نثر مقفےٰ

گلنار۔ رحم آتا نہیں اسوقت جو تپبر مجکو　　بس اسی واسطے کہتے ہو ستگر مجکو

ابھی ملجائے جو فیروز سا دلبر مجکو　　تو کہیں اہلِ وفا خلق مکرر مجکو

بس تصور اوسی دلبر کا ہے دن بہر مجکو

صنوبر جاہ۔ یہ یاد رکھ اگر اوس چنڈال کا نام زبان پر آیا تو بس جان لینا کہ قضا کا پیغام بہی مکرر آیا۔

نمبر ۶۶ - ٹھمری - دُھن کافی - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز۔ "نئی نئی ریشمی دکھائے۔"

صنوبر جاہ

کیسی کیسی بتیان مناے - تیری گھاتون سے اے جانان جیا گھبراے -
سُن سُن کے سخن ہوا دکھی تن من - کیسی
بگر سنڈر کراسے برا خنجر چمک دمک سو سے انکھیان دکھاے
کر بگڑی بخبر ہو کے نار نڈر - کیسی

نمبر ۶۷ - دادرا - دُھن کدارا - تال کہروا

طرز - "نینن کیسے جاؤن نگوڑا -"

گلنار

تمہاری ہٹ نہ پوری ہووے جب لون گھٹ مین ہین پران - تمہاری
بے شادی بیاہ پریت باپ کی - نیچ جگت نہین ہووے تب لو
للاج شرم ست دھرم ہمارا کاہیکو توکھووے او باپی کاہیکو - جب لو

ابوالحسن - اے نوجوان صنوبر زیادہ نہ جوش مین آ غصہ چھوڑ ہوش مین آ تم جاؤ
مین اسکو سمجھاؤنگا اسکا دل بہلاونگا -

صنوبر جاہ - خیر دیکھا جائے گا او کم ہمت نا سزائی ایسی بات زبان پر لاتے ہوئے
شرم نہ آئی تجھہ ایسی بے غیرت بے شرم پیدا ہوتی ہی زمین
کا پیوند ہوتی -

گلنار - اوڑاوے سر مرا سر سے ترا احسان سراسر ہو - جو اوسکے نام پر آوے
قضا کیا اس سے بہتر ہو -

صنوبر جاہ - اچھا جاتا ہون مین خدا حافظ -

ابو الحسن ۔ جاؤ آپ کبریا حافظ ۔

(صنوبر جاہ کا غصہ مین اُٹھ جانا گلنار کا حال سنانا)

گلنار ۔ اے میرے سرپرست مخدوم قاضی عذار ہے تجھسے راضی ۵

میرے درد دل کی دوا کیجیئے ۔ کرم مجھپر بہر خدا کیجیئے

ابو الحسن ۔ گلنار تجکو یاد ہوگا کہ مین نے اس دن کے واسطے سمجھایا تھا کہ تو یہ مصیبت کبھی نہ اوٹھا سکیگی ۵

اودہر ہی خوف جان اپنا اُدھر الفت تیری دل مین ۔ عجب تشویش مین جان ہے پڑا ہون سخت مشکل مین

اسباب کی تدبیر ذرا ہو نہین سکتی ۔ برگشتہ مقدر کی دوا ہو نہین سکتی

گلنار ۔ مقدر پھر گیا ہے گر ہمارا ۔ کریگا فیصلہ خنجر ہمارا ۔

ابو الحسن ۔ کیا دل مین ٹہا تو نے ٹہانی افسوس یہ مرگ نوجوانی افسوس اچھا تو اتنی تکلیف سہے گی جیتے جی قبر مین رہے گی ۔

گلنار ۔ آگ مین کود پڑون ڈوب کے پانی مین مرون ۔ شیر کے منہ مین چلی جاون جوانی مین مرون

پھونک دے سوز درون دردنہانی مین مرون ۔ آتش غم مین مرون اشک فشانی مین مرون

موت ہر طرح سے دلکو گوارا مجکو ۔ شکل دکھلاوے مگر وہ میرا پیارا مجکو

ابو الحسن ۔ تو ایسی نادان بھولی بھالی اور ایسی ہمت والی اچھا لے یہ زہر کی شیشی جو چند قطرہ پینے سے فوراً غش آجائے گا جی سُن سنائے گا ماں باپ مردہ سمجھکر تجکو قبرستان مین قبر مین سلائین گے پھر ہم بھی وہان چند مزدورون کو لیکر آئینگے تجھے نکال کر ہوش مین لائینگے بس جا اب کہدے کہ عقد منظور ہے ۔

گلنار ۔ بہت خوب ہے میرے بھی دل کو مرغوب ہے آداب بجا لاتی ہون لو جاتی ہون ۔

(گلنار کا خوشی خوشی چلا جانا قاضی کا مکان سے)

تیسرا ایکٹ ـ چوتھا سین

محل ـ پردہ نمبر (۵)

(رفیق الدولہ کا بی شکیلا سے باتین کرتے ہوے آنا)

نثر مقفیٰ

رفیق الدولہ ـ کہان ہے وہ شوخ دیدہ آفت رسیدہ تم نے میرے حکم کو ابتک ٹالا اوس بد ذات کو گھر سے نہ نکالا یہ کیسا جھگڑا میرے گھر مین ڈالا۔

بی شکیلا ـ صاحب ذرا غصہ چھوڑ دیون نہ رشتہ توڑو ؎
ابھی نادان ہے گلنار نادانی کی باتین ہین   یہ باتین آپکی آخر پشیمانی کی باتین ہین

رفیق الدولہ ـ نہین نہین مین نہ مانون گا اگر تم اوس کی حمایت کروگی تو تم کو بھی دشمن جانون گا۔

بی شکیلا ـ وہ میری اجازت سے قاضی صاحب کے مکان کو گئی ہے ابھی آئیگی تو نیت معلوم ہو جائیگی لو وہ آتی ہے۔

(گلنار کا آنا رفیق الدولہ کو آداب بجانا)

گلنار ـ اے والد مہربان مین اپنے گناہون کی معافی چاہتی ہون قاضی صاحب کی نصیحت سے نیک رائے مجکو بھی پسند آئی آپ کے حکم کی پابند ہون

حکم جو آپکا ہے اوس سے مجکو رغبت ہے — سچ ہے ان باپکے قدموں کے تلے جنت ہے

رفیق الدولہ ۔ شاباش میری فرمان بردار بیٹی شاباش تیری قسمت کا ستارا اوج پر تابان ہوا جو تجکو اپنے باپ کی اطاعت کا گمان ہوا مین بہت جلد تیری شادی کا سامان کرتا ہون ۔

تیسرا ایکٹ ۔ پانچوان سین

خواب گاہ ۔ پردہ نمبر (۸)

(گلنار کا شیشی ہاتھ مین لئے ہوئے آنا اور گانا)

نمبر ۶۸ ۔ دہرپد ۔ دھن ہنڈول راگ ۔ تال چوتالہ

طرز ۔ "چہان سے جا پیا کے پاس ۔"

گلنار

انکھیان کہا دین یہ ہمراجی اور ہران حسن جان توڑ ہی ۔ انکھیان
تم نے صنم دل جان سبھی لینے کرکے بیٹھی ہٹیلی ہتیان ۔ انکھیان

نمبر ۶۹ ۔ گت ۔ دھن زِلہ ۔ تال قوالی

طرز ۔ "کس دلبر سے دل آرانے ۔"

سہیلیان

فضل خدا سے آج تو دن اے نگہت گل ہے شادی کا
اے نگہت گل ہے شادی کا ہر ساغر دل ہے شادی کا ۔ فضل
آج خوشی کی صبح ہے مہورت نیک گھڑی اور نیک ہے ساعت
فرش سے زمین سے عرش برین تک شور و غل ہے شادی کا

ابیات و نثر تحت اللفظ

نرگس ۔ ہو مبارک تجھے شادی کا سہانا جوڑا ۔ ہے یہ تیرے لیے نایاب زمانا جوڑا
سنبل ۔ رشتہ نوشاہ نے تجھ ہی یہ جہانا جوڑا ۔ تیری قسمت میں یہ بے مثل تھا بانا جوڑا
گلنار ۔ ہے کفن میرے نصیبوں کا پرانا جوڑا ۔
رشک لو ۔ اے رشک چمن یہ پوشاک زیب بدن کیجے شادیانہ میں انعام ہمکو دیجیے
گلنار ۔ اچھا میری پیاری سہیلو میں تم سے رخصت ہوتی ہون مجھے نیند آتی ہے میں سوتی ہون ۔

نسترن - سیج پہ پہولون کی ہو آرام سے سونا نصیب

گلنار - سیج کے بدلے ہو مجکو قبر کا کونا نصیب (سب کا جانا گلنار کا خیال دوڑانا)

افسوس دنیا ناپائدار ہے حباب آخر ہے زندگانی کے لئے اِس عیش فانی کے لئے کس سے محبت کرنا عشق کا دم بہرنا بیکار ہے بیکار ہے۔

نمبر ۷ - غزل - دُہن جوگیا اساوری تال پنجابی ٹہیکہ

طرز - " خدایا تنگ آئی ہون ستم اب اوٹھ نہین سکتا - "

گلنار

کبہی کچہ درد رہتا ہے کبہی کچہ سوز رہتا ہے
ہمارے دل پہ صدمہ اک نہ اک ہر روز رہتا ہے

نگاہین اونکی جادو سے قیامت ہوتی جاتی ہے
الٰہی کونسا فتنہ سبق آموز رہتا ہے

دل اپنا چین سے رہتا نہین اک آن پہلو مین
مگر دل مین تمہارا ناوک دلدوز رہتا ہے

مصاحب ہے یہ ہی اک ہجر مین اسکو خدا رکھے
مرا ہمدم مرا مونس غم جان سوز رہتا ہے

کبہی کچہ غم اوٹہاتے ہون تو جانین لوگ دنیا مین
کہ کس کس غم مین آلودہ یہ غم اندوز رہتا ہے

نثر مقفیٰ

گلنار - افسوس اے جنگلی بوٹیون کے بنے ہوے عرق مرکب اب تو اپنی تاثیر دکہا نیگا آہ مجکو یہ عالم ہستی چہوٹنا پڑے گا دنیا کی دلچسپیون سے منہ موڑنا پڑے گا گر نہین نہین یہ مرنا تو مجکہ عین حیات ہے موت ہی عشق کی کرامات ہے پیرا دوسواس تو بالکل واہیات ہے ؎

انہو گہبرا کے یہ کہتے ہین کہ مرجائینگے
مرکے بہی چین نہ پایا تو کدہر جائینگے

اے زہر مرکب مجرب بات نہین نہین اے آب حیات توہی میرے دلدار
کا دیدار دکہانا یا اللہ کیسی اوداسی چھائی ہے کیسی بہانک رات آئی ہے
اب مین فیروز نقا کا نام لیکر یہ عرق پی تی ہون (زہر پیکر) اُمت سرچکرایا اندہیرا
اندہیرا اے بارے خدا یا زبان لڑکہڑاتی ہے آنکہہ بند ہوئی جاتی ہے
دل سنبھالے سے سنلبتا نہین نقشہ کیا ہی
خاک مین ملتے ہین ارمان یہ ہوتا کیا ہے
ہاے پروردگار مرتی ہون
اور گنہا ہون سے توبہ کرتی ہون
(گلنار کا سو جانا بی حفیظن کا بہی آنا)
بی حفیظن - کیسی میٹہی نیند مین سوتی ہے اٹہلائی ہوئی - ہے گلستا نکی جوانی زین بہار آئی ہوئی
اے میری بہولی بہالی جوانی کی نیند سونے والی اُٹہو اُٹہو یا اللہ کتنا جگایا
مگر ابہی ہوش نہین آیا ہے ہے یا اللہ یہ سوئی ہے کیا قیامت ہوئی ہے
(بی شکیلا ورفیق الدولہ صنوبر جاہ کا بہی آنا)
بی شکیلا - یہ کیسا شور ہے کیا گہر مین آیا کوئی چور ہے -
بی حفیظن - دل حقیقت مین مرا توڑ گئین - مری نادان مجکو چہوڑ گئین
ہاے یہ کیسی بے بسی میری پیاری چل بسی -
بی شکیلا - یہ کیا قہر الہی ہے اسکی جان پر تباہی ہے -
مری نادان کچہہ جواب تو دے
مرے ارمان کچہہ جواب تو دے
رفیق الدولہ - یہ کیا ہوا ہے یہ کیسا حشر برپا ہے -
بی شکیلا - جیتے جی مری آس توڑ گیئن - مری نادان مجکو چہوڑ گیئن -
رفیق الدولہ - افسوس یہ کسطرح سے دیکہون یہ تماشہ - ہو سامنے یون باپکے اولاد کا لاشہ
صنوبر جاہ - یہ کیسا شور وفغان ہے کیسا پر درد بیان ہے ۵
دل ہلا جاتا ہی ہوتا ہی یہ ماتم کس کا
کیسا ہی شور ہر اک دلپہ ہے یہ غم کس کا
رفیق الدولہ - کیا کہین تمسے یہ ہم کرتے ہین ماتم کسکا ، ہی نبی پہ یہ نئی عقد کرین ہم کس کا
صنوبر جاہ - ہاے کیا یہ میری گلنار ناشاد کی لاش ہے جسکو باغ خلد کی تلاش ہے -

سمبراے - ٹھمری - دھن سوہنی - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - " ہائے دنیا چھوڑوں چھوڑوں کیسے تیرے - "

صنوبر جاہ

ہائے جنیاں چلی چلی جان جاسے تیرے بنا میری پیاری کیسے دکھاؤں جی کی بیقراری واری زاریاں - ہائے - کیا کیا مجھے تباہ تونے خنجر کیوں لیے وفا مجھی پہ سب ڈالے رنج والم درد و محن بچھڑے سے اب کیسے ملوں یہ ہی سے مجھکو گیان دھیان اب - ہائے -

منظر
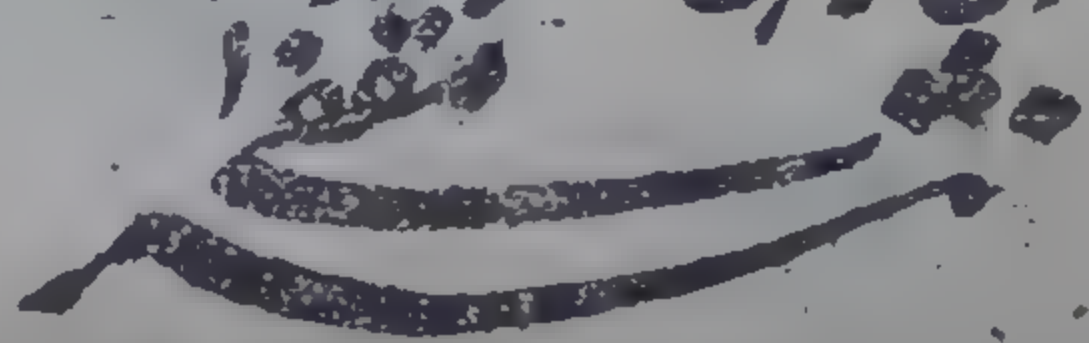
رفیق الدولہ - صبر کر اے نوجوان صبر کر

تقدیر سے انسان کا بس چل نہیں سکتا - قسمت کا نوشتہ تو کبھی ٹل نہیں سکتا

بی حفیظن - کسلیئے ہوتا ہے اب رنج و محن کا سامان - عیوضِ عقد ہو اب غسل و کفن کا سامان -

---

تیسرا ایکٹ - چھٹا سین

جنگل گھرا - پردہ نمبر (۶)

(میر عزت کا آنا)

فیروز لقا - یا اللہ کیا بات ہے کیا پریشان رات ہے

بدلتا کروٹیں ہوں نیند کا خیال نہیں — ظاہرا دل پہ سبب کوئی ملال نہیں
خود بخود آج پریشان ہے طبیعت میری — کیا نیا رنگ دکھاتی ہے یہ قسمت میری

یہ کس کے پاؤں کی آہٹ ہے کون آتا ہے کون ہے خبردار میرے پاس نہ آنا قدم نہ بڑھانا۔

(شمیم حبشی کا ڈرتے ہوئے آنا)

شمیم حبشی - اجی میں ہوں تمہارا خیر خواہ -

فیروز لقا - میں نہیں جانتا تجھکو تو کون ہے اس اندھیری رات میں اب اپنا نام بتا دیر نہ لگا -

شمیم حبشی - اے رنج و غم کے زخمی میں ہوں تیرا خادم شمیم -

فیروز لقا - اور شمیم یہ کیسی شکل بنائی ہے یہ کالی پوشاک کیوں پہنی ہے

شمیم حبشی - آپ تلوار میان میں کریں جب میرا دل ٹھکانے ہوئے تو میں کچھ کہوں -

فیروز لقا - اچھا کہو کیا کہتا ہے -

شمیم حبشی - شاد ناحق ہیں بسر عیش میں کرنے والے - وہ گئے داغ جدائی اُٹھا نہیں مرنے والے -

فیروز لقا - کیا کہتا ہے صاف صاف کہو ارے خیر ہے خیر ہے -

شمیم حبشی - حضور اب خیر کہاں اب تو شر ہے جس سے مجبور ہر بشر ہے -

فیروز لقا - کیا غضب تو نا ستم کیسا ہوا — غم ہوا دیدہ.. الم کیسا ہوا

شمیم حبشی - وہ رشک چمن غنچہ دہن نازوں کی پالی - گلزار وفا کی گل نوخیز کی ڈالی -

ہمرنگ شفق جسکے رخ شوخ کی لالی — آنکھیں گلِ نرگس ہیں تو ابرو ہیں ہلالی
افسوس صد افسوس نظر کھا گئی اوس کو — آئی نہ جوانی کہ اجل آگئی اوس کو

فیروز لقا - کون کیا میری پیاری گلنار ہلاک ہوئی -

شمیم حبشی - جی ہاں جناب سب آرزو خاک ہوئی -

فیروز لقا - اچھا تو کسطور کیون کر -

شمیم حبشی - بس جناب اب تشریح کی فرصت نہین یہ معاملہ آپکو خود ہی معلوم ہوجائیگا

فیروز لقا - مل گئے خاک مین افسوس ارمان دلی - رہ گیا شوقِ فغان اور زبان تک بہ ہلی

ہوا پامال چمن اور نہ کلی دل کی کھلی — بلبلِ زار کو دم لینے کی فرصت نہ ملی
جیتے جی ہمکو ترے طرزِ ادا نے مارا — ہمکو امید نے اور تمکو قضا نے مارا

خیر اب تو جا اور گھوڑون کی ڈاک بٹھا مین بہت جلد آتا ہون اب

زندگی بیکار جینے سے عار ہے ؎

طالب مرگ ہون اور زہر سے لیتا ہون کام — ساتھ گلنار کے مرقد مین کرون گا آرام

اب جاتا ہون اگر اوس کو نہ پاؤن گا تو بیشک اپنی جان زہر سے گنواؤن گا -

(شمیم حبشی کا چلا جانا فیروز لقا کا آنسو بہانا)

نمبر ۲۷ - غزل - دھن زلہ کافی - تال قوالی

طرز - "پس مرگ رنگ لالی -"

فیروز لقا

یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا — اگر اور زندہ رہتے یون ہی انتظار ہوتا
جو نگہ کی تھی ظالم تو پھر آنکھ کیون چرائی — وہ ہی تیر کیون نہ مارا جو جگر کے پار ہوتا
کوئی میرے دل سے پوچھے ترے تیرِ نیم کش کو — یہ خلش کہان سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

ہوئے ہم جو مر کے رسوا ہوئے کیوں نہ غرقِ دریا — نہ کبھی جنازہ اٹھتا نہ کہیں مزار ہوتا
یہ مسائلِ تصوف یہ ترا بیان غالب — تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا

تیسرا ایکٹ ساتواں سین

مکان ابوالحسن - پردہ نمبر (۷)

(ابوالحسن کا اندر سے آنا عبدالرحیم کا خط لانا)

نقشہ

عبدالرحیم - اسلام علیک -

ابوالحسن - وعلیکم السلام کیئے وہ خط مرا پہونچا دیا تھا -

عبدالرحیم - کیا کہوں قاضی صاحب مجبور تھا میرے ایک دوست پہ آفت کی گھڑی تھی مجکو اوس کی فکر پڑی تھی اسلئے میں وہاں جا نہ سکا -

ابوالحسن - وہ خط کہاں ہے -

عبدالرحیم - وہ خط میرے پاس ہے -

ابوالحسن - ہاتھ سے وقت گیا اوس کا ہے آنا مشکل - اب تو عزت کی ہے جان بچانا مشکل -

اچھا اب تم جاؤ مجکو ایک بیل چہلا دو ہے میں کیا جانتا اور کیا ہوگیا

اودہر تو وہ بہی زندہ درگور ہیجا ادہر حسرت و یاس کا زور ہے خیر
خدا کا نام لیکر قبرستان کی راہ لون اور وہ دافع سم ہے اوس کو
بہی لیتا چلون شاید وقت پر کام آوے کسی مظلوم کی جان بچ جائے
مدد کر اے میرے مولا بہروسہ مجکو تیرا ہی - سوا تیرے نہین دنیا مین اب یان کوئی میرا ہی
(عبدالرحیم کا جانا قاضی ابوالحسن کا بہی اندر جانا)

تیسرا ایکٹ - آٹہوان سین

قبرستان - پردہ نمبر ۱۵

(صنوبر جاہ کا آنا معہ امداد کے اور وا ویلا مچانا)

نمبر ۳۷ - انگریزی وزن - دہن شہر تال دادرا

طرز - "جانے کیا ہووے گا دانا" -

صنوبر جاہ

ہاے کیسا ہے اندہیرا یان پہ جنگیرون کا ہے پہیر
مجکو رنج و غم نے گہیرا یا مولا تو ہے اس جگہہ میرا نگہبان - ہاے
میری پیاری ہے کہان وہ بے چاری ہے کہان کیسی ہوگئی نہان
یا اللہ تو ہی وے اب اوس سے ملا اس آن - ہاے

منظر

صنوبر جاہ - آہ کیا ہوں نا کہ اندھیرا ہے وحشت نے گھیرا ہے راحت نے منہ پھیرا ہے کہان وہ حسین ہے جو حسرت و عبرت کا سین ہے جا رے لڑکے مثل ہما ہوجا اور پوشیدہ اون درختوں مین بیٹھ جاؤ دہر کی آواز پر کان لگانا اگر ذرا بھی کھٹکا پانا تو فوراً سیٹی بجانا۔

امداد - بہت خوب مہربان جاتا ہون جاتا ہون اس آن۔

(امداد کا جانا صنوبر جاہ کا آنسو بہانا)

نمبر ۴۷ - اشعار - وصل زلہ کہاچ - تال پشتو

طرز - وا ہوئے جا مین نکلے ہاتون سے - ہ

صنوبر جاہ

تیرے مرنے سے ہوا ہے شہر مین ماتم کہین ۔ کوئی گریان ہو رہا ہے کوئی ہے پرغم کہین
کیا مزا جینے کا ہے تیری جدائی میں صنم ۔ ہے تمنا یہ کہ نکلے مرا بھی اب دم کہین
کیون تجھے خلد کی فضا بھائی ۔ مری دلبر نہ کیون قضا آئی
تیرے بن جی کے کیا کرون گا مین ۔ اب تو جینے کی بھی قسم کھائی - کیون

منظر

صنوبر جاہ - آہا سیٹی کی آواز آئی کیا کسی کو معلوم ہو گیا راز ضرور ہے کوئی غماز پوشیدہ ہو کر دیکھون یہ راز۔

(صنوبر جاہ کا چپ جانا فیروز لقا کا مع شمیم حبشی
کے آنا)

شمیم حبشی۔ مرگ بستان الامان الامان بچانا خدایا شمیم حبشی کی جان نہ

فیروز لقا۔ شمیم ہوشیاری کا وقت ہے یہ خطا نیرے باپ کو پہونچا بس اب
یان سے جا قدم بڑھا اگر ہٹ کرکے دیکھیگا تو اپنی جان سلامت
نہ پاوے گا۔

شمیم حبشی۔ ارے بھاگ شمیم خان کی تیری جان جان بچے لاکوں پاسے پیچھے نظر
اوٹھا کے کون دیکھتا ہے کس کی سوت آئی ہے یان سے
بھگنے مین بھلائی ہے

(شمیم حبشی کا جانا فیروز لقا کا رونا)

فیروز لقا۔ اے اندھیری گور زمین چور تیرے آغوش مین کون ماہ تمام ہے
افسوس تو اوسکو گلے سے لگائے سوتی ہے کہ جس کے فراق
مین فیروز کی جان ہلاک ہوتی ہے اے خاک نہ جسم پاک یہ
میری امانت ہے تو کیون درپئے خیانت ہے

نہان ہو کونسا گل پیرہن زمین کے تلے | عیان ہو جس سے بہار چمن زمین کے تلے
چھپی ہو کونسی پیاری دولھن زمین کے تلے | نہ البا س عروسی کفن زمین کے تلے
اوٹھائے کس نے ہین رنج و محن زمین کے تلے

(فیروز لقا کا بیٹھ رہنا صنوبر جاہ کا آجانا)

صنوبر جاہ۔ او ظالم فیروز تیرا ستہ کالا تو نے یہان بھی دشمنی کا رشتہ نکالا
مرنے والے سے ہے تاپاک یہ نیت تیری | تیرے ظلم سے مردوان پہ یہ تہمت تیری
بس خبردار او اجل گرفتہ مین آگیا روک ہاتھ ورنہ تیری موت
آپہونچی۔

فیروز لقا۔ صنوبر بس چشم ہوش کھول سے یہ میری آرام جان دفن در گور ہے

جا بہائی جا مجکو نہ ستا کیون موت سے ڈراتا ہے میں مرنے سے پہلے ہی مرچکا ہون ؎

غرض نہین ہمین - دنیا کے رنج و راحت سے - مرے ہوئے دلِ مرحوم کو زمانہ ہوا -

صنوبر جاہ - او پاپی جہنمی تو ایسا کام کرے اور مجکو بدنام کرے معلوم ہوا کہ تیری قضا آئی ہے

فیروز لقا

خیر تو یہ ہی سمجہ مجکو کہ سودائی ہے
ایک بدکاری بدکام ہے رسوائی ہے
میں ہون گم عقل مگر تجہ مین تو دانائی ہے
پہر میرے ہاتہ سے کیون تیری قضا آئی ہے
خونِ ناحق مین مجھے اپنے گرفتار نکر
مان لے بات میری حجت و تکرار نکر

صنوبر جاہ

او کمینے تجکو دنیا سے اُٹہانا چاہیے
خاک مین ایسے ستمگر کو ملانا چاہیے

(دونون کا لڑنا صنوبر جاہ کا گر پڑنا)

صنوبر جاہ - آہ ارمان میری دل کی بیقراری کس کو دکہاؤن او گلنار پیاری تجکو کہان سے ڈہونڈ لاؤن ؎

کس کس اسان کی خواہش تہی مری جان دل مین - حسرت اس موت کہ دل کے رہے ارمان دل مین -

خیر او ظالم فیروز اگر تجہ مین کچہ بہی رحم ہو تو یہ وصیت میری جلدی بجا لانا کہ مجکو گلنار کے پہلو مین سلانا -

شعر

تو بجا لائے وصیت تو میرا دل ٹہرے
ورنہ تو پیشِ خدا حشر مین قاتل ٹہرے

(صنوبر جاہ کا مرجانا فیروز لقا کا گلنار کو نکال کر قبر سے باہر لانا۔

نمبر ۵۷ - غزل - دُھن زلہ بھاگ - تال دادرا

طرز - اللہ مرے دل ہی بہار رخ روشن سے وہی

فیروز لقا

مرنے کے بعد بھی یہ شکل و شباہت ہے وہی ‏ — حسن و خوبی ہر پہ یہ رو تیری رنگت ہے وہی

دلِ یوسف گر اس چاہِ ذقن میں ہے ‏ — اب تلک مجکو زلیخا تیری چاہت ہے وہی

عمر گذریگی ترا قامت و قد دیکھتے ہی ‏ — روزِ محشر تلک یہ رہ گی محبت ہے وہی

برگِ گل گال ہیں لب سرخ ہیں چہرہ تابان ‏ — اس گھڑی تک تری اے حور ترا کشتہ وہی

لگے ہراک سے رستہ دہر میں انسان نظیر
میری دانست میں بس حُسن شرافت وہ ہی

(فیروز لقا کا بھی زہر پیکر گرنا ابوالحسن کا آنا)

منظر ۱۰

ابوالحسن ۔ کیا بات ہے کیا پریشان رات ہے عقل گم ہے یا الٰہی یہ کیسا طلاطم ہے ۔ کیسا سناٹا عجب حالت ہے قبرستان کی
دل دھڑکتا ہے الٰہی خیر ہو ایک جان کی کیسا ہے اندھیرا
تو لاش ہے فیروز کی ۔ ہو گئی برباد محنت ہائے مجھ دلسوز کی
اور دوسری طرف یہ صنوبر کی لاش ہے اور گلنار اسطرف ہے
یہ کیسا راز فاش ہے ۔

(گلنار کا انگڑائی لینا اور کہنا)

گلنار

ہائے فیروز تم نہ آئے فیروز ۔ آئے فیروز بخت ہائے فیروز
فیروز کیا ہے آج روز شادی ۔ بخت ہائے فیروز منہ دکھا ئے فیروز

ابوالحسن ۔ آہا چونکی سمجھے ہوش آگیا اچھا ہوا ۔

گلنار ۔ کیوں میرا پیارا فیروز کہاں ہے

عجب طرح کا واقعہ دیکھتی ہوں ۔ خدایا میں اسوقت کیا دیکھتی ہوں

اے اب دنیا اور سامان دنیا خاک ہے

عالم ناپاک سے رخصت یہ روح پاک ہے ۔ فیصلہ خنجر سے اسیا تیرا یہ دل غمناک ہے

آرزوئے وصل سے دم بھر میں سینہ چاک ہے

ابوالحسن

سہہ سہ خدا کے واسطے گلنار تھم ذرا — کچھ سوچنے دے مجکو کیہ ما ہے ماجرا

مین خوب جانتا ہون کہ جو یان پہ ہے ہوا — فیروزہ نے ضرور کوئی زہر ہے پیا

دون وہ دوا کہ ہو اثر زہر جس سے دور — قدرت خدا کی دیکھو ہوتا ہے کیا ظہور

خدایا شکر ہے وہ سانس آئی وہ ہوش آیا یہ جان آئی۔

(ابوالحسن کا واقع سم دینا فیروزہ نقا کا اوٹھ بیٹھنا)

گلنار ۔ مین قربان ہون اوسکی قدرت کے نظر مین اوسکی ہے شان آئی۔

ابوالحسن ۔ اجو یہ صنوبر جادہ ہین اب دافع بیہوشی کی دوا اسکو بہی دیتا ہون کہ ہووے ہوش اسکو بہی دوا سنگہا دیتا ہون اس کو بہی ہوش آسنے والی دوا دیتا ہون افسوس یہ تو بالکل مرینگا جان سے گذر چکا اجی اسے اٹھا لیجاؤ

گلنار ۔ گوارا سوت کر کے مین وفا کی شان مین آئی۔

فیروزہ نقا ۔ جو تجہہ مین جان آئی جان میری جان مین آئی

گلنار ۔ جسم مرا قبر مین تہا روح میرے پاس تہی ۔ مجکو بعد مرگ بہی ملنے کی تجسے آس تہی

نمبر ۷ ۔ ترانہ ۔ دھن بہار ۔ تال پنجابی ٹہیکہ

طرز ۔ // نا دیرنا دیرنا دیرنا تانا رے ۔ //

گلنار

اے جان ہر آن نت آن پہ شان پہ ناچی کرون مین کرمان مین دل و جان سے

ہون دیوانی ———— اے جان

جسکا نصیب اختر یا جیب شوہر دیکہا جمال دلبر خوشی ہوئی کمال دلبر ۔ اے جان

(مزیدہ ون حسن کا مہ شفیق الدولہ رفیق الدولہ کے

(اہل دربار یون کے ور اشگر ون کے آنا)

نثر مقفیٰ

فریدون حشم - اے ارا کین سلطنت ٥ دیکھکر یہ واقعہ حیرت سراسر ہو گئی جسکو مردہ سمجھتے تھے وہ زندہ کیونکر ہو گئی -

ابوالحسن - جان کی امان پاؤن تو سب حال سناؤن اور کرامات عشق کی دکھاؤن -

فریدون حشم - تجھکو تیری مبارک جان بیان کر - جو کچھ یہ حال ہے جلد ہی عیان کر

ابوالحسن - سُنئے حضور یہ عاشق صادق اس معشوق پر شیفتہ ہوا اسکی صورت پر فریفتہ ہوا عشق صادق پر یہ دونون دل سے مائل ہو گئے دل جو دونون کے تھے آپس مین یکدل ہو گئے جب اس مشکل کو حل ہوتے نہ پایا تو دونون کا پوشیدہ عقد مین نے پڑھایا ہوا پھر حکم شہ فیروز نے اپنا وطن چھوڑا ستم سے بلبل ناشاد نے گویا چمن چھوڑا گلنار کے باپ نے جب صنوبر سے نسبت ٹھرائی تو سر سیما میرے پاس آئی مین نے اسکی جان بچانے کو یہ تدبیر بتائی کہ دارو ے بیہوشی پلائی جب اس نازنین پر غش طاری ہوا تو سامان دفن و کفن جاری ہوا مین جو آیا تو فیروز کو بھی مردہ پایا جب عرق دافع سم پلایا جس سے فوراً ہوش آیا خدا کی قدرت نے اپنا جلوہ دکھایا گلنار کو بھی ہوش آیا -

فریدون حشم - سچ ہے عشق مجازی مین عشق حقیقی کا زینہ ہے عاشقان وفاشعارون کا یہی قرینہ ہے ٥

محبت کر گئی دل مین میرے تاثیر دونون کی گناہ بخشنے بہل گئی مین نے بھی تقصیر دونون کی
ملی تھی دونون آپسمین ابھی میرا کہا مانون بنی جو ہر ورق مین تھی یہ بھی تقدیر دونون کی

شفیق الدولہ - نہین دل مین مرے کوئی کدورت اب رہی شاہا

مجھے ہے جان سے الفت یہ دامنگیر دونون کی

رفیق الدولہ

آنکھون سے منظور ہے یہ حکم سلطانی مجھے
یہ دُلہن دولہ نظر آتے ہین لاثانی مجھے

شفیق الدولہ

دست سلطان سے مگر اس عقد کا انجام ہو
کامیاب مدعا ہر اک دلِ ناکام ہو

فریدون حشم

چراغ ماہ سے جب تک صبا ہو ہر سحر یارب
رہے تا شور عشرت خندۂ گلہائے تر یارب
ستارے تا جلائے شمع قیصر حشم پر یارب
صدائے شادیانہ تار سے ہر زہرہ ور یارب
قدم تختہ عروسی پر ہو سہرا نہ ہیرا ناوک ہو
مبارک ہو مبارک ہو مبارک ہو مبارک ہو

جناب آرام رونق حافظ و طالب اور احسن ہین
نظیر ہان لکھہ مبارک باد اب خوش سب کے تن من ہین

(شاہ کا دونون کے ہاتھ ملانا سب کا
مبارک باد گانا)

نمبر ۷ ۔ ٹھمری ۔ دُھن بھیرویں ۔ تال قوالی

طرز - "اے راجندر اسے بہہ آ کیہ -"

سب

اے شہ انور عالی گوہر حاکم : افسر عدل گستر ماہ منور نیکی کے اختر ہو
بیشک تم شاہِ نمرور دولہ بنا فیروزہ سخنور دلہن بنی گلنار سہ پیکر عذرا و امق
عاشق صادق یہ دل آرا ہی سب کا پیارا ہی جہن آرا ہی یہ ماہ پارہ ہی عیش
کہ بین دلدار و دلبر —————— اے
یاو نظیر اب کر تو رب کی جو رہ کہتے ہے عزت سب کی اصلی یا ور بندہ پرور

داور ہنسی خوشی ہو ہنسی خوشی اگر کہہ نت ہی سایہ سب پر داور - اے شہہ انور

کھیل کا اختتام یا ناڈراپ سین کا آہستہ آہستہ گرایا جاتا -

گیت سال گرہ جناب معلی القاب مہاراج ادہراج مہاراج رانا سری حضور ہزہائینس بھوانی سنگہ صاحب بہادر دام حشمتہ و والئ ریاست جہالراپاٹن

گیت - دھن زلہ مانڈ - تال قوالی

طرز - "فریاد سٹراؤ نہین -"

سب ایکٹرن

دایم شاد و آباد رہین یہ جہالاواڑہ مہاراج

آج آپکو تیسوان یہ ہووے مبارک سال رہو جندان عالی شان والاشان اے
سلطان خوش حالی خوش حالی ہوئی ہے آج ہین سرتاج ——— دایم
رانا بھوانی سنگہ جی صاحب ہزہائنس مہاراج مہ کامل اور عاقل بڑے
عادل اور خوش دل دربار آپ کا ہرے یون ہی رہے قایم تخت و تاج — دایم
تخت و تاج سنگاشن سو ہے آپکو راج وبراج کہو چمکے اور دمکے نت چمکے جم جم کے

بھگوان وکرتار رکھے یہ جگ جگ جگ میں راج —— دایم

چھمن جیو مہاراج کنور اب عیش کریں ہر آن سہ پارا یہ پیارا دل آرا چھپ نیارا
بھگوان بتر کی عمر خضر عطا کرے سری مہاراج —— دایم

مہارانی باڑھی جی صاحبہ سکھ میں رہیں دن رین مہ تابان گل خندان یہ شادان
رہیں ہر آن کمیں کمال جم جم نت بھگوان سنوارے کاج —— دایم

تن من دھن فدا کریں آپ پر یوں ہی امیر اُمراؤ زردارین گھروارین درواریں
سرواریں جی جان سے حاضر رہیں خدمت میں آپکی اے مہاراج —— دایم

دیتی ہے یہ کمپنی مل کے آج مبارکباد ہو خندان سب اس آن کریں جی جان ہم قربان
اس سال گرہ کی خوشی نظیر سب ہو وے مبارک آج —— دایم

اشتہار

ہر خاص و عام کو واضح ہو کہ اس کتاب کا حق تالیف جناب مرزا نظیر بیگ صاحب مؤلف نے ہمیشہ کیلئے ہمارے مطبع الٰہی اگرہ کو ہبہ فرمایا ہے لہذا کوئی صاحب ہماری تحریری اجازت حاصل کئے بغیر اس ناٹک کے چھاپنے یا چھپوانے کا قصد نہ فرمائیں۔ فقط

المشتہر

محمد محبو خان و محمد حسین خان مالکان مطبع الٰہی شہر اگرہ

۱۵ جون ۱۹۰۵ء

اشتہار فروخت کتب ناٹک

کتب ناٹک مفصلہ ذیل جو آجکل تھیٹریکل کمپنیون مین کھیلے جاتے ہین ہمارے کارخانہ مین موجود ہین جن صاحبون کو خریداری منظور ہو بارسال قیمت مقررہ یا بذریعہ ویلیو ایبل طلب فرماوین فوراً روانہ کیجاوینگی ۔

	کتب ناٹک تالیف و تصنیف حافظ محمد عبد اللہ صاحب			کتب ناٹک تالیف و تصنیف حافظ محمد عبد اللہ صاحب			کتب ناٹک تالیف و تصنیف حافظ محمد عبد اللہ صاحب	
۱	ظلم اظلم	۴/	۱۸	حاتم طائی	۴/	۳۵	سنگین بکاولی مؤلفہ درگا پرشاد	۴/
۲	سیف سلیمانی	۴/	۱۹	لیلی مجنون	۴/	۳۶	ہیر نابالغ زیر طبع	۸/
۳	بزم فتح حافظ	۴/	۲۰	شکنتلا	۶/	۳۷	نور الدین حسن افروز	۱/
۴	بزم فیروز جشن پرستان	۴/	۲۱	صنوبر شمشاد	۳/	۳۸	پولیس ناصح	۸/
۵	علی بابا	۴/	۲۲	محمود شاہ	۴/	۳۹	چنبیلی گلاب	۱۰/
۶	فریب فتنہ	۳/	۲۳	نقش سلیمانی	۴/	۴۰	فریب محبت	۱۰/
۷	پولیس ڈراما	۵/	۲۴	پورن بھگت	۳/	۴۱	اندہیر نگری	۱۰/
۸	بنیظیر بدر منیر	۴/	۲۵	شرین فرہاد	۴/	۴۲	چنیان منیان	۱۰/
۹	گل بکاولی	۵/	۲۶	انجام محبت	۳/	۴۳	کیسر جعفر	۱/
۱۰	بزم سلیمان	۳/	۲۷	پسندیدہ جہان	۶/			
۱۱	خدادوست	۵/	۲۸	گنجینہ محبت حصہ اول	۶/		ناگری مین موجود	
۱۲	خون عاشق جانباز	۵/	۲۹	" حصہ دوم	۶/			
۱۳	فتنہ خانم	۴/	۳۰	نیرنگ الفت	۳/	۴۴	شکنتلا	۶/
۱۴	اندر سبھا امانت	۳/	۳۱	ہیر رانجھا	۳/	۴۵	زہرہ بہرام	۶/
۱۵	رحم داور	۳/	۳۲	ہوائی مجلس	۲/	۴۶	شیرین فرہاد	۶/
۱۶	زہرہ بہرام	۴/	۳۳	ضیاے عالم نورجہان	۴/	۴۷	ہیر رانجھا	۴/
۱۷	ستم ہامان	۴/	۳۴	طلسم ہوشربا مؤلفہ نصیب خان	۴/	۴۸	پورن بھگت	۴/

المشتہر۔ محمد مجھو خان و محمد حسین خان مالک مطبع الہی شہر آگرہ

نمبر ۵ ناگری ناٹک	اشتہار فروخت کتب ناٹک	موردھج ۸ر

کتب ناٹک مفصلہ ذیل جو آجکل تھیٹریکل کمپنیوں میں کھیلے جاتے ہیں ہمارے کارخانہ میں موجود ہیں جن صاحبوں کو خریداری منظور ہو بارسال قیمت مقررہ یا بذریعہ ویلیو ایبل طلب فرماویں فوراً روانہ کیجاویگی

نمبر	کتب ناٹک تالیف و تصنیف مرزا نظیر بیگ صاحب	قیمت	نمبر	کتب ناٹک تالیف و تصنیف مرزا نظیر بیگ صاحب	قیمت	نمبر	کتب ناٹک تالیف و تصنیف مرزا نظیر بیگ صاحب	قیمت
۱	ہریشچندر ناٹک نظیر	۴ر	۱۸	آفتاب اجودھیا	۵ر	۳۴	حسن فرنگ گل رخسار	۴ر
۲	الہ دین چراغ عجیب	۴ر	۱۹	ستم عشق و الفت	۴ر	۳۵	آئینہ دل فروش بیش بہا	۸ر
۳	بین ستہ شہزادی	۴ر	۲۰	قتل نظیر واقعہ دہلی	۸ر	۳۶	مرقعہ نگار امنول	۶ر
۴	رام لیلہ ناٹک خاص	۶ر	۲۱	خون ناحق یعنی ہملٹ	۸ر	۳۷	سبھلا بیٹن و انگشتری	۶ر
۵	ماہی گیر و لبر لقا	۴ر	۲۲	رومی جولیٹ فیروز گلنار	۸ر	۳۸	نور جہان جہانگیر بالتصویر	۸ر
۶	بلبل بیمار دلفریب	۴ر	۲۳	نئی طرز گلرو زرینہ	۹ر	۳۹	دروپدی ناٹک بالتصویر	۶ر
۷	کرشن اوتار مہابھارت	۴ر	۲۴	راجہ موردھج ناٹک	۵ر	۴۰	عاشقوں کی چھیڑ چھاڑ صبری	۶ر
۸	جدید ناٹک حقیقت راے	۶ر	۲۵	بھول بھلیاں جدید	۸ر		ناگری میں موجود	
۹	چندراولی لاثانی	۵ر		زہیر طبع ناٹک		۴۱	ہریشچندر ناٹک نظیر	۶ر
۱۰	چترالکاولی نئی	۶ر	۲۶	اختر جمیلہ عزت بلقیس	۶ر	۴۲	چترالکاولی نئی	۶ر
۱۱	سرود شوق سخن	۶ر	۲۷	جشن کشور سیمین ہفت طلسم	۸ر	۴۳	کرشن اوتار مہابھارت کا	۶ر
۱۲	تائید خدا بیش بہا	۴ر	۲۸	اسیر حرص خزانہ غیب	۸ر	۴۴	ماہی گیر و لبر لقا	۶ر
۱۳	نل دمن ہیرو حصہ	۸ر	۲۹	جام جہان نما بزم فراق	۸ر	۴۵	چندراولی لاثانی	۶ر
۱۴	نیرنگ عشق الفت	۴ر	۳۰	حسینوں کی تاک جھانک	۸ر	۴۶	ستم عشق و الفت	۶ر
۱۵	چندر بدن آفتاب چندہ	۴ر	۳۱	دولت کی اینچ کھینچ	۸ر	۴۷	رام لیلہ ناٹک خاص	۹ر
۱۶	فسانہ عجائب	۴ر	۳۲	آفتاب گوکل غرور کا بھیل	۸ر	۴۸	نل دمن ہیرو حصہ	۱۲ر
۱۷	ابوالحسن خوش قسمت	۵ر	.	ہریشچندر جدید نوآموز	۸ر	۴۹	جدید ناٹک حقیقت راے	۸ر

المشتہر ۔ محمد محبوب خان و محمد حسین خان مالک مطبع الہی آگرہ محلہ کمبوہ ٹولہ